بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ

معارف فاطمیہ سلام اللہ علیہا

مخزونہ موجودات مصدر ممکنات، بضعۃ النبی، ریحانۃ الولی، ملیکۃ الوجود مرآۃ المعبود، باب السجود

حضرت صدیقۃ الکبریٰ سیدہ فاطمۃ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا وعلیٰ ابیہا وبعلہا وبنیہا بحور مناقب ظاہریہ

وباطنیہ مقامات معنویہ سے ۱۴ منتخب القابات شعشانیہ

مقتل محسن علیہ السلام

تالیف وتحقیق

حضرت شمس العلماء علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

دار التبلیغ الجعفریہ
پوسٹ بکس 1525 اسلام آباد، پاکستان

Presented by Ziaraat.Com

يا مُمْتَحَنَةً امْتَحَنَكِ الَّذِي خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَ
امْتَحَنَكِ صابِرَةً وَ زَعَمْنا اَنّا لَكِ اَوْلِيآءُ وَ مُصَدِّقُونَ وَ صابِرُونَ
لِكُلِّ ما اَتانا بِهِ اَبُوكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَ اَتىٰ بِهِ وَصِيُّهُ فَاِنّا
نَسْأَلُكِ اِنْ كُنّا صَدَّقْناكِ اِلّا اَلْحَقْتِنا بِتَصْدِيقِنا لَهُما لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنا
بِاَنّا قَدْ طَهُرْنا بِوِلايَتِكِ.

اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا سَيِّدَةَ نِسآءِ الْعالَمِينَ اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا والِدَةَ
الْحُجَجِ عَلَى النّاسِ اَجْمَعِينَ اَلسَّلامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ
الْمَمْنُوعَةُ حَقَّها پھر کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ اَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ
وَصِيِّ نَبِيِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُها فَوْقَ زُلْفىٰ عِبادِكَ الْمُكَرَّمِينَ مِنْ اَهْلِ
السَّمٰواتِ وَاَهْلِ الاَرَضِينَ.

الشماس
سورۃ الفاتحہ اور دعا برائے
سید ولی محمد شاہ بخاری النقوی
ساکن بخاری محلہ، ٹنڈو جام، حیدر آباد
سید گلزار علی شاہ بخاری
رابطہ کیلئے
0333-2604872

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا اَدْرٰئکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ

معارف فاطمیہ سلام اللہ علیہا

مخدومہ موجودات مصدر ممکنات، بضعۃ النبیؐ، ریحانۃ الولی، ملیکۃ الوجود مراۃ المعبود، باب السجود

حضرت صدیقۃ الکبریٰ سیدہ فاطمۃ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا وعلیٰ ابیہا وبعلہا وبنیہا بحور مناقب ظاہریہ

وباطنیہ ومقامات معنویہ سے ۱۴ منتخب القابات شعشانیہ

مقتل محسن علیہ السلام

تالیف وتحقیق

حضرت شمس العلماء علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

دار التبلیغ الجعفریہ

پوسٹ بکس 1525 اسلام آباد پاکستان

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْر حضرت سیدہ فاطمہ سلام للہ علیہا القدر فمن عرف فاطمةؑ حق معرفتها اَدْرٰىکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْر: جو شخص فاطمہ سلام اللہ علیہا کی معرفت نورانی حاصل کرے گا وہی شب قدر کو پائے گا وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْر لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْر۔ تم نہیں جانتے لیلۃ القدر کیا ہے یعنی حقیقی مقام اقدس سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کا علم کسی کو ہے ہی نہیں۔

التماس
سورۃ الفاتحہ اور دعا برائے
سید ولی محمد شاہ بخاری المتوی
سالن بخاری محلہ، مٹڈوجام، حیدرآباد
سید گلزار علی شاہ بخاری
0333-2604872

Presented by Ziaraat.Com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	باب اول: اسماء القاب ملیکہ کائنات	2
2	القابات حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا	6
3	اہمیت نفس ومقام فاطمہؑ	14
4	سرچشمہ فیوضات ربانیہ ورحمات قدسیہ	16
5	علماء اہل سنت کے بیانات شافیہ	20
6	باب دوم: شرح القابات ملیکہ کائنات	22
7	الزہراء	22
8	أم ابیہا	24
9	أم کا معنی	24
10	قرآن کا ناطق فیصلہ	25
11	لقب أم ابیہا	26
12	ام العلوم	30
13	أم الفضائل	31
14	أم الکتاب	31
15	لوح محفوظ مقام حضرت فاطمہ زہراء ہے	32
16	بضعۃ النبی	33
17	حضرت سلطان باھوؒ نے فرمایا	35
18	حجاب اللہ الکبریٰ	37
19	برزخ کبریٰ بین النبوۃ والولایۃ	38
20	عین الحیاۃ	39
21	چشمہ آب حیات	40
22	حجت اللہ الکبریٰ	42
23	صاحب مصحف	44
24	قلادہ الوجود: (کائیناتی کنٹرول)	56

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلوٰة والسلام على آل الله

ولعنة الدائمة على اعداء الله

امـــا بـــعد

ہمارے برادر محترم جناب سید گلزار علی بخاری صاحب دام برکاتہ نے اپنی پاک فطرت کے تحت خواہش کا اظہار کیا ہے کہ حضرت ملیکۃ الوجود سلام اللہ علیہا کے متعلق کچھ تحریر کریں تا کہ ہم اس کو شائع کر سکیں لہٰذا افادہ مومنین کی خاطر عزیزم سلمہ تعالیٰ کی نیک خواہش کی تکمیل کے لیے حضرت سیدہ کبریٰ طاھرہ مخدومہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے اسماء القابات میں سے صرف 14 (چودہ) منتخب القابات کی مختصر تشریح زیب قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جسے اہل ایمان کے اذیان عرفان و ایقان کے لیے نشر کیا جارہا ہے واللہ ولی توفیق۔

سگِ درگاہ سیدہ

سید محمد ابوالحسن موسوی

چیف ایڈیٹر: لسان صدق، اسلام آباد

رئیس: دارالتبلیغ الجعفریہ

التماس
سورۃ الفاتحہ اور دعا برائے
سید ولی محمد شاہ بخاری المقوی
مالن بخاری محلہ بخدو جام، حیدر آباد
رابطے کیلئے سید گلزار علی شاہ بخاری
0333-2604872

Presented by Ziaraat.Com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى نور قلوبنا بولاء الزهراء واجلى عيوننا ببكاء الزهراء الصلوة والسلام على آبا وا الزهراء وابناء الزهراء ولعنة الله على اعداء الزهراء

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لا هله والصلوٰة علیٰ اهلها

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا.

مخدومہ عالمیان سیدۃ النساء العالمین بضعۃ الرسول حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا جو کہ اصل اساس اور وام الوجود ہیں آپ کے القابات واسماء بھی لاتعداد ولامحدود ہیں جن کا احصاء اور بیان کسی مخلوق کے بس میں نہیں اس لیے کہ حضرت امیر المومنین سر اللہ فی العالمین لصلوٰۃ کے متعلق مفصل حدیث موجود ہے۔ لوان الریاض اقلام والبحر مداداً والجن حساب والانس کتاب ماحصی فضائل علی بن ابیطالب علیہ السلام۔ اگر تمام نباتات قلم بن جائیں اور تمام سمندر روشنائی ہو جائیں اور جن حساب کرنے والے ہوں اور انسان لکھنے والے ہوں تو بھی ہرگز حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کا شمار نہیں کر سکتے۔

ان کا مقام کریم یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اگر امیر المومنین علی علیہ السلام نہ ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا کوئی کفو نہ تھا یعنی جو مقام معنوی مخدومہ کائنات ہے اسی مقام کے برابر مقام امیر کائنات ہے جس طرح حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل نورانیہ لامحدود ہیں اسی طرح فضائل سیدہؑ لامحدود ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

بسم الله الرحمن الرحيم

١. امة الله
٢. آنية الله
٣. بضعة رسول الله ﷺ
٤. زوجة ولى الله
٥. كلمة الله التامة
٦. حجاب الله المرخيى
٧. نخبة ابيها
٨. ستر الله الكبرى
٩. كلمة التقوى
١٠. المروجة فى الملاء الاعلى
١١. الغرة الغراء
١٢. الزهرة الزهراء
١٣. العارفته بالاشياء
١٤. المنعروفته فى السماء
١٥. سيدة الاماء
١٦. حاملة البلوى
١٧. مبشرة الاولياء
١٨. عديلة مريم
١٩. زجاته الوحى
٢٠. مشكوة الانوار
٢١. ثمرة النبوة
٢٢. بقيته النبوة
٢٣. اينة الصفوة
٢٤. عقيلة الرسالة
٢٥. والدة الحجج
٢٦. صاحب الجنة السامية
٢٧. فلذة الكبد
٢٨. تفاحته الفردوس
٢٩. الفاضلة المحدثه
٣٠. جمال الآباء
٣١. شرف الابناء
٣٢. صفوة الشرف
٣٣. معدن الحكمة
٣٤. موطن الرحمة
٣٥. ريحانته النبى
٣٦. روح بين جنبى المصطفى
٣٧. المشرفة الرباعيه
٣٨. بيضاء البضه
٣٩. وديعة الرسول
٤٠. الناطقه بالشهادتين
٣٤. الوليدةفى الاسلام
٤٢. شفيعة الامة
٤٣. قلادة الوجود
٤١. ركن الدين
٤٥. الدعوة المستجابته
٤٦. الطاهرة الميلاد
٤٧. مقتول الولد
٤٨. احدى الكبر
٤٩. صاحب المصحف
٥٠. صاحب الاحزان الطويلة

Presented by Ziaraat.Com

٥١۔ سیدۃ نساء الجنۃ
٥٢۔ سیدۃ الائمۃ
٥٣۔ سیدۃ نساء ھذا الامۃ
٥٤۔ سیدۃ بنات آدم
٥٥۔ سیدۃ نساء الاولین والاخرین
٥٦۔ الکوکب الدری
٥٧۔ اَعَزۃ البریہ
٥٨۔ الخیرۃ من الخیر
٥٩۔ المنعوتۃ فی الانجیل
٦٠۔ درۃ التوحید
٦١۔ قرۃ عین الخلائق
٦٢۔ لیلۃ القدر
٦٣۔ صلوۃ الوَسطیٰ
٦٤۔ من برھا خیر العمل
٦٥۔ العاملۃ
٦٦۔ الصابرۃ
٦٧۔ الصادقۃ
٦٨۔ المتھجد
٦٩۔ القانعۃ
٧٠۔ القانتۃ
٧١۔ الحبۃ النایتۃ
٧٢۔ الذروتہ الشامختہ
٧٣۔ العابدۃ
٧٤۔ الشھیدۃ
٧٥۔ الرشیدہ
٧٦۔ المضطھدۃ
٧٧۔ صاحبۃ القبۃ الفاطمیۃ
٧٨۔ منھدۃ الرکن
٧٩۔ الممتحنۃ
٨٠۔ المغضوبتہ حقھا
٨١۔ الممنوعۃ حقھا
٨٢۔ الکریمۃ
٨٣۔ المظلومۃ
٨٤۔ التقیۃ
٨٥۔ النقیۃ
٨٦۔ المتعوبتہ
٨٧۔ عین المحجہ
٨٨۔ ناحلۃ الجسم
٨٩۔ ودیعۃ المصطفیٰ
٩٠۔ بضعۃ النبی
٩١۔ ثالثہ الشمس والقمر
٩٢۔ صدف الفخار
٩٣۔ الحبیبۃ
٩٤۔ الکئیبۃ
٩٥۔ الصفیۃ
٩٦۔ المیمونۃ النسل
٩٧۔ کلمۃ الطیبۃ
٩٨۔ الدرۃ المنضدۃ
٩٩۔ القدوۃ المسدرۃ
١٠٠۔ خامستہ اھل العباء
١٠١۔ النبیلۃ
١٠٢۔ الجمیلۃ الجلیلۃ

Presented by Ziaraat.Com

١٠٣. المعصومة
١٠٤. العفيفه
١٠٥. الوحيده
١٠٦. الوالهة
١٠٧. باكية العين
١٠٨. محترقة القلب
١٠٩. معصمة الراس
١١٠. وسيلة الرضوان
١١١. مصباح المنير
١١٢. عروة الوثقى
١١٣. سفينة النجاة
١١٤. عين الحيوة
١١٥. قرار القلب
١١٦. زين الفواطم
١١٧. نور الانوار
١١٨. ذريعة الشيعه
١١٩. عيبة العلم
١٢٠. وعاء المعرفة
١٢١. حظيرة القدس
١٢٢. سماء الكواكب الدرية
١٢٣. سلالة الفجر
١٢٤. فخر الائمة
١٢٥. برزخ النبوة والولاية
١٢٦. بهجة الفواد
١٢٧. حجة الله الكبرى
١٢٨. بهجة العالم
١٢٩. آية الله العظمى
١٣٠. ارومة العناصر
١٣١. حرلومة المفاخر
١٣٢. ربيبة المكرمة
١٣٣. عالية البهة
١٣٤. القائمة في الليل
١٣٥. الصائمة في النهار

سيدتنا فاطمة ام الائمة
الاطهار اللهم صل على فاطمة وابيها وبعلها وبنيها

☆☆☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

القابات حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا

خطیب اہل سنت علامہ صائم چشتی کا نذرانہ عقیدت

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان وعظمت کا احاطہ وحصر ناممکن ہی نہیں امر محال ہے اس لئے کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہراء کے گھر کی کیا بات ہے جہاں پہ اصول دین مرتب ہوتے ہیں۔

☆ جہاں سے دستور اسلام کا نفاذ ہوتا ہے۔

☆ جہاں سے قانون خداوندی کو نافذ کیا جاتا ہے۔

☆ جہاں سے کائنات عالم کو درس حیات ملتا ہے۔

☆ جہاں سے زندگی کی پر پیچ راہوں کی راہبری ہوتی ہے۔

☆ جہاں سے منزل طریقت کی نشاندہی ہوتی ہے۔

بلکہ جہاں پر منزل شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کی انتہا ہوتی ہے یہی تو وہ دولت کدہ بتول ہے جس میں اللہ تبارک وتعالی نے اپنی تمام نعمتیں جمع فرمادی ہیں۔

☆ ولایت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ امامت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ شہادت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ صداقت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ سعادت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ شجاعت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ ہدایت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ سیادت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

Presented by Ziaraat.Com

☆ کرامت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

یہی نہیں بلکہ!

☆ اصالت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ نیابت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ سخاوت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ تلاوت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ رحمت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ راحت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

یہی نہیں بلکہ؟

☆ شفاعت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ جنت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ نبوت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ رسالت ہے تو فاطمہؑ کے گھر میں۔

☆ جنت پہ کس کا قبضہ زہراء بتول کا۔

☆ رحمت ہے کس کا صدقہ زہراء بتول کا۔

☆ عفت کی کون مالک بیٹی رسول کی۔

☆ عصمت کی کون مالک بیٹی رسول کی۔

☆ رحمت ہے عام کس کی بنت رسول کی۔

☆ حوریں غلام کس کی بنت رسول کی۔

☆ جس کو ہے جو بھی صائم لینا حضور سے۔

Presented by Ziaraat.Com

☆ کرنا مطلب ہے پڑتا زہراؑ بتول سے۔

☆ طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ بنت خیر الوریٰ سیدہ فاطمہؑ۔

☆ سیدہ صالحہ راکعہ ساجد نور شمس الضحیٰ سیدہ فاطمہؑ۔

☆ راضیہ مرضیہ صائمہ نیرہ انورہ ناظمہ ناصرہ۔

زاکیہ ازکیہ اکرمہ اعظمہ عکس ظل خدا سیدہ فاطمہ کاملہ اکملہ صادقہ اصدقہ فاضلہ راحمہ راشدہ

☆ شاہدہ شافعہ قاسمہ آمنہ عذرا خیر النساء سیدہ فاطمہؑ۔

☆ ہادیہ مہدیہ جیدہ ناصحہ مکیہ مدینہ قرشیہ سرورہ۔

☆ مشفقہ محسنہ ذاکرہ زاہرا حافظہ حامدہ سیدہ فاطمہؑ۔

☆ قائمہ دائمہ ماجیہ ماجدہ خازنہ حاکمہ صابرہ شاکرہ۔

☆ حاذقہ قائدہ احسنہ افضلہ وارثہ پارسا سیدہ فاطمہؑ

☆ واعظہ واصفہ شافیہ کافیہ رہبرہ فائقہ واقفہ عارفہ۔

☆ عالیہ اشرفیہ قاطعہ ساطعہ عاقلہ اطہر سیدہ فاطمہؑ۔

امجد اجملہ مخلصہ تارکہ ثابتہ ثاقبہ خاشعہ خالدہ۔

ان کے القاب صائم ہوں کیسے ہیں خرد سے وریٰ سیدہ فاطمہؑ۔

☆ عظمت کی مالک ہیں تو زہراء بتولؑ۔

☆ رفعت کی مالک ہیں تو زہرا بتولؑ۔

☆ عصمت کی مالک ہیں تو زہراء بتولؑ۔

Presented by Ziaraat.Com

☆عفت کی مالک ہیں تو زہرا بتولؑ۔

☆رحمت کی وارث ہیں تو زہرا بتولؑ۔

☆جنت کی مالک ہیں تو زہراء بتولؑ۔

☆منورہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆مطہرہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆عفیفہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆منیفہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆رحیمہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆کریمہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆رفیقہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆شفیقہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆محدثہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆مجتہدہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆امینہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆ثمینہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆ہاشمیہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆قریشیہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆منزہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆مقدسہ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆حمیدہ ہیں تو فاطمہؑ۔

Presented by Ziaraat.Com

☆محمود ہیں تو فاطمہؑ۔

☆تاجدار دو عالم کی صاحبزادی مکرم خطیبہ بھی ہیں اور ادیبہ بھی۔

☆مرشدہ بھی ہیں اور مجدہ بھی۔

☆ولیہ بھی ہیں اور علیہ بھی۔

☆شہیدہ بھی اور مجیدہ بھی۔

☆آیت اللہ بھی ہیں اور امت اللہ بھی۔

☆صفیہ بھی ہیں اور تقیہ بھی۔

☆ناصرہ بھی ہیں اور منصورہ بھی۔

☆ظاہرہ بھی ہیں اور مستورہ بھی۔

☆سعیدہ بھی ہیں اور مسعودہ بھی۔

☆حمیدہ بھی ہیں اور محمودہ بھی۔

☆سلیمہ بھی ہیں اور حلیمہ بھی۔

☆سیدۃ نساء العالمین بھی ہیں۔

☆اور سیدہ النساء اہل الجنۃ بھی۔

☆عذرا ہیں اور بتول بھی۔

☆مبارکہ بھی ہیں اور مخیرہؑ بھی۔

☆بضعۃ الرسول بھی ہیں اور جان رسول بھی۔

☆ریحانۃ النبی بھی ہیں اور زینت کاشانہ علی بھی۔

☆مصطفیٰ کی روح بھی ہیں اور سفینۃ النوح بھی۔

☆امام الانبیاء کی تصویر بھی ہیں اور مالک ردائے تطہیر بھی۔

Presented by Ziaraat.Com

☆ حلیمہ بھی ہیں اور عظیمہ بھی۔

☆ تہامیہ بھی ہیں اور ربطیہ بھی۔

☆ مرکز رشد و ہدایت بھی ہیں اور مخزن امامت بھی۔

☆ چمن زار مصطفیٰ کی بہار ہیں تو بتولؑ۔

☆ سرائے پا ایثار ہیں تو بتولؑ۔

☆ عصمت و عفت کا در شہسوار ہیں تو بتولؑ۔

☆ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں تو بتولؑ۔

☆ تمام عورتوں کی تاجدار ہیں تا فاطمہؑ۔

انبیاء علیہم السلام کی مائیں ہوں یا بہنیں، بیویاں ہوں یا بیٹیاں شہزادی رسول جناب سیدہ کی شان مقدس سب سے ارفع و اعلیٰ اور بلند و بالا ہے۔ العرض!

☆ شہزادی سرور کونین ہیں فاطمہؑ۔

☆ مخدومہ ثقلین ہیں تو فاطمہؑ۔

☆ عظمت دارین ہیں تو فاطمہؑ۔

☆ ماور حسنین کریمین ہیں تو فاطمہؑ۔

☆ فقر و سلطانی کا مرکز ہیں تو فاطمہؑ۔

☆ اصفیاء فاطمہؑ کے اولیائی فاطمہؑ کی۔

☆ مرتضیٰ فاطمہ کا مرتضائی فاطمہؑ کی۔

☆ مصطفیٰ فاطمہ کا مصطفائی فاطمہؑ کی۔

☆ خدا فاطمہؑ کا خدائی فاطمہؑ کی۔

☆ چمنستان نبوت کی کلی ہیں فاطمہؑ۔

Presented by Ziaraat.Com

☆ راحت خانہ علیؑ ہیں تو فاطمہؑ۔

☆ گلستان رسالت کا پھول ہیں تو فاطمہؑ۔

☆ شمع آستان رسول ہیں تو فاطمہؑ۔

☆ طاہرہ و بتول ہیں تو فاطمہؑ۔

☆ دین کی اصل اصول ہیں تو فاطمہؑ۔

جناب سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومہ کائنات شہزادی رسول سیدہ زہراء بتول کی شان اقدس کی ابتدا اس مقام ذوالکرام سے ہوتی ہیں۔

☆ جہاں الفاظ دم توڑ دیتے ہیں۔

☆ قلم ٹوٹ جاتے ہیں۔

☆ سیاہی خشک ہو جاتی ہے۔

☆ تصورات بکھر جاتے ہیں۔

☆ تخیلات ٹوٹ جاتے ہیں۔

☆ علم کلام ششدر رہ جاتا ہے۔

☆ فلسفہ متحیر ہو جاتا ہے۔

☆ منطق کے نطق پر مہر لگ جاتی ہے۔

☆ شہباز لسانیات کے پر کترے جاتے ہیں۔

☆ بیان ختم ہو جاتے ہیں۔

☆ زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔

☆ قلمکاریاں فنا ہو جاتے ہیں۔

☆ نکتہ آفرینیوں کا دم نکل جاتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اس ملکہ مملکت تقدس وطہارات کے حضور میں خراج عقیدت ومودات پیش کرنے کے لئے الفاظ کہاں سے لائے جائیں۔

ہاں آپ کا اسم گرامی لیتے وقت احترام وعقیدت سے سرشار ہوکر جو چند آنسو پلکوں کا حلقہ توڑتے ہوئے والہانہ طور پر بہہ نکلتے ہیں شاہد اس دربار گہر بار اور بارگاہ منزہ میں قبول ہوجائیں۔

ملاحظہ فرمائیں: ماخوذ: کتاب البتول۔

☆☆☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

نفس اہمیت اور مقام فاطمہ سلام اللہ علیہا

آیت اللہ السید احمد حشمتی طبا طبائی مد ظلہ العالی

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اور خداوند عالم کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری بیویاں تمہارے نفسوں سے پیدا کر دیں کہ تم ان کے پاس جا کر راحت پاؤ اور تمہارے درمیان مودت اور رحمت قرار دی۔

آیت مبارکہ میں بتصریح ارشاد الٰہی ہے کہ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا کہ اس نے تمہاری بیویاں تمہارے نفسوں سے پیدا کی ہیں۔

حکمت ربانیہ کے اس دستور سے یہ امر اظہر من الشمس واضح ہوتا ہے کہ مقام حضرت امیر المومنین نسبت بمقام حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا مقام نفس ہے اور دنیا و آخرت میں آپ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہیں یہ دونوں ہی معصوم ہیں اور اور ایک طینت اور ایک نور سے خلق ہوئے ہیں جیسا کہ زیارت جامعہ کبیرہ میں وارد ہے، وان ارواحکم ونورکم وطینتکم واحدة میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی ارواح اور نور اور طینت ایک ہے بنا بر این حضرت فاطمہ صلوٰت اللہ علیہا عین نفس حضرت امیر المومنینؑ ہیں۔

اہمیت نفس و مقام فاطمہؑ:

نفس کی اہمیت ذہن نشین کرنے کے لئے آفتاب پر تفکر کریں تو پتہ چلتا ہے کہ آفتاب جسم رکھتا ہے مگر اس کی ظاہری جسمانیت کا ادراک نہیں ہوتا بلکہ صرف اس کی صفت

Presented by Ziaraat.Com

اور صورت واضح ہوتی کہ اس میں روشنی ہے زردی ہے حرارت ہے اور گولائی ہے آفتاب کی ان ظاہری صفات و اشکال سے یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ مادہ آفتاب صورت آفتاب میں جلوہ گر ہوتا ہے اور اس کی روشنی اس کی صورت ہے ظاہر و ھویدا ہوتی ہے اس مادی مثال کو سمجھنے کے بعد صاحبان عقل و بصیرت مقام حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر تفکر فرمائیں تو یہ دعویٰ اظہر من الشمس ہوتا ہے کہ مقام امیر المومنین علیہ السلام مقام عقل اور مادہ آفتاب عالمتاب ہے اور مقام حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا صورت آفتاب ہے اور ضیاء آفتاب امیر المومنین علیہ السلام ہے صورت آفتاب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے منور ہوتی ہے۔

لوح محفوظ مقام حضرت فاطمہ زہراؑ صلوٰۃ اللہ علیہا ہے:

مقام لوح محفوظ مقام حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا ہے اور مقام قلم مقام حضرت المومنین علیہ السلام ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے صدر مبارک نورانیہ حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کو ما کان و مایکون کے لئے لوح کا مرتبہ عطا فرمایا ہے اور علوم اولین و آخرین کو آپ کے صدر ہمایونی پر نقش فرمادیا ہے چنانچہ اسی کے متعلق ارشاد رب العزت ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''ن'' سے مراد آنحضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قلم سے مراد حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور وَمَا يَسْطُرُوْنَ سے مقام علوم حضرت فاطمہ زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا مراد ہیں اس طرح تمام چشمہ ہائے علوم ماکان و مایکون حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی وساطت سے جاری ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: ارشاد العوام، ص ۱۵۸ مطبوعہ، ایران۔

چنانچہ حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: والمعانی

Presented by Ziaraat.Com

وفنحن معانیه وظاهره فیکم اخترعنامن نورذاته (عوالم العلوم) اور معانی کیا ہے ہم معانی ہیں ہم تمہارے درمیان نور الٰہی کا ظہور ہیں اس نے ہمیں اپنے نور ذات سے اختراع فرمایا ہے اس طرح ظہور خدا تعالیٰ کا مقام مقام فاطمہ زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا قرار پاتا ہے اس لئے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا مقام نفس پر فائز ہیں جو مقام ظہور ہے اور اسی طرح مقام بیان و معانی و ابواب مقامات حقیقت فاطمیہ ہیں بنا برایں سوائے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر تمام انبیاء کے علوم و معجزات جو بھی ہیں حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کے فیوض ہائے فاضل سے عطا کئے ہوئے ہیں اس کے متعلق خداوند عالم کا ارشاد ہے: كَلَّا وَالْقَمَرِ وَاللَّيْلِ اِذْاَدْبَرَ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ.

بالتحقیق قسم ہے چاند کی اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیر لے اور صبح کی جب روشن ہو جائے بیشک وہ (فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا) خداوند تعالیٰ کی عظیم آیت سے ہیں اور نذیر و بشر ہیں۔ اس طرح سورۃ مبارکہ البینہ میں فرمان الٰہی ہے، وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ، چونکہ حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا مخلوقات ارضیہ سماویہ پر قیم ہیں:۔

سرچشمہ فیوض فیوضات ربانیہ و رحمات قدسیہ

حضرت فاطمہ زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا معرفت، یقین، علم اور فیوض کا سرچشمہ ہیں آپ کی ذات اقدس و اعلیٰ سے مخلوقات کے تمام امور (تکوینیہ و تشریعیہ) وابسط ہیں سوائے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر پیغمبران اولوالعزم کو ہدایات عطا کی جاتی ہیں اور تمام کتب آسمانی و صحائف اسی ذات طاہرہ مطہرہ کے فیضان نور سے پیغمبران کو حوالے کی جاتی ہیں تا کہ مخلوقات کو ہدایت کریں اور انہیں فیض یاب کریں اسی طرح

Presented by Ziaraat.Com

ملائکہ مقربین بھی آپ کے فیضان سے بہرہ ور ہوتے رہتے ہیں حتی کہ وحی الٰہی حضرت جبرئیل کو حضرت میکائل کے ذریعے اور حضرت میکائل کے لئے لوح محفوظ پر روشن ہو کر پہنچتی ہے اور اس سلسلے سے حضرت جبرائیل تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وحی الٰہی پہنچاتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: سراج منیر، ص مطبوعہ ایران۔

اسی مناسبت سے حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کو زہراؑ کہتے ہیں یعنی ضیاء بار روشن چمکنے والی لہٰذا مقام نور ضیاء و تابندگی مقام حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا ہیں اور مقام حضرت امیر المومنین علیہ السلام مقام آفتاب ہے اسی طرح جمیع عوالم میں نور حضرت فاطمہ زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا کی ذات اقدس اعلیٰ کا ہی ہے اور معرفت کے تمام مقامات کا مرکز حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی ذات اقدس و اعلیٰ ہے مقام حضرت سیدۃ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات عقل و فہم اشارہ عبارت سے بلند ترین ہیں اور مقامات آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات ابواب، بیان اور معانی کا مجموعہ ذات طاہرہ مقدسہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ہے آئمہ طاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ابواب خداوند تعالیٰ ہونا بھی اسی بات پر منحصر ہے کہ جس طرح روشنی پہنچانا آفتاب کی صورت کا کام ہے اور اسی کی صورت سے تمام عالم کو روشنی ملتی ہے۔ اسی طرح آئمہ اطہار علیہم السلام کے انوار بھی صورت آفتاب ربانی سے نور و روشنی عطا فرماتے ہیں لہٰذا آئمہ طاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صورت ان بزرگواروں کے انفس ہیں جو کہ حضرت سیدۃ زہراؑ سلام اللہ علیہا کا مقام ہے ان دلائل کی بناء پر حضرت فاطمہ زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا

Presented by Ziaraat.Com

صفات خدا کا مظہر و اظہر ہیں۔

صفات کلیہ ربانیہ و مقام فاطمہ زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا

مقام معانی: جیسا کہ معانی صفات کلیہ ہے اور جو کچھ ہے مقام نفس ہے پس مقام معانی بھی مقام غیب حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں لہٰذا حضرت فاطمہ زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا مظہر صفات اللہ ہیں خداوند تعالیٰ کا علم کائنات کی ہر چیز پر محیط ہے اور اس کی قدرت ہر چیز پر مسلط ہے اور خداوند عالم کا نور جمیع عوالم کو منور کرتا ہے جمیع صفات کلیہ الٰہیہ اور ان کا بیان مقام حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ہے اس بناء پر کہ خداوند تعالیٰ جب تک بیان کے ذریعہ خود کو نہ پہچنوائے کوئی بھی اس کی معرفت نہیں کر سکتا ہے اور اگر بغیر بیان (مظہر اعلیٰ) کے پہچنوانا چاہے تو اسے مخلوقات کی نگاہوں کے سامنے آنا پڑے گا اس لیے کہ بغیر دیکھے تو کوئی بھی کسی کو پہچان نہیں سکتا اس کا ظاہر ہونا ناممکنات سے ہے اس لئے اس نے آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیان سے خود کو پہچنوایا اور ائمہ طاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مقام بیان مقام حضرت فاطمہ زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا ہے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ.

مناقب نورانیہ و فضائل باطنیہ کے بحر بیکراں سے چند درآبدار جن میں اسماء و القاب ملیکۃ الوجود بیان ہوئے ہیں ان کی اختصار کے ساتھ شرح کرنے کی سعی کرتے ہوئے حقائق نورانیہ ارقام کرنے کی کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

Presented by Ziaraat.Com

اسم مقدس سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

تجلی نور: آپ کا اسم مقدس فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے نام وجہ تسمیہ کیا ہے۔ میں نے کہا اے جبرئیل اس کا نام آسمان پر منصورہ اور زمین پر فاطمہ کیوں ہے؟ اس نے کہا:

سمیت فاطمة فی الارض لا نه فطمت شیعتها من النار و فطمت اعدا ئوها عن حبها ۔ زمین پر اس لیے فاطمہ نام دیا گیا ہے کیونکہ ان کے شیعہ آتش جہنم سے نجات پائیں گے اور اس کے دشمن اس کی مہر و محبت سے بے بہرہ ہوں گے، اور اللہ کے اس فرمان۔

وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ

اور اس دن صاحبان ایمان خوشی منائیں گے اور اللہ کی نصرت و امداد کے سہارے کا مطلب بھی یہی ہے کہ اللہ تعالی زہراء سلام اللہ علیہا کے وسیلہ سے ان کی نصرت و مدد کرے گا۔

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر فرات، صفحہ ۳۲۱ جلد ۶۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جب حضرت فاطمہ علیہا السلام کی ولادت ہوئی تو خداوند متعال نے ایک فرشتے پر وحی فرمائی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر کلمہ "فاطمہ" جاری کرے اسی وجہ سے ان بزرگوار نے ان کا نام فاطمہ رکھا اور فرمایا:

انی فافطمتك بالعلم و فطمتك عن الطمث

Presented by Ziaraat.Com

''میں نے آپ کا دودھ علم کے ذریعہ چھڑوایا اور پلیدگی کو آپ سے دور رکھا توضیح مطلب کچھ یوں ہے کہ جب بچے کا دودھ چھڑوانا چاہتے ہیں تو دودھ کی جگہ ایک مخصوص چیز بچے کو دی جاتی ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی وہ غذا علم تھا۔ (نقل از کتاب فاطمہ زہراء من المہد اللحد)۔

اس کے بعد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

واللہ لقد فطمها الله تبارك وتعالى بالعلم وعن الطمث بالميثاق ''خدا کی قسم: اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان کے روز انہیں علم و دانش کے ساتھ مقرون کیا اور ناپاکی سے دور رکھا۔ (مصابیح الانوار صفحہ ۲۲۸، الکافی جلد ا صفحہ ۲۶، بحار جلد ۴۳، علل الشرائع صفحہ ۱۷۹)۔

علماء اہل سنت کے بیانات شافیہ

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتون قیامت سیدہ بتول سلام اللہ علیہا کا اسم مقدس ہی ایسا ہے جس کے معنی ہیں آزاد کرنے والی چنانچہ لفظ فاطمہ کی تشریح کرتے ہوئے محدثین نے لکھا ہے۔

وفاطمه كماقال ابن دريد مشتقته حق الفطم وهوالقطع سميت بذالك لان الله تعالى فطمها عن النار

اور فاطمہؑ جیسا کہ ابن درید کے بیٹے نے کہا کہ یہ فطم سے مشتق ہے جس کا معنی ہے علیحدہ کرنا اور فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے علیحدہ کر دیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

(اسعاف الراغبین حاشیہ نورالابصار صفحہ نمبر ۸۰، شرح فقہ اکبر صفحہ نمبر ۱۳۰، البتول صفحہ نمبر ۲۲۸)۔

ابن حجر مکی لکھتے ہیں:

واخرج الدیلمی مرفوعاً انما سمیت فاطمة لان فطمها ومحبیها عن النار۔ ترجمہ: اور دیلمی نے مرفوعا روایت بیان کی ہے کہ آپ کا نام فاطمہ ہے آپ اپنے حبداروں کو دوزخ سے علیحدہ کرنے والی اور بچانے والی ہیں۔

(صواعق المحرقہ صفحہ ۱۸۸)۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں الامن والعلیٰ میں روایت کرتے ہیں، آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔

ان فاطمه قداحصنت فرجها فحرمها الله وذریتها علی النار.

ترجمہ: بیشک فاطمہ سلام اللہ علیہا پاک دامن ہیں آپ کو اور آپ کی اولاد پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حرام فرمادیا۔

ملاحظہ فرمائیں: الامن العلیٰ صفحہ نمبر ۲۳۸، شرح مشکوۃ جلد نمبر ۸ ص ۴۵۲، المستدرک حاکم جلد نمبر ۳، ص ۱۵۴، البتول ص ۲۸۸)

ملاحظہ فرمائیں: عظمت اہل بیت مطبوعہ فیصل آباد۔

☆☆☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

باب دوم:

شرح القابات ملیکہ کائنات

۱): الزھراءؑ:

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام: سے راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ آپؑ جناب سے دریافت کیا کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نام زہراءؑ کیوں رکھا گیا تو آپؑ نے فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان معظمہ کو اپنے نور سے خلق فرمایا اور جب یہ نور چمکا تو اس کی روشنی سے تمام آسمان اور زمین چمک اٹھی اور ملائکہ کی آنکھیں بند ہوگئیں وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کے لئے جھک گئے اور عرض کی اے ہمارے اللہ اور اے ہمارے مالک یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کی طرف وحی کی کہ یہ نور میرے ہی نور سے پیدا ہوا ہے میں نے اس کو اپنے آسمان میں ساکن کیا اس کو اپنی عظمت سے پیدا کیا اور اس کو میں انبیاء میں سے ایک ایسے نبی کی صلب سے نکالوں گا جو تمام انبیاء سے افضل ہوگا اور اس کے نور سے میں ایسے آئمہؑ کو پیدا کروں گا جو میرے حکم سے میرے حق کی طرف ہدایت کریں گے اور وحی کا سلسلہ پورا ہونے کے بعد ان آئمہؑ کو اپنی زمین پر اپنا خلیفہ قرار دوں گا۔

۲): ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا فرزند رسول زہراء علیہا السلام کا نام زہراءؑ کیوں رکھا گیا؟ تو آپ نے فرمایا اس لئے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ امیر المومنینؑ کے سامنے دن میں تین مرتبہ ظاہر ہوتی تھیں ایک نماز صبح کے وقت ان کے چہرے سے نور ساطع ہوتا ہے اور لوگ ابھی بستروں پر پڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اس

Presented by Ziaraat.Com

کی روشنی مدینہ میں لوگوں کے حجروں اور مکانوں میں داخل ہوتی اور ان کے در و دیوار سفید نظر آتے تو لوگ دوڑے ہوئے رسول اللہؐ کے پاس آتے اور پوچھتے کہ یا رسول اللہ ہم یہ کیا دیکھ رہے ہیں تو آنحضرتؐ ان لوگوں کو فاطمہ زہراؑ کے گھر کی طرف بھیج دیتے اور وہاں پہنچتے تو دیکھتے کہ فاطمہؑ زہراؑ اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور ان کے چہرہ مبارک سے نور ساطع ہو رہا ہے اس سے وہ سمجھ جاتے کہ جو روشنی ہم نے دیکھی ہے وہ فاطمہ زہراؑ کے چہرے کے نور کی وجہ سے نور ساطع ہو رہا ہے پھر جب دوپہر کا وقت ہوتا اور وہ نماز کے لئے تیار ہوتیں تو ان کے چہرے سے زرد رنگ کا نور ساطع ہوتا اور زرد روشنی سے ان کے حجرے زرد نظر آتے اور وہ دوڑتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے جو کچھ دیکھتے اس کے متعلق سوال کرتے اور آنحضرتؐ ان لوگوں کو حضرت فاطمہؑ کے گھر کی طرف بھیج دیتے وہاں پہنچ کر لوگ دیکھتے کہ فاطمہ زہراؑ محراب عبادت میں کھڑی ہیں اور ان کے چہرے سے زرد رنگ کا نور ساطع ہو رہا ہے تو سمجھ لیتے کہ جو کچھ انہوں نے دیکھا ہے وہ فاطمہ زہراؑ کے چہرے کے نور کے سبب ہے اور جب شام ہوتی سورج غروب ہو جاتا تو حضرت فاطمہ زہراؑ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو جاتا اور خوشی و شکر خدا کی وجہ سے آپ کے چہرے سے سرخ رنگ کا نور ساطع ہوتا اور یہ سرخ روشنی ہم لوگوں کے گھروں میں داخل ہوتی اور ان کے در و دیوار سرخ نظر آتے اور دوڑتے ہوئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے اور اس کے متعلق پوچھتے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو بیت فاطمہؑ کی طرف بھیج دیتے اور دیکھتے کہ فاطمہ زہراؑ مصلہ عبادت پر بیٹھی ہوئی تسبیح الٰہی پڑھ رہی ہیں اور آپ کے چہرہ مبارک سے سرخ

Presented by Ziaraat.Com

نور ساطع ہو رہا ہے اور وہ سمجھ جاتے کہ یہ سرخی جو انہیں نظر آ رہی ہے وہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے چہرے کے نور کی وجہ سے ہے اور یہ نور آپ کے چہرے پر مسلسل رہا یہاں تک کہ حضرات حسنین علیہم السلام کا ظہور ہوا تو ان کی طرف منتقل ہو گیا اور اب وہ قیامت تک آئمہ اہلبیتؑ میں سے ایک امامؑ کے بعد دوسرے امامؑ کی طرف منتقل ہوتا رہے گا۔

۳): جعفر بن محمد عمارہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کا نام زہراؑ کیسے ہو گیا تو آپ نے فرمایا اسلئے کہ جب وہ معظمہ محراب عبادت میں کھڑی ہوتی تھیں تو آپ کا نور اہل آسمان کے لئے اس طرح ضوفگن ہوتا جس طرح اہل زمین کے لئے چاند چمکتا ہے۔

۲): اُم ابیھا:

حضرت ملیکۃ الوجود باب السجود سلام اللہ علیہا کا ایک لقب اُم ابیھا ہے جس کے اندر لاتعداد معانی و مفاھیم و اسرار پوشیدہ ہیں۔

اُم کا معنی:

لفظ اُم ہر جگہ ماں کے معنی میں نہیں آتا بلکہ اُم مرکز، اصل، اساس اور محور کے معنی میں بھی آتا ہے۔

جیسے: اُم الراس دماغ کو کہتے ہیں، اُم الطریق راستے کا درمیانی حصہ اُم رباب وہ بادل جس کے برسنے سے ہریالی و خوشحالی آئے۔ حضرت ملکہ وفا زوجہ سید الشھداء صلوٰۃ اللہ علیہا فاتح کربلا حضرت علی اصغر علیہ السلام کی والدہ طاھرہ کا اسم مقدس اُم رباب سلام اللہ علیہا ہے اس کا معنی یہی ہے زمین کی آبادی و شادابی اس کا باعث یہی شہزادی ہے اگر

Presented by Ziaraat.Com

بارش برس رہی ہے تو اسی کے وجود ذی جود کی برکت سے اس طرح رباب کا معنی نعمت و دولت ہے تو اُم رباب یعنی تمام نعمات کی مالک اور اصل مرکز ہیں۔

قرآن کا ناطق فیصلہ:

لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ہم نے قرآن کو نازل فرمایا، تاکہ اُم القریٰ اور اس کے اردگرد کی بستیوں کو ڈرائیے۔

اُم القریٰ: بستیوں کی ماں نہیں ہوتی بلکہ مرکز ہوتا ہے اس طرح یہاں اُم ابیھا کا معنی باپ کی ماں مراد نہیں بلکہ اپنے باپ کا مرکز اصل یعنی مرکز و اصل جیسا کہ حدیث کساء کے نزول میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ھم فاطمة وابو ھا وبعلھا وبنو ھا وہ فاطمہؑ ان کا بابا ان کا شوہر ان کے فرزند یہاں رسالت کا مرکز بھی جناب سیدہ ہیں ولایت کا مرکز بھی جناب سیدہؑ اور امامت کا مرکز بھی حضرت سیدہؑ ہیں یعنی ذات اقدس حضرت سیدہؑ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نبوت، رسالت، امامت، ولایت، خلافت عصمت و طہارت کا مرکز و محور ہیں یہی وجہ ہے کہ تمام شیعہ و سنی علماء و محدثین نے اپنی کتب میں لکھا کہ جب مخدومہ کائنات تشریف لائیں تو خاتم الانبیاء افضل موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور اپنی جگہ پر شہزادی دو عالم کو بٹھاتے اگر بیٹی سمجھ کر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوتے تھے تو پھر تمام مسلمانوں پر اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی اپنی بیٹیوں کی تکریم میں کھڑے ہونا سنت رسول ہوتا۔ مخدومہ کائنات کے لئے فخر موجودات کا کھڑا ہونا شہزادی کونین کی عظمت معنوی کا اظہار مطلوب تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی دختر بلند اختر کے لیے کھڑے ہونا کوئی عام بات نہیں بلکہ یہاں لاتعداد معنوی مقامات سیدہ کا اظہار ہوتا ہے پروردگار عالم کو حبیب کبریا کا نماز میں کھڑے ہونا گوارا نہیں،

ارشاد باری ہے: يَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا

اے میرے حبیب اے مزمل راتوں کو زیادہ کھڑے نہ ہوا کر مگر تھوڑا نماز تہجد میں تیرے طویل قیام سے آپ کے پاؤں پر ورم آتا ہے میرے محبوب میرے حبیب مجھے گوارہ نہیں مگر شہزادی کونین کے لیے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ فعل رسول ذاتی نہیں فعل خداوندی ہے۔

(۱) وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى.

(۲) وَمَا تَشَآءُوْنَ إِلَّا أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ. فعل رسول درحقیقت فعل خدا ہے مخدومہ عالمیان حضرت سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے لئے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھڑے ہونا ذات محمدی کا فعل نہیں یہ ذات صمدی کا فعل ہے۔

من گنگ خواب دیدہ و عالم تمام کرد
من عاجزم زگفتن و خلق از شنیدند

اُم ابیھا کی معنویت کا اظہار مقصود ہے۔

لقب اُم ابیھا:

لقب اُم ابیھا کو شیعہ وسنی دونوں نے بیان کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: کتب فریقین۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد چہارم، ۷۷۔

Presented by Ziaraat.Com

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد چہارم، ص ۲۸، ۴۶۸۔

تہذیب التحذیب، جلد ۲، ص ۴۴۰، ۴۶۷۔ اُسد الغابۃ، جلد پنجم: ص ۵۲۔

المناقب ابن مغازلی، ص ۳۴۱، حدیث نمبر ۳۹۲۔

چونکہ ذات اقدس سیدہ طاہرہؑ اصل وجود ہے اس لیے حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یااحمدلولا ك لم خلقت الا فلا ك ولولاعلی لم خلقتك ولولا فاطمة لماخلقتك۔

ملاحظہ فرمائیں: فاطمیہ بہجۃ قلب المصطفیٰ، ص ۹۔

الاسرار الفاطمیہ، ص ۹۸۔

اُم ابیھا:

روایات کے مطابق فاطمۃ الزہراء مخلوقات کائنات کے لئے علت غائی ہیں چنانچہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔

لولاك لماخلقت الا فلاك ولولا علیَ لما خلقتك لولا ك لما خلقتك ولولا فاطمه لماخلقتكما۔

ملاحظہ فرمائیں: مستدرک سفینۃ البحار ج ۳ ص ۳۳۴۔

کہ اے رسول اگر تیری خلقت مقصود و مطلوب نہ ہوتی تو کائنات کو خلق نہ کرتا اور اگر علیؑ کو خلق کرنا مطلوب نہ ہوتا تو تجھے بھی خلق نہ کرتا اور اگر فاطمہؑ کی خلقت مطلوب نہ ہوتی تو تم دونوں کو خلق نہ کرتا۔

اسی کی وجہ یہ ہے کہ ھدف خلقت یہ ہے کہ عام انسان اپنے ارادہ اور اختیار کی بدولت کمال تک پہنچ جائے اور چونکہ انسان کے کمال تک پہنچنے کے لئے دین اور ہادی کی ضرورت تھی اس لئے اللہ نے اپنے رہبر اور ہادی بنائے جو انبیاء و آئمہ معصومین علیہم

Presented by Ziaraat.Com

السلام ہیں بنابراین یہ بھی تکامل انسان کے سلسلہ میں سبب اور علت ہیں۔

(ا): بنا براین اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان وزمین کی خلقت کی غایت حضرت فاطمۃ الزہراؑ ہیں اس لئے کہ رسولؐ کائنات کی غرض تخلیق ہیں اور افضل افراد ہیں چونکہ صدیقہ طاہرہ روح رسول اور بضعۃ النبی ہیں ان کی خلقت نور محمدیؐ سے ہوئی ہے تو آپ علیہا السلام نبی کے تمام نورانی کمالات میں شریک ہیں اس لئے تو فرمایا: لو لا فاطمه لما خلقتكما۔

(ب): اس لئے کہ کمال من جمیع الجہات کی خلقت کے لئے لازم ہے کہ فاطمہ کی بھی تخلیق ہو ورنہ خلقت کائنات برخلاف حکمت ومصلحت پروردگار ہوگی بنابراین صدیقہ طاہرہ ہی جزء علۃ تکوین وخلقت ہیں اور جس نے نصوص حدیث کساء میں تدبر وغور کیا ہو اس کے لئے یہ امر واضح ہے کہ اور اسی طرح یہ مطلب زیارت جامعہ اور دعا ندبہ سے بھی مستفاد ہے۔

(ج): ایسی روایات موجود ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ فاطمہؑ کی قدر ومنزلت رسولؐ کے کس قدر قریب ہے چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے: فاطمه بضعة منى فمن اغضبها فقد اغضبنى۔

ملاحظہ فرمائیں: ترمذی ج ۱۵ امالی ص ۱۵۱۔

کہ فاطمہؑ میرے لئے تمام مخلوقات میں سے عزیز ترین ہے۔ یا ارشاد رسولؐ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فاطمه روحى التى بين جنبى۔

یعنی فاطمہؑ میری وہ روح ہے جو میرے پہلو میں واقع ہے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تمام موجودات سے محبوب تر ہستی فاطمہ زہراؑ ہیں چنانچہ رسول اسلام نے حقائق فاطمی کو امت اسلامیہ کے لئے ہر جہت سے بیان فرمایا ہے تا کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا امت اسلامیہ کے لئے ایک محور کی حیثیت میں زندہ رہیں بلکہ سیدہ فاطمہ

Presented by Ziaraat.Com

سلام اللہ علیہا کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رضایت کا مظہر قرار دیا ہے اسی طرح اپنی ناراضگی کی علامت قرار دیا ہے جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود خدا کی رضا و ناراضگی کے مظہر ہیں۔

اور ایسا بھلا کیوں نہ ہو جب کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ارادہ نبیؐ کے ارادہ کے مطابق ہوا کرتا تھا اور نبیؐ نے اپنے ارادہ کو ارادہ الٰہی میں فناء کیا ہوا تھا بنا بر ین قلب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا قلب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ روح فاطمہؑ روح رسولؐ اعظم ہے۔ تو بنا بر این عقل ان معانی کے ادراک کے سامنے عاجز ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے فرمایا سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا میرا ٹکڑا ہے میری آنکھوں کا نور ہے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا میرے دل کا ثمر ہے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا میری روح ہے جو میرے پہلو میں واقع ہے فاطمہؑ حور انس ہے۔

(ملاحظہ فرمائیں: امالی الصدوق)۔

بے شک فاطمہؑ رسولؐ کے لئے عزیز ترین تھیں رسولؐ کے دل کا چین تھیں رسول کی نص تھیں آپ کا تعلق رسولؐ سے نبیت والا تھا حتیٰ کہ فاطمہؑ کی حرکت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نطق و مشیت اور عبادت سب رسولؐ اسلام سے ماخوذ تھیں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی بقیت الرسالت ہے اور جزء الرحمت ہے جو اللہ نے اولین و آخرین پر افاضہ فرمائی بھلا یہ صفات سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا میں کیونکر نہ ہوں جب کہ رسولؐ اسلام نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ اپنے اپنے دروازے بند کر دو اور مسجد کی طرف رخ فقط سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے کا ہو اس لئے کہ فاطمہ کا گھر منزلت و قدامت میں تمام گھروں سے کہیں بالاتر ہے کیونکہ یہ بیت وحی و رسالت ہے یہ بیت نبوت و امامت ہے یہ محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ کا گھر ہے جو عالمین کے لئے ہدایت بن کر آئے ہیں:

خلاصہ کلام اینکہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بزرگی اور عظمت میں اس مقام پر فائز ہیں جسے

Presented by Ziaraat.Com

کوئی حاصل نہیں کرسکتا۔

۳):ام العلوم:

یعنی جمیع علوم کی اصل اور محور جب کہ علوم کی لاتعداد اقسام واصناف ہیں:

علوم الٰہیہ کلیہ مطلقہ:

تمام علوم میں علم نبوت بھی ہے علم رسالت بھی علم امامت بھی علم ولایت بھی علم خلافت بھی ہے اور علم وصائت تمام علوم الٰہیہ کلیہ مطلقہ کا معدن اصل، اساس ذات سیدہ کائنات ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام جو کہ امام مبین ہیں (وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ)، امام مبین تمام علوم کو جامع ہے بلکہ جمیع عوالم کا ماری مالا ولا یری سب پر محیط ہے اس لیے امام مبین امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: سلونی قبل ان تفقدونی عن علم لا یعرفه جبرائیل و مکائیل۔

ملاحظہ فرمائیں: نزھتہ المجالس جلد دوم، ص ۱۲۹، ۱۳۹، مطبوعہ مصر، علامہ صفوری

الولایۃ التکونیہ آل محمد، ص ۱۳۲، مطبوعہ بیروت، علامہ عاشور۔

سلونی سلونی مجھ سے سوال کرو، میں وہ جانتا ہوں جس کا علم نہ جبرائیل کو ہے نہ میکائیل کو اس امام مبینؑ کے سامنے حضرت سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ارشاد فرماتی: اگر میں چاہوں تو آپ کو علوم اولین وآخرین بتادوں۔

ملاحظہ فرمائیں: خصائص فاطمیہ، ص ۵۷۔ وہ ہستی جو امام مبینؑ کے سامنے علوم اولین وآخرین بیان فرمادے، اس کو ام العلوم یعنی جمیع علوم کلیہ الٰہیہ کی اصل کہتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

۴): اُم الفضائل:۔

تمام فضائل کی اصل جو بھی فضیلت ہے اس کی اصل ذات مقدس سیدہؑ ہے۔ شجاعت فضیلت ہے ذات سیدہؑ کائنات اصل شجاعت ہے عبادت فضیلت ہے ذات سیدہؑ کائنات اصل عبادت ہے سخاوت فضیلت ہے ذات سیدہؑ کائنات اصل سخاوت ہے شفاعت فضیلت سے ذات سیدہ کائنات اصل شفاعت ہے سیادت فضیلت ہے ذات سیدہؑ کائنات اصل سیادت ہے علم فضیلت ہے ذات سیدہؑ کائنات اصل علم ہے حلم فضیلت ہے ذات سیدہ کائنات اصل حلم ہے کرامت فضیلت ہے ذات سیدہؑ کا بیان اصل کرامت رسالت فضیلت ہے ذات سیدہ کائنات قلب رسالت ہے نبوت فضیلت ہے ذات سیدہؑ کائنات اصل روح نبوت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ھی روحی یہ سیدہ میری روح ہے امامت فضیلت ہے ذات سیدہؑ کائنات اصل امامت ولایت فضیلت ہے ذات سیدہؑ کائنات اصل ولایت، خلافت فضیلت، تو ذات سیدہؑ کائنات اصل خلافت ہے غرض تمام فضائل کا مرکز محور اصل اساس ذات مخدومہ کائنات ہے۔

۵): اُم الکتاب:

حضرت سیدہ عالمیان سلام اللہ علیہا کا ایک مقام معنوی اُم الکتاب بھی ہے وَاِنَّهٗ فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ" اُم الکتاب یعنی لوح محفوظ حقیقی ذات مخدومہ صدیقہ کبریٰ سلام اللہ علیہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

سرکار عالم ربانی عارف صمدانی الحاج کریم خان کرمانی اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

لوح محفوظ مقام حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا ہے:

مقام لوح محفوظ مقام حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا ہے اور مقام قلم مقام حضرت المومنین علیہ السلام ہے اس طرح اللہ تعالی نے صدر مبارک نورانیہ حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کو ماکان ومایکون کے لئے لوح کا مرتبہ عطا فرمایا ہے اور علوم اولین وآخرین کو آپ کے صدر ہمایونی پر نقش فرمادیا ہے چنانچہ اسی کے متعلق ارشاد رب العزت ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْن۔ سورۃ مبارکہ القلم امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "ن" سے مراد آنحضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قلم سے مراد حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور وَمَا يَسْطُرُوْن سے مقام علوم حضرت فاطمہ زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا مراد ہیں اس طرح تمام چشمہ ہائے علوم ماکان ومایکون حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی وساطت سے جاری ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: ارشاد العوام، ص ۱۵۸ مطبوعہ، ایران۔

جاننا چاہیے کہ آنحضرتؐ صورت عنصر اعظم اور ام الامکان ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہ صورت عقل کل اور قلم اعلی ہیں اس عالم کا اور فاطمہؑ صورت نفس کلیہ ہیں اور وہی لوح محفوظ ہیں اور حسنؑ صورت عرش ہیں اور حسینؑ صورت کرسی اور کل آئمہ اثنا عشر صورت دوازدہ بروج افلاک عالم امکان اور امام مہدیؑ صورت العالم ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: الصراط السوی، ص ۲۲۸ مطبوعہ لاہور۔

Presented by Ziaraat.Com

۶): بضعۃ النبی:

نبی کا حصہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ منی وانا من فاطمہ

ملاحظہ فرمائیں: مناقب ابن شہر آشوب جلد سوم، ص ۳۶۷۔

خصائص فاطمیہ، ص ۱۶۹۔

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا مجھ سے ہے میں فاطمہؑ سے ہوں آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام اعلی کا اگر عرفان ہو جائے تو پھر مقام سیدہؑ بھی سمجھ آ جائے گا۔ ذات آنحضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذات مخدومہ کائنات کو سمجھا جائے۔

ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین ذات مطلق ہے۔

امام اہل سنت امام جلوئیؒ فرماتے ہیں:

علم رسول عین علم حق اور ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین ذات مطلق ہے:

جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں اور آیات قرانی مثلاً اول: وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ (دوم) اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ نك

حدیث قدسی: مانند الا نسان سری وانا سره وان الله خلق آدم علی صورة۔

اور حدیث نبویؐ:

انا احمد بلا میم وانا عرب بلا عین کا یہی معنی ہے اور

خواجہ معین الدین چشتیؒ اپنے مکتوب میں اسی صورت معنی کے متعلق فرماتے ہیں:

میں احمد ہوں میم کے بغیر اور عرب ہوں عین کے بغیر (لفظ احمد سے اگر میم نکال دیں

Presented by Ziaraat.Com

تو احد بنتا ہے اور عرب سے عین الگ کریں تو رب بنتا ہے) کہ عمر بن خطاب پر سید بس ذات خاص چہ باشد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود، انا احمد بلا میم، حضرت عمر بن خطاب نے سوال کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی ذات اقدس کا خاصہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: میں احمد ہوں میم کے بغیر۔

قال شیخ العطارؒ:

قل ھو اللہ احد وصف احمد دادر
وزمیانش ولکن میم بر ار

نور الایمان فی علم العرفان، ص ۱۴۳۔

حضرت پیر مولانا غلام محمد صاحب جلوائی، مطبوعہ لاہور۔

انا احمد بے میم حدیث جو نہ مانے جان خبیث
ذات محمد ذات خدا از ہم ہر گز نہیں جدا
ایک ہی نور ایک ہی ذات
ایک ہی اسماء ایک ہی صفات

ملاحظہ فرمائیں: رمز الواحدۃ، ص ۶۷، امام جلوائیؒ

عشاق خبردار کہ در دنیا و عقبیٰ ماعین خداھم
ھم حاضرھم ناظرھم بیناء شنواء نزدیک شماء ائیم
ھم حضرت احدیت ھم وحدت کثرت
ھم برزخ جامع ھم صورت ھم معنی
وھم مخفی و پیداھم عین بقاائیم

ملاحظہ فرمائیں: دیوان عشق، ص ۱۲۱ امام جلوائی، ۱۳۸۱ھ

Presented by Ziaraat.Com

خلاصہ بحث:

جو میم کے بغیر احمد ہے (یعنی احد) عین کے بغیر عرب (رب) وہ فرماتے ہیں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا مجھ سے اور میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوں جو "ع" کے بغیر عرب ہے (یعنی رب ہے) وہ فرماتا ہے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا مجھ سے اور میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوں یہ مقام احدیت بھی ہے اور ربوبیت بھی اور انہی ذوات مقدسہ کے لیے۔

سلطان العارفین سلطان باھو فرماتے ہیں:

واذاتم الفقر فھو اللہ

یہ مقام صرف ہفت سلطان الفقراء کو حاصل ہے، سلطان الفقراء کی شان بیان کرتے ہوئے، باھو سلطان فرماتے ہیں کہ وہ ھا ھویت حق کے حریم جلال و جمال کے معتکف ذات مطلق کے مشاہدہ میں مستغرق معبود حق سے شہود و مشہود کی عین عنایت سے مشرف، سبحانی ما اعظم شانی کے مایہ ناز پنگھوڑے جھولنے والے صدر نشین مقام عزت معرفت و وحدت مطلق کا تاج پہنے ہوئے، تصفیہ و تزکیہ میں، انت انا و انا انت کی چادر اوڑھے ہوئے۔

ہفت ارواح فقراء، فنا فی اللہ، بقا باللہ، محو خیال ذات ہمہ مغز بے پوست آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال قبل سحر جمال میں مستغرق شجر مراۃ الیقین پر پیدا ہوئے، انہوں نے ازل سے ابد تک بجز ذات حق کسی کو نہیں دیکھا اور ماسوی اللہ کسی کو نہیں سنا انہیں حریم کبریا کے سمندر میں دائمی وصال لازوال حاصل ہے گاہ قطرہ بحر میں گاہ قطرہ میں ان کی مثال ہے۔ ان کا مقام حریم ذات کبریاء ہے وہ حق سے ماسوی الحق کوئی چیز طلب نہیں کرتے کمینی دنیا اور اُخروی نعمتوں حور و قصور اور بہشت کو ایک نظر بھی نہیں

Presented by Ziaraat.Com

دیکھتے۔

واذاتم الفقر فهوالله

اُن کا مقام ہے، جس طرح لوہا آگ میں سرخ ہو جائے تو اسے آگ بھی کہہ سکتے ہیں اور لوہا بھی اسی طرح عارف باللہ اُن کو فنا فی ھو کے مقام پر دیکھ کر خدا کہہ دے تو بھی جائز ہے اور اگر بندہ خدا کہہ دے تو بھی روا ہے۔

ان کا کلام حضوری معرفت اور قرب خدا کا کلام ہے

آنچه می گویم نه گویم از هوا

درحضوری معرفت قرب از خدا

(گنج الاسرار ۸۲)

حضرت سلطان باھوؒ نے فرمان معصومؑ کی وضاحت کی ہے:

(۱) انت اناوانا انت

حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: لنا مع حالات نحن فیهاهو فیهانحن ونحن نحن وهوهو

ہمارے اللہ کے ساتھ ایسے حالات و مقامات ہیں جن میں وہ ہم ہوتا ہے اور ہم وہ ہوتے ہیں مگر وہ وہ رہتا ہے اور ہم ہم رہتے ہیں۔ (پرواز در ملکوت)

حضرت امام حسین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

جمعرات کے دن کی دعا میں پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں۔

والخالق مطیع لك خاشع من خوفك لایری فیه نورالانورك ولایسمع فیه صوت الا صوتك ؛یعنی تمام مخلوق تیری مطیع ہے اور تمہارے ڈر سے خاشع ہیں

Presented by Ziaraat.Com

اور مخلوق میں کوئی نور قابل دید نہیں ہے مگر تیرا نور دیکھا جا سکتا ہے اور کوئی آواز بغیر تیری آواز کے مخلوق میں سنائی نہیں دیتی ہے۔

بجز ذات حق کسی کو نہیں دیکھا اور
ماسوی اللہ کسی کو نہیں سنا

۷): حجاب اللہ الکبریٰ:

اللہ کا سب سے بڑا حجاب (سب سے بڑا پردہ)۔

حجاب کا معنی: لغت میں حجاب کئی معنی میں آیا ہے۔

حجاب الشمس:

طلوع آفتاب کے وقت جو گول روشنی کا دائرہ سب سے پہلے ظاہر ہوتا ہے اس کو حجاب الشمس کہتے ہیں یعنی شعاع آفتاب حجاب اللہ کا معنی یہ ہوا کہ ذات پروردگار کی شعاع سورج کی پہچان سورج کی معرفت اس کی شعاع سے ہوئی اللہ کی معرفت حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے ہوئی اس سے فرماتے ہیں: بنا عرف الله لو لا نحن ماعرف الله ،معرفت خداوندی ہم سے ہوئی ہم نے کرائی اور ہم نہ ہوتے پروردگار عالم کی معرفت نہ ہوتی اور خود ذات باری تعالیٰ نے فرمایا کنت کنزا مخفی فاحببت ان عرف فخلقتك ،میں پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میری پہچان ہو تو میں نے تجھے اے حبیب اپنی معرفت کے لیے خلق فرمایا:

☆☆☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

وہ عیاں نہیں حجاب اولیاء میں پنہاں تھے:

عارف بصیر فرماتے ہیں:

محجوب عن قلوب الاولیاء بظھورسنائه یظھرفی مرائی الخلفاء۔

ملاحظہ فرمائیں: مصباح الھدایہ، ص ۱۷، خطبہ

ذات پروردگار قلوب اولیاء میں محجوب پردہ نشین ہے اور اس لیے اپنا ظہور خلفاء کے وجود سے ظہور فرمایا ہے۔ حجاب اللہ الکبریٰ مقام سیدہ کائنات پردہ حجاب اکبر الٰہی ہے جہاں سے ذات توحید کا ظہور ہوتا ہے یہ مراۃ الٰہیہ ہے جہاں صفات خدا کا صدور ہوتا ہے۔

(۸) برزخ کبریٰ بین النبوۃ والولایۃ:

نبوت امامت کے درمیان برزخ کبریٰ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ یہ بحر ولایت و امامت اور بحر رسالت و نبوت کے درمیان برزخ کبریٰ دونوں بحور پر یکساں اختیار و تصرف ہے اس لئے زیارت میں وارد ہے۔ ارخیت دونھاحجاب النبوۃ مخدومہ کبریٰ سلام اللہ علیہا جس نے حجابات نبوت کو الٹ دیا مخدومہ کبریٰ حجابات اٹھتی گئی اور انبیاء کی نبوت پر مہر لگتی گئی کوئی صفی اللہ اور کوئی نجی اللہ کوئی خلیل اللہ کوئی ذبیح اللہ کوئی کلیم اللہ سب فیضان الٰہی ان سے ہے اگر ان کی معرفت نہ ہوتی تو کسی کو فیض الٰہی سے کچھ نہ ملتا معصوم فرماتے ہیں: ھی صدیقه الکبریٰ وعلی معرفتھادارت القرون الاولیٰ مخدومہ کائنات صدیقہ الکبریٰ کی معرفت امم سابقہ پر واجب تھی شہزادی کونین کی معرفت کے بغیر نہ کوئی عقیدہ قبول ہے نہ عمل قبول ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

جمیع کائنات پر ملیکۃ الکائنات کی معرفت واجب تھی یعنی حجاب اللہ الکبریٰ کی ولایت کا انبیاء ماسبق نے اقرار کیا خداوند کریم نے ان کو مقام نبوت رسالت پر فائز فرمایا ارخیت دونھا حجاب النبوۃ پھر مخدومہ کبریٰ نے نبوت کے پردے گرادیئے باب نبوت حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین پر بند ہوگیا ہے۔

وسللت منھا انوار الائمۃ مخدومہ کونین نے سلسلہ امامت کبریٰ سلسلہ نور امامت جاری فرمایا امیر المومنین علی علیہ السلام ابوالائمہ ہیں حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے امام صاحب الزمان علیہم سلام تک سلسلہ امامت کا اجراء فرمایا: جس طرح امم سابقہ پر معرفت واجب تھی اور ہے اسی طرح حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امامت کبریٰ کی مسند ملکوتی پر فائز آئمہ ہدیٰ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے لے کر خاتم الآئمہ صاحب الزمان علیہ السلام تک تمام اوصیاء پر مخدومہ کبریٰ کی اطاعت واجب ہے اس لیے حضرت نے فرمایا کہ ہم تمہارے اوپر حجت ہیں اور ہماری جدہ طاھرہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہم پر حجت ہیں۔

حضرت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف فرماتے ہیں:

ولی اسوۃ امی فاطمۃ

ہمارے لیے اسوۃ ہماری ماں فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ہے۔

(۹): عین الحیاۃ:

چشمہ آب حیات حضرت سیدہ کائنات صلوٰۃ اللہ علیہا، چشمہ آب حیات ہیں جو ان کی ولایت کلیہ سے جو جام نوش کرلے وہ حیات ابدی حاصل کرتا ہے جیسا کہ حضرت

Presented by Ziaraat.Com

خضر علیہ السلام نے ان کے بحر زخار سے صرف ایک قطرہ پیا ہے اور آج تک زندہ وجاوید اور صاحب تصرف ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام نے آب حیات پیا ہے:

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت خضرؑ نے آب حیات نوش کیا، وہ اسرافیل کے صور پھونکنے تک زندہ رہیں گے وہ ہمارے پاس آتے ہیں ہمیں سلام کرتے ہیں ہم ان کی آواز سنتے ہیں خداوند عالم نے ان میں طاقت وصلاحیت دی ہے کہ وہ ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں جس جگہ ان کا نام لیا جائے اور نام لینے والے کو سلام کہتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: حیاۃ القلوب جلد اول، ص ۲۰۸ مطبوعہ ایران۔

تاریخ اسلام جلد اول، ص ۴۰۶۔

چشمہ آب حیات:

خداوند عالم نے تمام کائنات پر اور انسان کامل پر نظر ڈالی اور فرمایا: لولاک لماخلقت الافلاک: ونیز فرمایا وماارسلنک الا رحمۃ للعالمین، یہ اشارہ اس چشمہ حیات کی طرف ہے جس کے متعلق ارشاد ہے کہ: عین الحیواۃ ھوباطن اسم الحی الذی من تحقق بہ شرب من ما عین الحیوۃ الذی شربہ لایموت ابدآبکونہ حیالحیواۃ الحی حتی فی العالم لم سبحی بحیوۃ ھذا الانسان لکون حیوتہ الحق والیٰ ما ھذاالعین ۔یعنی چشمہ حیات اسم حی کا باطن ہے وہ حی کہ جس نے اس کی تحقیق کی اور چشمہ حیات سے وہ پانی پیا جس کو کوئی پی لے تو پھر اس کے لئے موت نہیں اور وہ حیات حی کے ساتھ زندہ رہے گا ہر حی دنیا میں حیات انسانی کے ساتھ زندہ نہیں رہتا مگر اس کی حیات حق کی حیات ہونے کی وجہ اور اس چشمہ کے پانی کی وجہ سے اسی کا ذکر خداوند عالم نے بالفاظ: مِنَ الْمَآءِ

کُلَّ شَیءٍ حَی فرمایا ہے۔

ونیز ارشاد باری ہوتا ہے: وَّکَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ :یعنی اس کا عرش پانی پر تھا اس قول باری کی طرف ہے کہ: عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا :یعنی وہ چشمہ جس سے بندگان خدا پیتے ہیں اور اس کو جاری کرتے ہیں یہی چشمہ کافوری اور حوض کوثر کہلاتا ہے جس کے متعلق خداوند عالم فرماتا ہے کہ: اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُهَا کَافُوْرًا یعنی بے شک ابرار اس کاسے پیتے ہیں جس میں کافور کی آمیزش ہے اور اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ،یعنی ہم نے تم کو کوثر عطا کیا حضرت خضر کی نسبت اسی کی طرف ہے کہ انہوں نے اس میں سے ایک قطرہ نوش کیا تھا۔ یہی چشمہ درحقیقت چشمہ ولایت اور منبع نبوت حقیقی ہے جس کے متعلق حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ان للہ شرابا لاولیائہ اذا شربوا سکروا اذا سکروا طربوا واذا طربوا طابوا واذا طابوا ذابوا وازاذابوا اخلصوا، واذا خلصوا طلبوا واذا طلبوا وجدوا، واذا وجدوا وصلوا، واذا وصلوا اتصلوا، واذا تصلوا لا فرق بینهم وبین حبیبهم۔

ترجمہ: تحقیق کہ اللہ کے پاس اس کے اولیاء کے لیے ایک شراب ہے جب وہ اسے پیتے ہیں سکر میں آتے ہیں جب سکر میں آتے ہیں ان میں کیفیت طرب پیدا ہوتی ہے اور جب وہ مطروب ہوتے ہیں طائب یعنی منزہ ہو جاتے ہیں اور جب منزہ ہوتے ہیں تو پگھل جاتے ہیں۔ یعنی فنا ہو جاتے ہیں جب وہ فنا ہو جاتے ہیں طلب کرتے ہیں اور جب اس کو طلب کرتے ہیں تو پا لیتے ہیں جب اسے پا لیتے ہیں تو اس کے قریب ہو جاتے ہیں اور جب اس سے قریب ہوتے ہیں تو اس سے متصل ہو جاتے ہیں اور جب

Presented by Ziaraat.Com

اس سے متصل ہو جاتے ہیں تو ان کے اور ان کے حبیب کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔

ملاحظہ فرمائیں: کلمات مکنونہ، ص ۷۷، بحر المعارف م ۳۲۴۔

حیاۃ المعصومین، ص ۴۰/۴۱۔

۱۰): حجت اللہ الکبریٰ:

پروردگار عالم کی سب سے بڑی حجت حضرت سیدہؑ ہیں حضرت مخدومہ عالمیان درحقیقت حجت علی الحجج ہیں۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد:

نحن حجج الله على خلقه وجدتنافاطمه حجة الله علينا. تفسیر اطیب البیان جلد سوم، ص ۲۲۶۔ مطبوعہ نجف اشرف

اسرار فاطمیہ، ص ۹۹۔ مطبوعہ ایران۔

ہم آئمہ اہل بیتؑ تمام مخلوقات پر حجت (حاکم) ہیں اور ہماری جدہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ہم پر حجت حاکم ہیں۔

آیت اللہ آقائی فاضل فراتی مدظلہ فرماتے ہیں:

۱۔ یہ وہ روایت ہے جس کے مطابق فاطمہ زہراؑ سوائے رسول اسلام اور امیر المومنینؑ کے تمام انبیاء و آئمہ سے افضل ہیں کہ حدیث قدسی ہے۔ لو لم اخلق عليا لماكان لفاطمه ابتك كفو على وجه الارض من آدم فمن دونه ،(اصول کافی) یعنی اگر میں نے علیؑ کو خلق نہ کیا ہوتا تو تیری بیٹی فاطمہؑ کا کفو اس روئے زمین پر کوئی نہ ہوتا نہ آدم نہ کوئی اور!

یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کفو سے کیا مراد ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

کمال مراد ہے یا ذاتی نورانیت مراد ہے دونوں احتمالات کی بناء پر وہ کمال فاطمہ الزہراءؑ میں موجود ہیں کیونکہ ایک طرف سے آپ کی طینت جنتی ہے۔ خلقت خاکی نہیں بلکہ نوری ہے اور دوسری طرف سے آپ کا کمال تام واتم نہ ہوتا تو یہ رسولؐ ہرگز نہ فرماتے اور اگر کمال تمام واتم نہ ہوتا تو حضرت حجت الارواح العالمین لہ الفداء ہرگز نہ فرماتے کہ وفی ابنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لی اسوۃ حسنہ: بحار ج ۵۳۔ص ۱۸ توقیع ۹، کہ رسولؐ کی بیٹی میرے لئے مکمل نمونہ عمل ہیں: تو حضرت حجت کلمہ تام الٰہی ہونے کے باوجود اپنی جدہ طاہرہ کے نور کی پیروی کرتے ہیں، اسی طرح امام حسن عسکریؑ کے قول کے مطابق فاطمة حجة علینا تفسیر اطیب البیان ج ۱۳۔۴۴۵ کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہم پر حجت الٰہی ہے۔

لہٰذا آئمہ ہدیٰ پر حجت الٰہی ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ آئمہ ان کے فضل وکمال اور شرف کا اعتراف فرمارہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ (امیر المومنینؑ کے سوا) تمام آئمہ پر آپ کی اطاعت واجب ہے۔

جب ہم حضرت ''امام باقر علیہ السلام'' کی اس روایت کو پڑھتے ہیں تو آپ کے کمال کے حقیقی معنی سامنے آتے ہیں چنانچہ آپؑ نے فرمایا فاطمۃ الزہراءؑ خدا کی تمام مخلوقات جن وانس انبیاء ومرسل کے لئے مفروض الطاعۃ تھیں۔

اس کے علاوہ اور بھی ایسی روایات ہیں جو ہمارے لئے آپ علیہا السلام کی افضلیت بیان کرتی ہیں مثلاً وہ اخبار جن کے مطابق اولوالعزم رسولؐ اللہ تعالیٰ سے محمدؐ وآل محمدؐ کے صدقہ میں اپنی حاجات کے بارے سوال کرتے تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ فاطمہؑ قطب آل محمدؐ ہے کیونکہ یہ وہ خلقہ ہے جو نبوت اور امامت کو ملاتا ہے۔ اس لیے مخدومہ کا لقب ''قلادۃ الوجود'' بھی ہے۔

کتب فریقین میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی توبہ اصحاب کساء کے اسماء کی

Presented by Ziaraat.Com

برکت سے قبول کی کیونکہ یہ واسطہ فیض الٰہی ہیں۔ اسی طرح سفینہ نوح علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے اور اسی طرح زکریاؑ و یحییٰؑ وغیرہ کے بارے روایت میں ہے۔

اخبار و احادیث میں ہے کہ آپ کا نور آسمانوں کی بلندیوں پر تھا اور آپ کا نام مبارک ارکان عرش اور ابواب جنت پر کندہ ہے چنانچہ روایت میں ہے کہ آنحضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب میں معراج پر گیا تو میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا پڑھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حبیب اللہ الحسن والحسین صفوۃ اللہ فاطمۃ امۃ اللہ علی با غضبھم لعنۃ اللہ۔

ملاحظہ فرمائیں: امالی طوسی ۱۹ ص ۳۶۶۔

یعنی سوائے اللہ کے کوئی لائق عبادت نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں علیؑ اللہ کے حبیب ہیں حسنؑ و حسینؑ صفوہ الٰہی ہیں فاطمہؑ کنیز خدا ہے اور جو ان سے بغض کرے گا اس پر لعنت الٰہی ہوگی۔

۱۱): صاحب مصحف:

حضرت مخدومہ کائنات کا ایک لقب صاحب المصحف ہے یہاں مصحف سے مراد مصحف فاطمہؑ ہے جس میں کل کائنات کے علوم اور علم ماکان و مایکون مذکور ہیں اس موضوع پر کئی احادیث وارد ہیں۔

(۱): ابی العلاء نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ السلام سے سنا: میرے پاس سفید جفر ہے، میں نے عرض کیا اس میں کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: داؤدؑ کی زبور، موسیٰؑ کی تورات، عیسیٰؑ کی انجیل، ابراہیمؑ کے صحیفے، حلال و حرام، مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس میں قرآن ہے اور ہم کسی شئی کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں۔ (اس میں ہر شئی کی وضاحت ہے) یہاں تک کہ اس میں ایک کوڑے، نصف کوڑے، تین کوڑے اور چار کوڑوں کی حد بھی موجود ہے بلکہ اس میں ایک خراش کی دیت

Presented by Ziaraat.Com

بھی موجود ہے۔ (پھر فرمایا) میرے پاس سرخ جفر ہے اور انہیں کیا معلوم کہ جفر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہم آپؑ پر فدا ہوں سرخ جفر میں کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اس میں ہتھیار ہیں اسے خون کے لیے کھولا جاتا ہے اور اسے صاحب سیف قتال کے لیے کھولتا ہے۔

(۲): محمد بن عبدالملک نے بیان کیا ہم ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تقریباً ساٹھ آدمی موجود تھے اور آپؑ ہمارے درمیان تھے کہ عبدالخالق بن عبدربہ، آیا اور اس نے آپؑ سے کہا میں ابراہیم بن محمد کے ساتھ تھا تو انہوں نے ذکر کیا آپؑ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپؑ کے پاس کتاب علیؑ ہے، آپؑ نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی کتاب نہیں چھوڑی اور اگر کوئی چھوڑی ہے تو وہ وہی ہے جو دو کھالوں کے درمیان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ (کتاب) میرے اس غلام کے پاس رہے کیونکہ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، (راوی کہتا ہے) پھر ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ گئے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! یہ دو کھالیں ہیں ان پر ان کی اُون بھی ہے اور ان کے بال بھی ہیں، ایک میں ہماری کتابیں ہیں اور دوسرے میں رسولؐ اللہ کے ہتھیار ہیں اور اللہ کی قسم! ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع (۷۰ ہاتھ) ہے اللہ نے جو بھی حلال و حرام پیدا کیا ہے اس کا بیان اس میں موجود ہے یہاں تک کہ اس میں خراش کی دیت بھی ہے اور اپنے ناخن سے اپنی ذراع پر خط کھینچا۔ پھر فرمایا ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے خبردار وہ قرآن نہیں ہے۔

(۳): ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو میں نے آپؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں آپؑ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں مگر یہاں آپؑ کے علاوہ کوئی اور تو نہیں جو میرا کلام سن رہا ہو، (ابوبصیر کہتے ہیں) ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے اور دوسرے گھر کے سامنے سے پردہ اٹھایا اور

Presented by Ziaraat.Com

دیکھا کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا پھر فرمایا: اے ابا محمد! پوچھو جو ضروری سمجھتے ہو، میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں شیعہ کہتے ہیں رسولؐ اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم کا ایک ایسا باب سکھایا جس سے ہزار دروازے کھلتے ہیں ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابو محمد! اللہ کی قسم نبیؐ نے علی علیہ السلام کو علم کے ہزار باب سکھائے اور ہر باب سے ہزار باب کھلتے ہیں۔

میں نے عرض کیا اللہ کی قسم یہ وہی علم ہے آپؑ نے تھوڑی دیر زمین کریدی پھر فرمایا یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں، پھر فرمایا: اے ابو محمد ہمارے پاس جامعہ ہے اور انہیں کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ جامعہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع (۷۰ ہاتھ) ہے جو نبیؐ کی ذراع سے ہے جسے آپؑ نے خود لکھوایا اور جسے علی علیہ السلام نے دائیں ہاتھ سے لکھا ہے اس میں ہر حلال وحرام کا ذکر موجود ہے اور وہ سب کچھ ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی پھر (امامؑ نے) اپنا ہاتھ مجھے مارا اور فرمایا اے ابو محمد، کیا تم مجھے اس کی اجازت دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں مولا میں آپؑ ہی کا (غلام) ہوں جو چاہے کیجئے۔ پس آپؑ نے اپنا ہاتھ مجھے مارا اور فرمایا: یہاں تک کہ اس کی دیت بھی بشرطیکہ وہ غضبناک ہو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں اللہ کی قسم یہ وہی علم ہے آپؑ نے فرمایا: بے شک علم ہے مگر وہ علم نہیں جو تم سمجھتے ہو پھر تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہمارے پاس جفر ہے اور انہیں کیا معلوم جفر کیا ہے۔ وہ بکری کی کھال ہے یا اونٹ کی کھال ہے، میں نے کہا جفر کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ایک سرخ برتن ہے یا سرخ کھال ہے جس میں انبیاءؑ واوصیاءؑ کا علم ہے اور ان علماء کا علم ہے جو بنی اسرائیل میں سے پہلے گزر گئے۔ میں نے عرض کیا یہ وہی علم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بیشک یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں جو تم سمجھتے ہو پھر تھوڑی دیر خاموش رہے

Presented by Ziaraat.Com

پھر ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہے اور انہیں کیا معلوم مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہے۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہے؟ فرمایا: مصحف میں جو کچھ ہے وہ قرآن کی تفسیر ہے جو تین گنا زیادہ ہے اللہ کی قسم ہے یہ تو ایسی چیز ہے جسے اللہ نے فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھوایا اور آپؑ کی طرف وحی کیا، میں نے عرض کیا اللہ کی قسم یہ وہی علم ہے آپ نے فرمایا: بے شک یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں پھر آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا ہمارے پاس اس کا بھی علم ہے جو گزر گیا اور اس کا بھی علم ہے جو قیامت تک ہونے والا ہے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں اللہ کی قسم! یہ وہی علم ہے آپؑ نے فرمایا: بے شک یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر وہ علم کیا ہے آپؑ نے فرمایا: جو قیامت تک دن اور رات میں امر کے بعد امر میں اور شئی کے بعد شئی میں ظہور کرتا رہے گا۔

(۴): رفید مولیٰ ابن ھبیرہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اہل السواد میں علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر چلیں گے۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں اے رفید بے شک علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل سواد لوگوں میں اس طرح چلے جس طرح جفر ابیض (سفید جفر) میں ہے اور قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرب میں اُس طرح چلیں گے جس طرح جفر احمر (سرخ جفر) میں ہے۔ میں نے آپؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں جفر احمر (سرخ جفر) کسے کہتے ہیں، آپؑ نے اپنی انگلی اپنے گلے پر پھیری اور فرمایا: اسے کہتے ہیں یعنی ذبح کرنا پھر فرمایا اے رفید بے شک کل اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک نجیب ہے جو ان پر گواہ ہے اور اپنے جیسے دوسروں کا شافع ہے۔

(۵): علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا

Presented by Ziaraat.Com

ہوا تھا اور آپؑ کے پہلو میں محمد بن عبداللہ بن علی بیٹھے ہوئے تھے اور مجلس میں عبدالملک بن اعین اور محمد طیار اور شہاب بن عبدربہ بھی تھے پس ہمارے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں عبداللہ بن حسن کہتا ہے جو امر ہمارے لیے نہیں وہ امر ہمارے غیر کے لیے بھی نہیں، ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ کلام کے بعد فرمایا کیا تمہیں عبداللہ پر تعجب نہیں ہوتا جو کہتا ہے کہ معاذ اللہ ہمارے جد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام امام نہیں تھے اور کہتا ہے ہمارے پاس کوئی نہیں ہے۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم اس نے سچ کہا کیونکہ اس کے پاس کوئی علم نہیں پھر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: لیکن اللہ کی قسم ہمارے پاس رسولؐ اللہ کے ہتھیار ہیں آپؐ کی تلوار اور درع ہے اور اللہ کی قسم ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے جسے نبیؐ نے لکھوایا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نے لکھا ہے، پھر فرمایا اللہ کی قسم ہمارے پاس جفر ہے اور انہیں کیا معلوم جفر کیا ہے؟ وہ بکری یا اونٹ کی کھال ہے؟ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: خوش ہو جاؤ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم قیامت کے دن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن پکڑے ہوئے آؤ اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نبیؐ کا دامن پکڑے ہوں۔

(۶): ابی عبیدہ نے بیان کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمارے ساتھیوں میں سے کسی نے پوچھا جفر کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ بیل کی بوسیدہ کھال ہے مگر علم سے بھری ہوئی اُس نے کہا جامعہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ صحیفہ ہے جو چوڑائی میں ستر ذراع لمبا ہے دو کوہانوں والے اونٹ کی ران کی طرح اس میں ہر وہ چیز موجود ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہے اور ہر قسم کا حکم اس میں موجود ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔ اُس نے کہا: مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کیا ہے؟ آپؑ کافی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: تم جس سے چاہتے ہو بحث کرتے ہو اور جس سے نہیں چاہتے نہیں کرتے، حضرت فاطمہؑ نبیؐ کے بعد 75 دن زندہ رہیں آپؑ کو اپنے بابا کی وفات کا

Presented by Ziaraat.Com

بہت دکھ پہنچا تھا جبرائیل آپؑ کو تسلی دیتے تھے اور انہیں خوش رکھتے اور آپؑ کے بابا کا مرتبہ اور مقام بتاتے آپؑ کے بعد آپؑ کی ذریت کے ساتھ جو واقعات رونما ہونے والے تھے وہ بتاتے اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سب لکھتے رہتے پس یہی مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔

(۷) بکر بن کرب الصیرفی نے بیان کیا میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم ہمارے پاس وہ کچھ ہے جس سے ہم کسی کے محتاج نہیں بلکہ تمام لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو رسولؐ اللہ نے لکھوائی اور اسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نے لکھا اس میں ہر حلال وحرام کتاب موجود ہے تم ہمارے پاس آتے ہو اور ہم سے سوال کرتے ہو پس ہم اُسے پہچانتے ہیں جو ہمارے حکم کو اپناتا ہے اور اُسے بھی پہچانتے ہیں جو ہمارے حکم کو ترک کر دیتا ہے۔

(۸): عنبسہ بن مصعب نے بیان کیا کہ ہم ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھے پس آپؑ کی بعض لوگوں نے تعریف کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپؑ کے دشمن کو ذلیل کرے چاہے وہ جنوں سے ہو یا انسانوں سے ہو (راوی کہتا ہے) ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم اور ہمارے دشمن بہت تھے بتحقیق ہم نے شام کی پس ہمارے اقرباء اور ہم سے محبت کی نسبت رکھنے والوں نے ہمارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں کی یہاں تک کہ وہ جفر میں ہم پر جھوٹ بولتے ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا مولا فرمائیں جفر کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ بکری اور بھیڑ کی کھال جس کا ایک پہلو دوسرے سے جڑا ہوا ہے اس میں نبیؐ کے ہتھیار کتابیں اور مصحف ہے۔

(۹): عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ ابی عبداللہ کے سامنے ابن حسن کے قصے کا ذکر ہوا اور ہم نے جفر کا ذکر کیا پس آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم ہمارے پاس بکری کی اور بھیڑ کی کھالیں ہیں جس پر رسولؐ اللہ کی املاء کردہ باتیں علی علیہ السلام کے ہاتھوں نے لکھیں

Presented by Ziaraat.Com

اور ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جو رسولؐ اللہ نے لکھوایا اور علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا اس میں تمام وہ چیزیں ہیں جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

(۱۰): ابوالقاسم الکوفی نے بعض اپنے ساتھیوں سے بیان کیا کہ حسن کے لڑکے نے جفر کا ذکر کیا تو لوگ کہنے لگے یہ تو کوئی شئی نہیں، جب یہ بات ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کی گئی تو آپؑ نے فرمایا: ہاں وہ دو چمڑے ہیں ایک بکری کا اور ایک بھیڑ کا یہ علم سے بھرے ہوئے ہیں ان میں ہر چیز لکھی گئی ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی

(۱۱): عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: تمہارے لیے ہلاکت ہو کیا تم جانتے ہو جفر کیا ہے وہ بکری کا چمڑا ہے جو نہ ہی بہت زیادہ چھوٹا ہے اور نہ ہی بہت زیادہ بڑا اسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا اور رسولؐ اللہ نے اپنے دہن مبارک سے لکھوایا اس میں ہر وہ شئی موجود ہے جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

(۱۲): رفید مولیٰ ابن حسیرہ نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے رفید تمہارا کیا حال ہوگا جب تم قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کو مسجد کوفہ میں اپنے خیمے لگاتے دیکھو گے پھر عرب پر ایک مثال جدید ظاہر ہوگی (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ذبح کرنا (رفید کہتے ہیں) میں نے عرض کیا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن میں کیسی سیرت اختیار کریں گے کیا وہی سیرت اختیار کریں گے جو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل السواد میں اختیار کی تھی؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں اے رفید ابوالائمہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی سیرت اختیار کی تھی جو جفر ابیض (سفید جفر) میں آپؑ کے لئے درج تھی اور وہ مہربانی اور درگزر کی سیرت تھی کیونکہ آپؑ کو معلوم تھا کہ میرے بعد شیعہ مغلوب ہو جائیں گے

Presented by Ziaraat.Com

مگر قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ سیرت اختیار کریں گے جو آپؑ کے لیے جفر احمر (سرخ جفر) میں درج ہے اور وہ ہے دشمنان دین سے جدال وقتال کرنا کیونکہ آپؑ کو معلوم ہوگا کہ میرے بعد شیعہ تا ابد مغلوب نہیں ہوں گے۔

(۱۳): محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو رسولؐ اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف چھوڑا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف چھوڑا اور بتحقیق رسولؐ اللہ ہمارے پاس ایک جلد (کھال) چھوڑ گئے جو کہ نہ اونٹ کی ہے نہ بیل کی اور نہ ہی گائے کی مگر وہ بکری کی کھال ہے، وہ تمام چیزیں اس میں موجود ہیں جس کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے حتی کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے اور فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصحف چھوڑا جو کہ قرآن نہیں تھا لیکن وہ اللہ کے کلام سے ایک کلام ہے جو اللہ نے آپؑ پر نازل کیا جسے رسولؐ اللہ نے لکھوایا اور حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا۔

(۱۴): علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا اور ہمارے ساتھیوں میں سے دیگر بھی کچھ لوگ موجود تھے تو معلی بن خنیس نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے حسن بن حسن نہیں ملا پھر طیار نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں ایک دفعہ گلیوں سے گزر رہا تھا تو مجھے محمد بن عبداللہ بن حسن ملا جو ایک گدھے پر سوار تھا اُس کے گرد زیدیہ کے کچھ لوگ تھے، پس اُس نے مجھ سے کہا اے شخص ادھر آؤ ادھر آؤ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے ہمارے قبلے کو اپنا قبلہ بنائے اور ہمارا ذبیحہ بھی کھائے تو وہ ایسا مسلمان ہے جس کا ذمہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے لیا ہے پھر چاہے وہ ٹھہرے یا کوچ کر جائے، میں نے کہا اللہ سے ڈر جاؤ یہ لوگ جو تمہارے پاس ہیں یہ تمہیں دھوکے میں ڈال دیں گے، ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طیار سے فرمایا: تم نے اسکے علاوہ کچھ نہیں کہا، انہوں نے کہا نہیں پس آپؑ

Presented by Ziaraat.Com

نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ رسولؐ اللہ نے یہ اس وقت فرمایا تھا جبکہ لوگ اطاعت پر قائم تھے۔

جب آپ کی وفات ہوگئی تو اختلاف پڑ گیا اور یہ بات قطع ہوگئی، محمد بن عبداللہ بن علی نے کہا عبداللہ بن الحسن پر تعجب ہے کہ وہ مزاح کرتا ہے اور کہتا ہے کیا یہ بات تمہاری جفر میں ہے جس کا تم دعویٰ کرتے ہو، ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جلال میں آ گئے اور فرمایا عبداللہ بن الحسن پر تعجب ہے وہ کہتا ہے کہ ہم میں کوئی امام نہیں ہے وہ سچ کہتا ہے نہ وہ امام ہے نہ اس کا باپ امام ہے۔ (پھر فرمایا) وہ کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی امام نہیں اور وہ امامت کا رد کرتا ہے جفر کے متعلق بھی اس کا یہی کہنا ہے (پھر آپؑ نے فرمایا) وہ (یعنی جفر) تو بس اور بس ذبح شدہ بیل کی کھال ہے۔

جس طرح ایک تھیلا ہوتا ہے جس میں کتب ہیں اور اس میں حلال و حرام کا وہ علم ہے جس کی لوگوں کو قیامت تک احتیاج رہے گی یہ اللہ کے رسولؐ کا لکھوایا ہوا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس میں مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے اور اس میں قرآن کی کوئی آیت نہیں ہے، (یہ خدا کا ہی کلام ہے مگر قرآن کے علاوہ ہے) میرے پاس نبیؐ کی مہر ہے آپؐ کی درع اور علم ہے اور میرے پاس جفر ہے انکار کرنے والوں کی چاہت کے خلاف۔

(۱۵): سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جفر میں جس کا وہ ذکر کرتے ہیں وہ چیز ہے جو انہیں پریشان کر دیتی ہے کیونکہ وہ حق کہتے حالانکہ سارا حق اسی میں ہے اگر وہ سچے ہیں تو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلے اور فرائض لے آئیں اور ان سے خالاؤں اور پھوپھیوں کے متعلق پوچھا جائے وہ مصحف فاطمہؑ لے آئیں۔ اس (جفر) میں فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کی وصیت بھی ہے اور اسکے ساتھ رسولؐ اللہ کے ہتھیار بھی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اگر تم سچے ہو تو میرے پاس اس سے پہلے کی

Presented by Ziaraat.Com

کوئی کتاب یا کسی علم کا بقیہ لے آؤ۔

(۱۶): حماد بن عثمان نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ۱۲۸ھ میں زنادقہ ظاہر ہو جائیں گے کیونکہ میں نے یہ بات مصحف فاطمہؑ میں دیکھی ہے (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبیؐ کو اپنے پاس بلا لیا تو حضرت فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کو اتنا غم اور دکھ پہنچا کہ اسے صرف اللہ ہی جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جو انہیں تسلی دینے لگا اور ان کا غم دور کرنے لگا اور ان سے باتیں کرنے لگا جب یہ بات حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے آئی تو آپؑ نے حضرت فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: جب تمہیں اس کا احساس ہو اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتا دینا جب آپؑ نے انہیں بتایا تو وہ لکھنے لگے اور جو کچھ سنا لکھ دیا یہاں تک کہ ایک مصحف لکھ دیا پھر آپؑ نے فرمایا: خبردار اس میں صرف حلال و حرام ہی نہیں بلکہ ماکان و مایکون کا علم بھی ہے۔

(۱۷): علی بن حسن نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: عبداللہ بن الحسن کہتا ہے کہ اُس کے پاس وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس علم ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم عبداللہ بن حسن نے سچ کہا اس کے پاس وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس علم ہے لیکن اللہ کی قسم ہمارے پاس جامعہ ہے اس میں حلال و حرام ہیں اور ہمارے پاس جفر ہے کیا عبداللہ بن الحسن کو معلوم ہے جفر کیا ہے؟ وہ اونٹ یا بکری کی کھال ہے اور ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے اللہ کی قسم تمہارے اس قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں لیکن وہ رسولؐ اللہ کا لکھوایا ہوا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا ہے۔ پھر فرمایا جب ہر طرف سے لوگ پوچھنے آئیں گے تو عبداللہ اس وقت کیا کرے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

(۱۸): نعیم بن قابوس نے بیان کیا کہ مجھے ابوالحسن (امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا: علی علیہ السلام میرا بڑا بیٹا ہے وہ میری بات کو سنتا ہے اور میرا حکم مانتا ہے وہ کتاب الجفر میرے ساتھ پڑھتا ہے اور اسے صرف نبیؑ یا وصی ہی دیکھ سکتا ہے۔

(۱۹): عثمان بن زیاد نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تو آپؑ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا آپؑ نے اپنا ہاتھ اپنی انگلی کے ساتھ میری ہتھیلی کی پشت پر مارا پھر فرمایا: ہمارے نزدیک اس کی اور اس سے زیادہ یا کم کی دیت بھی ہے۔ ابو حمزہ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام میں اس قرآن میں سے کچھ بھی نہیں یہ وہ چیز ہے جو آپؑ پر آپؑ کے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد نازل ہوئی عبداللہ بن سنان نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس رسولؐ اللہ کی طرف سے ایک صحیفہ ہے جس پر آپؐ کی مہر ہے اس میں ساتھ قبیلوں کا ذکر ہے جو باطل قسم کے لوگ ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ان میں کچھ امیر اور کچھ تنگ دست ہیں پھر فرمایا: اے امیروں اور تنگ دستوں کی جماعت مجھ پر اپنی شر انگیزیاں ظاہر کرو تا کہ میں مقام محمود پر یہ گواہی دے سکوں کہ نہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو نہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور فرمایا: البتہ ضرور میں امیر قبیلے کو ایسے جکڑوں گا کہ اس سے تنگ دست قبیلہ مضطرب ہو جائے گا۔

(۲۰): ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: محمد بن حنفیہ حسن بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے میری وراثت ادا کریں جو میرے والد کی طرف سے مجھے ملی ہے حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے والد صرف سات سو درھم چھوڑ کر گئے ہیں جو ان کے عطیات سے بچ گئے تھے اور وہ بھی ان لوگوں کے لیے ہیں جو میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے والد کی وصیت کے مطابق

Presented by Ziaraat.Com

انہیں دے دوں گا۔ یہ سن کر محمد بن حنفیہ کہنے لگے اچھا تو آپؑ میرے باپ کی علمی وراثت ہی مجھے دے دیں پس حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا اور ایک صحیفہ لانے کو کہا جو کہ چند انگلیوں کے برابر تھا اور محمد بن حنفیہ نے اس میں سے اپنا حصہ لے لیا۔

(۲۱): علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا تو آپؑ سے محمد بن عبداللہ بن علی نے کہا: عبداللہ بن حسن بھی عجیب ہے وہ مزاح کرتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارے جفر میں ہے جس کا تم دعویٰ کرتے ہو ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: عبداللہ کے لیے تعجب ہے وہ کہتا ہے کہ ہم میں امام صادق کوئی نہیں پھر فرمایا اُس نے سچ کہا: نہ تو وہ خود امام ہے اور نہ اس کا باپ امام تھا وہ کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی امام نہیں ہیں اور اسی طرح وہ جفر کے متعلق جھوٹ کہتا ہے۔ پھر فرمایا یقیناً جفر بیل کی کھال کا ایک تھیلا ہے جو سبز رنگ کا ہے جس میں کتابیں اور علم ہے جس کی لوگوں کو قیامت تک احتیاج ہے اس میں حلال و حرام ہیں یہ رسولؐ اللہ کی املاء کردہ اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہے جس میں اس قرآن کی ایک آیت بھی نہیں اور میرے پاس نبیؐ کی انگوٹھی، تلوار اور علم ہے اور میرے پاس ان لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود جفر ہے۔

(۲۲): ابومریم نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس جامعہ ہے (جس کی لمبائی) ستر ذراع ہے اس میں ہر چیز ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی ہے، وہ رسولؐ اللہ کا لکھوایا ہوا اور علیؑ کے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے اور ہمارے پاس جفر ہے جو ایک عکاظی چمڑا ہے اس کے ہر (حصہ) پر لکھا ہوا ہے یہاں تک کہ اس کے پایوں پر بھی لکھا ہوا ہے اس میں ما کان و ما یکون کا علم قیامت تک کیلئے درج ہے۔

(۲۳): علی بن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا

Presented by Ziaraat.Com

عبداللہ بن الحسین کہتا ہے میرے پاس بھی وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم عبداللہ نے سچ کہا اس کے پاس وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس ہے۔ مگر اللہ کی قسم ہمارے پاس جامعہ ہے جس میں حلال و حرام ہیں اور ہمارے پاس جفر ہے کیا عبداللہ کو معلوم ہے کہ جفر کیا ہے؟ پھر فرمایا: وہ اونٹ اور بکری کی کھال ہے اور ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے اللہ کی قسم اُس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے لیکن یہ نبیؐ کا لکھوایا ہوا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اسوقت عبداللہ کا کیا خیال ہوگا جب اس کے پاس ہر فن کے لوگ آئیں گے اور اُس سے سوال کریں گے کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ قیامت کے روز ہمارے دامن کو پکڑے ہوئے آؤ اور ہم اپنے نبیؐ کے دامن کو پکڑا کر آئیں اور نبیؐ اپنے رب کے دامن کو پکڑا کر آئیں علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ جفر کے متعلق فرمارہے تھے وہ چمڑے کا ایک تھیلا ہے جس میں کتابیں ہیں اور اس میں حلال و حرام سے وہ علم ہے جس کی لوگوں کو قیامت تک احتیاج رہے گی یہ رسولؐ اللہ کا لکھوایا ہوا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: بصائر الدرجات۔

۱۲): ''ا'' قلادہ الوجود: (کائیناتی کنٹرول):

جانوروں کو قابو کرنے کے لیے اُن کے گلے میں رسی یا پٹہ ڈالا جاتا ہے اس کو قلادہ کہتے ہیں۔ قلادہ الوجود یعنی کائناتی نظام کا کنٹرول حضرت سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے دست کبریائی میں ہے سورج کا طلوع و غروب ہو یا چاند ستاروں کے چمکنے کا وقت ہو یا چھپ جانے کا زمین کی گردش ہو یا نظام شمسی غرض تمام عوالم یری و مالا یری کا کلی کنٹرول حضرت سیدہ عالمیان سلام اللہ علیہا کے دست مقدس میں ہے دست ملکوتی فاطمیؑ ہی دست کبریائی ہے۔ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْک، جمیع عوالم و ملکوت دست الٰہی

Presented by Ziaraat.Com

کے قبضہ واختیار میں ہے یہی ولایت تکوینی ہے جس کا اثبات تمام علماء اعلام نے فرمایا:

''ب'' قلادہ:

جانور کے گلے میں پٹہ ڈالا جاتا ہے تاکہ بھاگ نہ جائے رسی یا قلادہ اس کی پہچان ہوتی ہے جس جانور کے گلے میں پٹہ ہوتا ہے اس سے پتہ چل جاتا ہے ہے کہ لاوارث نہیں اس کا کوئی مالک ہے لاوارث کتوں کو کوئی پسند نہیں کرتا، دیہات ہوں یا شہر لوگ لاوارث کتوں کی شکایت کرتے ہیں اور پھر بلدیہ عظمیٰ والے کتا مار مہم کا آغاز کرتے ہیں اور لاوارث کتوں کو ہلاک کر کے ٹھکانے لگا دیتے ہیں جب کہ پٹے والے بچ جاتے ہیں اس لیے کہ وہ اپنے مالک کے دروازے بیٹھے ہیں اصحاب کہف کا کتا جس کو تفاسیر اور تواریخ ''میں قطمیر'' کے نام سے یاد کیا گیا ہے اس کا ذکر ایسے ہی نہیں ہوا بلکہ پروردگار عالم حکیم مطلق کی اس میں حکمت کاملہ ہے جس میں لوگوں کو یہ بتانا مقصود ہے کہ ہم جب اپنا کرم فرماتے ہیں تو جو ہم پر ایمان کامل رکھتے ان پر اپنے الطاف کی بارش فرماتے ہیں اور اگر کوئی ان کے در پر جانور خواہ کتا ہی کیوں نہ ہو وفاداری کرے اس کو بھی اعزاز سے نوازتے ہیں جیسے اصحاب کہف کا کتا وہ جنت کا مستحق بھی ہو گیا اور محفوظ بھی۔

اصحاب کہف اہل ایمان تھے قرآن نے فرمایا ہے کہ وہ مومن تھے جب مومنین کا کتا اپنی وفاداری کے باعث اعزاز یافتہ ہو سکتا ہے تو پھر امیر المومنین علیہ السلام کا کتا بہت بڑا اعزاز حاصل کرتا ہے بس وفاداری اہل بیتؑ کا پٹہ گلے میں ہونا شرط ہے جس نے یہ پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا اس نے مرتبہ کمال حاصل کر لیا۔ جو کل ایمان کے در کا سگ بن جائے وہ قلندروں کا پیشواء ہو جاتا ہے حضرت شہباز قلندر علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

سر گروہ تمام رندانم
ولکن سگے کوئے شیر یزدانم

Presented by Ziaraat.Com

میں تمام اولیاء کا سردار مگر شیریزدان کی گلی کا کتا ہوں۔ جلیل القدر علماء اعلام اور مجتہدین کرام اپنے کو درسیدہ کا کتا کہلوانا فخر سمجھتے ہیں۔

سرکار آیت اللہ علامہ جلیل شیخ محمد باقر کجوری مازندرانی اعلی اللہ مقامہ:

نے اپنے متعلق فرمایا سگ آستان فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ملاحظہ فرمائیں: خصائص فاطمیہ، ص ۲۳۱ مطبوعہ ایران۔

سرکار آیت اللہ علامہ عبدالحلیم غزی دام ظلہ فرماتے ہیں:

الیك مولا تی یازهراء من الباسط ذراعیه بوصید باب فضلك وکبریائك یا قرة عین الرسول صلی الله علیه وآله وسلم ۔شہادت ثالثہ مقدمہ ۳ مطبوعہ ایران۔

سرکار خواجہ طوسی طیب اللہ روحہ کی لوح مزار

ثقۃ المحدثین آیت اللہ شیخ عباس قمی قدس سرہ فرماتے ہیں:

فخر الشیعة افضل الحکماء والمتکلین سلطان العلماء والمحققین خواجہ نصیر الملۃ محمد بن حسن طوسی کی ولادت باسعادت گیارہ جمادی الاولی ۵۹۷ھ طوس میں ہوئی اور بروز پیر ۱۸ ذوالحجہ ۶۷۲ھ کاظمین شریفین عراق میں جام وصال نوش فرمایا:

آپ کی لوح مزار پر لکھا ہے

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْد

ملاحظہ فرمائیں: فوائد رضویہ، ص ۶۰۴ مطبوعہ ایران۔

۱۳): لیلۃ القدر:

پروردگار عالم نے قرآن کریم میں لیلۃ القدر کہہ کر حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کے

Presented by Ziaraat.Com

مقام معنوی اور مرتبہ ملکوتی کو بیان فرمایا ہے:

۱): کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْر حضرت سیدہ فاطمہ سلام لله علیها القدر فمن عرف فاطمةؑ حق معرفتها اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْر: جو شخص فاطمہ سلام اللہ علیہا کی معرفت نورانی حاصل کرے گا وہی شب قدر کو پائے گا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ تم نہیں جانتے لیلۃ القدر کیا ہے یعنی حقیقی مقام اقدس سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کا علم کسی کو ہے ہی نہیں لیلۃ القدر تو ہزار ہزار مہینوں سے افضل یعنی سیدہ عالمیان ہزار ہزار مومنوں سے افضل ہیں وہی (اُم المومنین کیونکہ یہ اُم المومنینؑ کی معنوی منزلت رکھتی ہیں (اُم المومنین یعنی اہل ایمان کی اصل واساس ہیں)۔

اُم المومنین کا باطنی معنی:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مخدومہ کائنات کے متعلق فرمایا: ھی اُم المومنین کہ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا اُم المومنین ہیں ممکن ہے بعض جہال وضلال قشری مزاج طبائع پر یہ فرمان ذیشان گراں گذرے اور وہ بے سوچے سمجھے شور شرابا جاہلوں کا طوفان بدتمیزی مچادیں لہٰذا ھی اُم المومنین کی تفسیر باطنی کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

اولاً:

اُم کا لفظ صرف ماں کے معنی میں نہیں آتا بلکہ یہ اصل اور مرکز اور محور کے معانی میں بھی آیا ہے جیسا کہ اُم ابیھا کی شرح میں ہم بیان کرچکے ہیں کہ لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْهِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔

Presented by Ziaraat.Com

بستیوں اور شہروں کی ماں نہیں ہوتی یہاں اُم القریٰ کا معنی ہے شہروں کا مرکز اسی طرح حدیث وارد ھی اُم المومنین سیدہ سلام اللہ علیھا اُم المومنین یعنی تمام مومنین کا مرکز ومحور ہیں جب تک ولایت سیدہ کا اقرار نہیں ہوگا ایمان قبول نہیں مخدومہ کی ولایت منشودت روح ایمان ہے لہٰذا یہاں اُم المومنین سے مراد یہ ہے اھل ایمان کی اصل اساس اور مرکز وروح حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا ہیں جس پر ایمان لانا شرط ہے یہی اصل دین ہیں۔

ثانیاً:

حضرت قرآن ناطق امام جعفر صادق علیہ صلوٰۃ والسلام آیت ولایت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ. کی تفسیر فرماتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا: یعنی علیاً واولادہ الائمہ الی یوم القیامہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا، اور ایمان والے یعنی حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور ان کی اولاد سے آئمہ ہدیٰ جو قیامت تک ہوں گے یہی امنوا ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: تاویل آیات الآیات فی فضائل العترۃ الطاھرہ، ص ۱۵۸ مطبوعہ ایران۔ان المراد بالذین امنوا امیر المومنین وذریتہ الطیبون۔تاویل آیات الظاھرہ، ص ۱۵۹ مطبوعہ ایران۔

امنوا سے مراد حضرت امیر المومنین اور ان کی ذریت طاھرہ ہے چونکہ آئمہ کو امنوا مومن کامل کہا گیا ہے اور حضرت سیدہ طاھرہ سلام اللہ علیہا اُم الائمہ ہیں اور آئمہ کو نفس قرآن مومنین کہا گیا ہے لہٰذا اس معنی میں مخدومہ اُم المومنین علیہ السلام ہیں یعنی حضرت حسن علیہ السلام سے حضرت قائم آل محمد علیہم السلام تک آئمہ ہدیٰ "مومنین ہیں" ان کی والدہ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا۔ اس میں فرشتے اور ارواح کا نزول ہوتا ہے روح القدس سے مراد بھی حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا ہیں۔ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ فرشتے پروردگار عالم کے اذن سے امر وسلام لے کر طلوع فجر تک نازل ہوتے ہیں یعنی قائم آل محمد علیہم السلام کے ظہور نور تک۔

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر فرات کوفی ص ۵۸۱ مطبوعہ بیروت

تفسیر البصائر جلد ۵۷، ص ۳۱۷ مطبوعہ ایران۔

"ب" حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ۔

امام مبین حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں و الیلة لمبارکه سیده فاطمه الزهراء سلام الله علیها مبارک رات سے مراد حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر البصائر جلد ۵۷، ص ۳۲۷ مطبوعہ ایران۔

لیلۃ القدر کے متعلق فرمایا: وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، تم کیا جانو کہ لیلۃ القدر کیا ہے یعنی مقام سیدہ طاہرہؑ کا عرفان حقیقی کوئی نہیں کر سکتا ہے۔ کسی کو معلوم ہی نہیں کہ مخدومہ کائنات کا مقام اصل کیا ہے اس نے فرمایا:

نحن سر الله ۔ ہم اللہ کا راز ہیں ذات احدیت کے راز کو وہ خود ہی جانتا ہے یہ وہ مقام ہے جہاں طائر عقل انسانی کے پر جل جاتے ہیں صاحبان فہم و فراست سرگرداں ہو جاتے ہیں مگر مقام ملیکۃ الکائنات تک کسی کی رسائی نہیں۔

تفسیر باطنی:

اس سورہ مبارکہ کی تفسیر جلیل القدر اعلام کا کام ہے ہم عرفاء کرام کے بیانات و نورانی نکات کے چمنستان معرفت کی سیر کرتے ہوئے چند پھولوں کا گلدستہ قارئین گرامی قدر

Presented by Ziaraat.Com

کے اذیا دایمانی کے لیے پیش کر رہے ہیں: سورہ مبارکہ القدر میں خداوند قدوس نے حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا معنوی مرتبہ اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی عظمت وشان کو بیان فرمایا ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ.

تم لوگ کیا جانو تمہیں تو شعور ہی نہیں کہ لیلۃ القدر کیا ہے تمہیں حضرت ملکیۃ الوجود کے مقام کی معرفت بھی نہیں مخدومہ کبریٰ کا مرتبہ ملکوتی معنوی کیا ہے۔

خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ یہ لیلۃ القدر ہزار ہزار حجج الٰہی سے افضل ہے اس لیے فرماتے ہیں۔نحن حجة الله عليكم جد تنا فاطمةؑ حجت علينا۔ہم تم پر حجت ہیں اور ہماری دادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہم پر حجت ہیں۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ.

فرشتوں اور روح کا نزول اسی مخدومہ کے در پر ہوتا ہے اس لیے زیارات میں وارد ہے السلام عليكم ياأهل بيت النبوة وموضع الرساله ومختلف الملا ئكه ومهبط الوحى السلام عليكم يامعدن الرساله وموضع النبوة مختلف،الملائكه.

آپ پر سلام ہوائے معدن رسالت اور نبوت اور ملائکہ کے آمد و رفت کی جگہ یہ کا شانہ علیؑ و بتول سلام اللہ علیہا ہے جو محل نزول ملائکہ ہے جہاں فرشتے اپنی ڈیوٹیاں لینے آتے ہیں اس لیے کہ فرشتوں کو براہ راست احکامات الٰہی وصول نہیں ہوتے احکامات الٰہی کا نزول محل مشیت ایزدی اور ارادہ خداوندی یعنی قلب نورانی حضرات محمدؐ وآل محمدؐ علیہم السلام پر ہوتا ہے اور پھر اس کا نفاذ یہ ذوات متعالیہ مقدرات الٰہیہ کا اجراء فرماتے ہیں: اراده الرب فى مقاديراموره تهبط عليكم وتصدر من بيوتكم۔

پروردگار عالم کا جمیع امور کائنات کے متعلق ارادہ اے محمد وآل محمد علیہم السلام آپ کے

Presented by Ziaraat.Com

قلوب پر نازل ہوتا ہے۔ چونکہ ان کا قلب عام قلب نہیں بلکہ قلب اللہ یعنی اللہ کے دل ہیں لہٰذا ارادہ الٰہی قلب الٰہی پر نازل وظاہر ہوتا ہے۔

وتصدر من بیوتکم پھر آپ کے کاشانہ اقدس سے ارادہ پروردگار کا اجراء ونفاذ ہوتا ہے تفصیل جمیل کے لیے ہماری کتاب محل مشیت ایزدی اور ارادہ خداوندی کا نفاذ کا مطالعہ فرمائیں: یہی احکامات لینے فرشتے صبح وشام درزہراؑ پر نازل ہوتے ہیں۔

حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

انا منزل الملائکه منازلها ہم فرشتوں کو ان کی ڈیوٹیوں پر مقرر ومتعین فرماتے ہیں کہ کس فرشتے نے کیا کیا کام کرنا ہے۔

صدر الفقہاء والمجتہدین علامہ نوری طبرسی طاب ثراہ فرماتے: هیچ ملکی عملی نمی نمایند وحرکتی نمی نمایند وتصرفی نمیکند مگر باذن ایشان۔

ملاحظہ فرمائیں: کفایۃ الموحدین جلد اول، ص ۲۴۹ مطبوعہ ایران۔

کوئی فرشتہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا نہ کوئی کام کرتا ہے جب تک محمد وآل محمد علیہم السلام کا حکم ان کو نہیں ہوتا۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ فرشتے ہمیشہ درسیدہؑ پر اپنی ڈیوٹی اور احکامات لینے حاضر ہوتے ہیں هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ حتی کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظہور ہو جائے مَطْلَعِ الْفَجْرِ سے مراد ظہور امام منتظر ہے۔

(۱۴): طاهره:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

انما سمعت فاطمه بنت محمد الطاهرة لطهارتها من كل دنس وطهارتها من كل رفث ومارات قط يوماً حمرة ولا نفاساً۔

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار جلد ۴۳ ص ۱۹ حدیث ۲۰ مطبوعہ بیروت

Presented by Ziaraat.Com

عوالم العلوم والمعارف جلد ۶ ص ۳۵ مطبوعہ ایران۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں حضرت فاطمہ زہراؑ سلام اللہ علیہا طاہرہ و مطہرہ ہیں ہر نجاست و کثافت سے طاہرہ و پاکیزہ ہیں ہر رفث سے پاک ہیں اور ان کا کبھی نہ حیض دیکھا گیا اور نہ خون نفاس۔

رفث کا معنی کیا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱) اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ماہ صیام کی راتوں میں اپنی عورتوں سے مباشرت تمہارے لئے حلال ہے کہ وہ تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں۔

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ جب حج کی نیت سے احرام باندھ لے تو نہ بیوی کے ساتھ جماع اور نہ کوئی گناہ اور نہ جنگ وجدال۔

رفث کا معنی جماع ہے:

قرآن کی آیات کی روشنی میں رفث جماع و مباشرت کو کہا گیا ہے اور حضرت فاطمہ زہراؑ سلام اللہ علیہا کے متعلق حدیث میں واضح موجود ہے طهار تها من كل رفث۔ معصومہ عالیہؑ ہر ''رفث'' سے طاہرہ مطہرہ ہیں خانہ عصمت و طہارت دیگر لوگوں کی عادات و مراحل ولادت سے مافوق ہے اس حقیقت معنوی کو پروردگار نے اس طرح واضح فرمایا ہے۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ

اللہ تعالیٰ نے دو بحر جاری فرمائے جن کے درمیان حد فاصل ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے تمام شیعہ مفسرین اور اہل سنت مفسرین نے بھی لکھا ہے کہ بحرین سے مراد حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہراؑ سلام اللہ علیہا ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ سے مراد حجاب عصمت ہے حصول اولاد کے لئے نوع انسانی کے مرد اور عورت تو جماع کرتے ہیں مگر نوع لاھوتی کے افراد ان افعال حیوانیہ سے منزہ ومبرہ ہیں مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ، بحر علی وبحر فاطمی ملتے نہیں کیونکہ درمیان میں برزخ کبریٰ ہے مگر، يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ، حسنین علیہم السلام ظاہر ہوئے ہیں یہ سر الاسرار ہے جسے نہ تو سمجھا جاسکتا ہے نہ سمجھایا جاسکتا ہے اس مقام معنوی کے متعلق کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

ان امرنا سر فی سرو سر مستسر وسرہ یفید الا سرو سر علی سرو سر مقنع بسر بصائر الدرجات جز اول، ص ۲۸۔ بتحقیق ہمارا امر راز در راز ہے اور وہ راز پوشیدہ ہے اس راز کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ راز در راز ہے۔

(ب): دوسری حدیث میں فرمایا:

ان امرنا ھو الحق وحق الحق وھو الظاھر وباطن الباطن وھو السر وسر السر وسر المستسر وسر مقنع بالسر۔

ملاحظہ فرمائیں: بصائر الدرجات جز اول ص ۲۹۔

ہمارا امر حق ہے اور حق الحق ہے اور وہ ظاہر ہے اور اس کا باطن اور باطن کا باطن ہے اور وہ راز ہے اور راز در راز ہے اور وہ راز پوشیدہ اور اس راز کو کھولا نہیں گیا۔

عنقا شکار کس نشود ذدام باز گیر
کانجا ھمیشہ باد بدست است دام را

خاندان عصمتؑ وطہارت کے احوال ازدواج واولاد نوع انسانی سے مافوق ہیں: چونکہ حضرات محمدؐ وآل محمد علیہم السلام خلق اول ہیں لہٰذا وہ تمام دنیاوی معاملات میں نوع انسانی سے مافوق ہیں اس سلسلہ میں فرامین معصوم علیہ السلام زیب قرطاس کرنے

Presented by Ziaraat.Com

کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

نزهونا عن الربوبية وارفعوا عنا حظوظ البشرية يعنى الحظوظ التى تجوز عليكم فلا يقاس بنا احد من الناس۔

ملاحظہ فرمائیں: مشارق انوار الیقین، ص ۶۹ مطبوعہ بیروت لبنان۔ بحر المعارف ص ۴۰۰ مطبوعہ ایران۔ القطرہ من بحار المناقب النبی العترۃ، جلد ا ص ۸۷ مطبوعہ نجف اشرف۔ طوالع الانوار ص ۴۳ مطبوعہ ایران۔

ہمیں منزل توحید سے نیچے رکھو اور ان لوازمات بشریہ سے بلند رکھو جو تمہارے لئے ہیں اور نوع انسانی کے افراد میں کسی سے بھی ہمارا قیاس نہیں ہو سکتا۔

افادہ:

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان واجب الاذعان سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ لوازمات بشری جو نوع انسان کے لئے ہیں اہل بیتؑ عصمت وطہارت ان لوازمات وکثافات سے دور ہیں لوازمات بشریہ میں مباشرت جماع اور رحم مادر میں انعقاد نطفہ اور دیگر مراحل ہیں مگر حضرات طاہرین علیہم السلام ان تمام مراحل اور لوازمات توالد وتناسل سے مافوق ہیں۔

ماخوذ: از کتاب: ''حضرت سیدہ شہر بانو سلام اللہ علیہا''

طلوع شمس عصمت:

حضرات طاہرین علیہم السلام نوع انسانی کے لئے لوازمات اور آلایشوں سے مبراء منزا ہیں حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان واجب الاذعان کے پڑھو۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

نزهونا عن الربوبيه وارفعوا عنا حظوظ الشريته يعنى الحظوظ

Presented by Ziaraat.Com

التی تجوزبکم فلایقاس لنااحد من الناس نحن الاسراراله المودعة فی الهیاکل ابشریته والکلمته الربانیته الناطقته فی الاجسادترابیه وقولوابعدذالك مااستطعتم فان البحرلاینزف وعظمته الله لا توصف۔

ملاحظہ فرمائیں: مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین ص ۲۹، ۷۰ مطبوعہ بیروت لبنان
بحر المعارف ص ۴۵۵ مطبوعہ عراق۔

القطرہ من بحار مناقب النبی والعترۃ جلد اول مطبوعہ ایران۔

ترجمہ: ہمیں منزل توحید سے نیچے رکھو اور لوازمات بشریہ سے بلند رکھو۔ یعنی وہ لوازمات بشریہ جو تمہارے لئے جائز ہیں ہمارے لئے جائز نہیں لوگوں میں کسی ایک کے ساتھ بھی ہمارا قیاس نہیں ہوسکتا کہ ہم اسرار الٰہیہ ہیں جنہیں صورت بشری میں رکھا گیا ہے ہم کلمہ ربانیہ، ناطقہ ہیں اجساد نورانیہ وترابیہ ہیں ہمارے بارے میں جو تم کہہ سکتے ہو کہہ دو سمندر کو چلو سے خالی نہیں کیا جاسکتا اور عظمت خداوندی کی توصیف نہیں ہوسکتی۔

نحن الاسرار الالهية المودعة فی الهیاکل البشریه والکلمة الربانية الناطقة فی الاجساد الترابية وقولوا بعد ذاك مداستطعتم فان البحر لا ینزف و عظمة الله لا توصف۔

ملاحظہ فرمائیں: شرح الزیارۃ الجامعۃ: السید عبداللہ الشبر، ص ۲۰۱۔
مشارق الامان ولباب حقائق الایمان، ص ۲۳۳۔ مطبوعہ بیروت۔

پھر دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

فی الاجسادا شباح و فی الاشباح اروح وفی الارواح انوار۔

ان ذوات متعالیہ کے اجسام میں اشباح اور اشباح میں ارواح اور ارواح میں انوار ہیں:

جب ان ذوات مطہرہ کے اجساد تک کسی کی پہنچ نہیں تو اشباح اور ارواح وانوار تک

Presented by Ziaraat.Com

یعنی حقیقت اسرار پروردگار تک کیسے رسائی ممکن ہے؟۔

ملاحظہ فرمائیں: مشارق الامان ولباب حقائق الایمان، ص ۸۷ مطبوعہ بیروت۔

عارف بصیر آیت برسی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

فهم الكلمات الا لعيه فى اشباح النور آيت قلا بقاس بهم احد من ابريه۔

ملاحظہ فرمائیں: مشارق الامان، ص ۲۳۳۔

حضرت طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین:

اشباح نورانیہ میں کلمات خداوندی ہیں کائنات میں کسی کے ساتھ ان کا قیاس نہیں ہوسکتا پیدائش بشری کے مراحل اور لوازمات ان کے لئے نہیں۔

شکم مادر سے پیدا نہیں ہوتے:

سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

ياسلمان ان ميتنا اذامات لم يمت و مقتولنا لم يقتل وغائبنااذا غاب لم يغب ولا نلدولا نو لدفى البطون ولا يقاس بنااحدمن الناس

ملاحظہ فرمائیں: مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین ص ۲۲۱ مطبوعہ بیروت لبنان۔

اے سلمان، ہمارا مرنے والا مرتا نہیں (زندہ ہوتا ہے) اور ہمارا مقتول قتل نہیں ہوتا وہ شہید ہوتا ہے اور ہمارا غائب، غائب نہیں ہوتا (حاضر و ناظر ہوتا ہے) اور ہمارا کوئی بھی شکم مادر سے پیدا نہیں ہوتا اور لوگوں میں سے کسی کے ساتھ ہمیں قیاس نہ کرو۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا نزول نور:

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا حیض نفاس کی آلایشوں سے پاک طاہرہ مطہرہ میں حیض ونفاس کبھی بھی نہیں دیکھا گیا اس لیے کہ آپ کی خلقت بہت برین کے

Presented by Ziaraat.Com

سیب سے ہوئی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج تناول فرمایا:۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کی تشریف آوری نماز عصر کے بعد ہوئی اور ولادت کے بعد مخدومہ کبریٰ نے نماز مغرب ادا فرمائی۔

ملاحظہ فرمائیں: اخبار الدول وآثار الاول، جلد اول، ص ۲۵۶ مطبوعہ بیروت۔

انتقال نور کی حقیقتوں کو نہیں سمجھا جا سکتا:

دنیا میں بڑی بڑی شان کی مالک بیبیاں پیدا ہوئیں۔

جن میں پیغمبروں کی مائیں بھی ہیں۔

اور صحابہ کرام کی مائیں بھی،

صحابیات بھی ہیں اور صحابہ زادیاں بھی،

پیغمبر زادیاں بھی ہیں اور پیغمبروں کی بیویاں بھی،

ولیہ بھی ہیں اور ولی زادیاں بھی،

ولیوں کی مائیں بھی ہیں اور ولیوں کی بیویاں بھی،

مگر جو شان اُم الائمہ بنت رسول سیدہ فاطمۃ الزہراء صلواۃ اللہ علیہا کی ہے۔

اس کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے شہزادے کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے کے نام پر شبرؑ جس کے معنے حسنؑ ہوتے ہیں تجویز فرمایا اور آپ کی گود میں دے کر انتہائی مسرت کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں تشریف لے آتے اور اُدھر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا بچے کو دودھ دے کر اُٹھیں وضو فرمایا اور نماز کیلئے کھڑی ہو گئیں۔

Presented by Ziaraat.Com

عالم بانگ نماز در آغوش راست وے گفت واقامت در گوش چپ دے۔ روضۃ الشہداء ۱۲۶۱۔

قال بل صو حسن ثم قال انما سميتم باسم ولد ها رون شبر المستدرک ۱۴۸، ۱۱۴، اسد الغابۃ ۲۱۰ نزہۃ المجالس۔

۲، ۲۲۹ نور الابصار ۱۷۳ الاستیعاب ۳۶۸، ۱ مسند طیالسی ۴۷ حدیث ۱۲۹۔ اشرف الموبد ۱۱۲۱، البدایہ والنہایہ ۷، ۲۳۱ دمن خصائص ابنته فاطمة انها كانت تحيض وكانت اذا ولدت طهرت من نفاسها بعد ساعة۔

البدایہ ۷ ۱۳۱ دمن خصائص ابنة فاطمة انها كانت لا تحيض وكانت اذا ولدت طهرت من نفاسها بعد ساعة لا تفوتها صلوٰة۔

اشرف الموبد علامہ نبہانی ۱۱۰ خصائص کبریٰ۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دنیا کی کون سی عورت ہے جو اس شان کی مالک ہو کہ ادھر بچہ جنے اور اُدھر نماز پڑھنا شروع کر دے۔ جناب اسما بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا کو نماز پڑھتے دیکھا تو حیران ہو کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں تمام ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا ہم جانتے ہیں کہ ہماری بیٹی طیبہ وطاہرہ مطہرہ اور عورتوں کے حیض ونفاس سے پاک ہے اور فرمایا ہماری بیٹی بتول ہے دنیا میں انوکھی حور ہے۔

عن اسماء بنت عميسؓ قال ولدت فاطمةؓ بالحسن فلم ارا ها د

فقلت يا رسول الله لم اراء لفا طمة حيضاً والا نفاساً فقال محمد صلى الله عليه وآله وسلم اماعلمت ان ابنتى طاهرة مطهرة ۔

ملاحظہ فرمائیں: اسعاف الراغبین ۲۷ انور الابصار ۱۲۶

فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان ابنتى فاطمة حوراء ادمية لم تحض ولم تطمث۔

اشرف الموبد ۳۱ صواعق محرقہ ۱۵۸ اسعاف الراغبین ۲۷ الامن والعلی ۲۴۱۔

البتول التى لم طر قط اى لم تحض ۔نورالابصار ۱۱۹۔

النبى صلى الله عليه وآله وسلم البتول وقال انها ليست كسا ئر الاد مين سميت مريم بتو لا نها بتلت عن الر جال و سميت فاطمة بتولا لا نها تبلت عن النظيراخرج سعيد بن منصورا ابن عساكر عن ابن عباس فى قوله غاتت به قو مها تحمه قال بعد اربعين يوما بعد ما تعا لت من نفا سها۔

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر در منشور ۴، ۲۷۰۔

بتول کہتے ہی اسے ہیں جس نے عورتوں کی ان امراض کو دیکھا ہی نہ ہو۔

سبحان اللہ! یہ ہے بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی شان، جناب سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ بھی بتول ہیں اور جناب مریم سلام اللہ علیہا بھی بتول ہیں۔

حضرت مریم بڑی شان والی ہیں ہم موازنہ نہیں کریں گے مگر آپ کا شوہر نہیں اس

Presented by Ziaraat.Com

لئے بتول ہیں۔ ادھر جناب فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کا شوہر بھی ہے اور آپ بتول بھی ہیں۔ جناب مریم بتولؑ کی گود میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نفاس کے چالیس دن گزار کر اپنی قوم میں تشریف لائیں۔

مگر جناب زہراءؑ بتول سلام اللہ علیہا کے چاند امام حسن علیہ السلام نے طلوع کیا تو آپ نے اُسی وقت نماز ادا فرمائی حقیقت یہ ہے کہ جناب سیدہ کی شان عقل وفہم سے وری الوری ہے انتقال نور کی حقیقتوں کو کیا سمجھا جا سکتا ہے اور بیان کیا جا سکتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: البتول، ص ۱۵۸، ۱۵۹ مطبوعہ فیصل آباد۔

ولادت حضرت محمد حنفیہ تدریجی نہیں بلکہ آن واحد میں ہوئی:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضرت امیر المومنین علیہ السلام جناب خولہ حنفیہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے مخدومہ مکرمہ استقبال واکرام کے لیے کھڑی ہوگئیں اور عرض کے اے میرے مولا وآقا میری خواہش وتمنا ہے کہ میرا بیٹا ہو۔ اسی وقت امیر المومنین علیہ السلام نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ''احملی محمدا'' (محمد کو اُٹھائے) محمد کے لیے حاملہ ہو شہزادی جناب خولہ حنفیہ اسی لمحہ حاملہ ہوگئیں ثم قال لها ووضعی محمد ا۔ پھر فرمایا محمد حنفیہ کی ابھی ولادت ہو اسی وقت طرفۃ العین میں یعنی آنکھ جھپکتے ہی محمد حنفیہ کی ولادت ہوگی۔

اللهم صل على محمد و آل محمد

ملاحظہ فرمائیں: الدمعۃ الساکبہ جلد دوم ص ۲۶۴ مطبوعہ بیروت۔

مجمع النورین کتاب ملائکہ جلد اول، ص ۲۳۲، ۲۳۳ مطبوعہ ایران۔

Presented by Ziaraat.Com

مذکورہ بالا روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خانوادہ عصمت وطہارت کے افراد کی دنیا میں آمد نوع انسانی کے طریقہ پیدائش ولوازمات سے مافوق ہے حضرت قاسم علیہ السلام کی ولادت ہو یا محمد حنفیہ کی یا حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام کی تجلی نور ہو یا دیگر شہزادگان علیہم السلام کے انوار کا ظہور بشری لوازمات وعوارض سے مافوق ہے۔

نتیجہ بحث:

اہل بیتؑ نبوت ومعدن رسالت نوع انسانی کی لوازمات سے ماوری اس جیسا کہ ہم نے سطور بالا میں کتب معتبرہ سے احادیث صحیہ کی ہیں کہ مخدومہ کائنات طاہرہ میں رفت کا معنی واضح کر دیا پھر احادیث امیر المومنین علیہ السلام نیمہ شعبان حضرت حجت الاعظم علیہ السلام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظاہری درد حضرت امام حسن علیہ السلام کا مصلہ پر تشریف لانا اور حضرت محمد حنیفہ علیہ السلام کی ان واحد میں ولادت یہ سب آثار اس امر پر دلیل ہیں بیت عصمت لوازمات بشری سے ارفع واعلیٰ ہے لہٰذا سقط محسن کا ترجمہ (Oberation) کرنا جہالت وضلالت ہی نہیں بلکہ عصمت آل محمدؐ کے خلاف شدید جرات جسارت ہے سقط محسن کا معنی کیا ہے ہم آگے چل کر باب چہارم میں قرآن و حدیث کی روشنی میں بحث کریں اور کتب معتبرہ سے ثابت کریں کے کہ شہزادہ محسن علیہ السلام کے نور کا ظہور ونزول ہو چکا تھا یوم احراق در رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدہ گرامی کے ہاتھوں میں تھے جب جلتا ہوا دروازہ مظلومہ کبریٰ پر گرا تو شہزادہ اپنی والدہ کے ہمراہ زمین پر گر گئے اور دشمنان اسلام کی پاؤں کی ٹھوکروں سے شہید ہو گئے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

Presented by Ziaraat.Com

باب سوم:

مقامات فاطمیہؑ

آیت اللہ استاد علامہ حسن زادہ آملی دام ظلہ

خداوند سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ ذات پاک ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے بنائے جو زمین سے اگتی ہیں اور انسانوں کے اور ہر اس چیز کے بھی جن کو لوگ نہیں جانتے ''جوڑوں'' کے مصداق بے شمار ہیں از جملہ عقل کل اور نفس کل اس طرح علم و عمل کے جوڑے اور اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ علم روح ہے اور عمل اس کا جسد ہے اور علم کیلئے بلندی مکانت ہے اور عمل کیلئے بھی بلندی مکانت ہے علم انسان کی روح کیلئے مقوم اور مشخص ہے اور عمل انسان کے بدن کیلئے مشخص ہے اور عقل ہمیشہ عقل نظری کے تابع ہوتی ہے چنانچہ حدیث نبوی میں ہے العلم امام العمل و العمل تابعہ یعنی علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے اور ان جوڑوں میں سے زمین و آسمان ہیں اور اسی طرح جوڑوں میں سے وجود اور ماہیت ہیں اور اسی طرح ان جوڑوں میں سے ہی ہر حیوان میں سے مذکر و مونث ہیں اور یہی حیثیت روح اور بدن کی ہے اور یوں لگتا ہے کہ روح نطفہ مرد سے اور بدن نطفہ زن سے تشکیل پاتے ہیں۔

اور اسی طرح جوڑوں میں سے ہر وہ چیز ہے جو زمین سے اگتی ہے جیسے نخلہ (کھجور) کیونکہ جو نخلہ مونث ہوتی ہے اس کو عورت کی مانند لقاح کی حاجت ہوتی ہے تا کہ وہ پھل دے سکے چنانچہ ارشاد الٰہی ہے'' وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ ''ہم نے ہوا کو لواقح بنا کر بھیجا ،اور حدیث میں ہے اکرموا عمتکم النخلۃ'' تم کھجور کا احترام کیا کرو اس لئے کہ یہ تمہاری عمہ (پھوپھی) ہے اور اس کو انسان کی عمہ اس لئے کہا گیا ہے کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ کھجور کی خلقت اس مٹی سے ہوئی جو خلقت آدم سے بچی ہوئی تھی۔

Presented by Ziaraat.Com

اس طرح ''جوڑوں'' میں سے مرخ وعفار کے درخت ہیں ارشاد ربانی ہے اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۔یعنی اس اللہ نے تمہارے لئے سرسبز درخت سے آگ کو پیدا کیا اور اسی طرح ارشاد ہوا، اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۔یعنی تم جو آگ روشن کرتے ہو کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم نے پیدا کیا ہے عرب کی ضرب المثال کے مطابق ہر درخت سے آگ جلتی ہے اور مرخ وعفار کو بزرگی اور فزونی حاصل ہے چنانچہ مرخ کا درخت نر ہے اور عفار کا درخت مادہ ہے چنانچہ اگر دونوں کی شاخیں کاٹی جائیں جو سرسبز ہوں اور ان سے پانی کے قطرات گر رہے ہوں مگر ان کو آپس میں رگڑنے سے آگ کے شعلے اذن الٰہی سے بلند ہو جائیں گے۔

اس طرح ان جوڑوں میں سے اعصاب ہیں جو سر کے مغز سے منشعب ہوتی ہیں یہ اعصاب سات جوڑے ہیں اور ان میں سے ہر ایک دو عصبوں سے ملکر بنتے ہیں اور اس طرح جوڑوں کی اقسام بے شمار ہیں۔

نکاح تمام موجودات میں سریان رکھتا ہے اور یہ سریان حرکت قدسی جبی کے واسطہ سے ہے جو تمام مراتب وجود میں ہے جن کو پانچ انواع میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہی انواع عالم معنوی وعالم روحی وعالم نفسی وعالم مثالی اور عالم حسی کی پیدائش کے موجب بنے ہیں اس لئے کہ وجود کی عادت ازل وابد میں جود کرنا ہے اور بخشش دینا اور قبول کرنا ہے اور فیض پہنچانا اور فیض کو قبول کرنا ہے اور لطیف نعمتیں اس سے جو شان ہوتی ہیں چنانچہ یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ آسمانوں اور زمینوں کے اندر جو کوئی بھی ہے اس سے حاجت طلب کرتے ہیں اور وہ ہر روز ایک شان میں ہوتا ہے۔

اور تمام کی تمام حرکتیں جبی ہوتی ہیں اور فیض حرکت جبی کی بدولت جو شان ہوتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

پس بنابراین نکاح کی پانچ قسموں میں سے نکاح کی پہلی قسم جو ہے وہ یہ کہ توجہ ذاتی الٰہی جو از حیثیت اسماء اول اصلی ہوتی ہے جو مفاتیح غیب ہے۔ پھر اس کے بعد نکاح دوسرا رتبہ ایجاد اسمائی جو ایجاد عالم ارواح کیلئے ہوتا ہے یعنی عقول مفارقہ اور ان کی صورتیں نفس رحمانی میں جن کو طبعیہ کلیہ اور صادر اول اور رق منشور اور نور مرشوش کہا جاتا ہے یہی ماء الحیات ہے چنانچہ، مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ، اور دیگر اسماء عظام پھر اس کے بعد اجتماع ارواح نوری جو عالم اجساد طبعیہ وعنصریہ کے ایجاد ہونے کی موجب ہوتی ہیں۔

پھر اس کے بعد دیگر اجتماعات اسماء ہیں جو معدنیات نباتات اور حیوانات کی تولید کے باعث بنتے ہیں اور سب سے آخری نکاح کی قسم مخصوص ہے کون جامع کے ساتھ جو کہ غیب وشہادت کے سمندروں کے جمع ہونے کا مقام ہے اور یہ انسان کامل ہے۔

جوڑوں اور نکاح کی خلقت کا نمونہ یہ ہے کہ خداوند سبحانہ نے روح اور نفس کو الفت کے ساتھ پیدا کیا پس روح بمنزلہ زوج اور نفس بمنزلہ زوجہ ہے اور دونوں ایک دوسرے کے عاشق ہیں بس جب تک روح بدن میں موجود ہے بدن زندہ رہے گا اور جزوی جدائی کی صورت میں بدن نیند کی حالت میں رہے گا اور کلی جدائی کی صورت میں بدن مردہ ہو جائے گا خداوند متعال نے فرمایا: اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا ۔یعنی خداوند عالم ہی ہے جو نفسوں کو مرتے وقت اور سوتے وقت پکڑ لیتا ہے اور جن کی موت کا فیصلہ ہو چکا انہیں اپنے پاس رکھ لیتا ہے اور دوسروں کو تا وقت مہلت آزاد کر دیتا ہے اور اس میں فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں۔

علم وعین کی اساس تثلیث پر ہے جیسا کہ ادراک کی تین انواع ہوتی ہیں اور وہ احساس، تخیل اور تعقل ہیں اور وھم کا شمار ادراک کی مستقل انواع سے نہیں ہوتا بلکہ وھم گویا عقل ساقط کی صورت ہوتی ہے۔

علم میں تثلیث یہ ہے کہ حد اصغر و حد اکبر اور حد اوسط سے نتیجہ تک دسترسی ہے اور

Presented by Ziaraat.Com

تثلیث در عین ایجاد اعیان خارجیہ ہے کہ نکاح ساری عینی ان تینوں کی فردیت سے شروع ہوتا ہے اور یہ فردیت عبارت ہے ذات احدیت سے یعنی توجہ الٰہی واسماء الٰہی وطبعیت کلی جو کہ نفس رحمانی ہے۔

یہ پہلا نکاح فردیت ہے بطور مثال خلق انسان اسی طرح سے ہے شریفہ میں ہے فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ یعنی انسان دیکھے کہ اسے کس چیز سے خلق کیا گیا ہے اسے اچھلنے والے پانی سے خلق کیا گیا ہے جو صلب وترائب سے خارج ہوتا ہے۔اس خلقت میں ماں، باپ اور ھیت خاصہ دخیل ہوتی ہے پس یہ خلقت بھی براساس تثلیث ہے۔

ترائب جمع ترببہ ہے جیسے کتائب وکتیبہ ہوتے ہیں اور یہ ہڈیوں کا سامنے والا ڈھانچہ ہوتا ہے اور صلب پشت کی طرف واقع ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوتا ہے یہ دونوں ڈھانچے مرد وعورت دونوں میں پائے جاتے ہیں جیسا کہ مرد اور عورت دونوں کی منی رحم زن میں مخلوط ہو جاتی ہے اور اس کو ایک ہی کلمہ سے تعبیر کیا گیا ہے جو ''ماء دافق'' ہے اسی طرح کی ایک اور آیت میں ہے چنانچہ سورہ نحل میں ارشاد ہوتا ہے وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۔ یعنی تمہارے لئے عبرت ہے چوپایوں میں جو اونٹ گائے اور بھیڑ وغیرہ ہیں کہ ہم تمہیں ان کے خون اور نجاست کے درمیان سے خالص دودھ نکال کر پلاتے ہیں جو پینے والے کیلئے گوارا ہوتا ہے۔

انسان کامل چاہے مرد ہو یا عورت ہو وہ درخت وجود کا میوہ ہے یعنی انسان کا حل حرکت ایجادی وحرکت وجودی کی غایت ہوتی ہے پس راز خلقت عالم اور خاص کر راز خلقت انسان یہی ہے کہ درخت وجود سے یہ میوہ ''انسان کامل'' حاصل کیا جا سکے پس عورت صنع الٰہی کی کارگاہ ہے پس خلقت عالم کی غرض اور بالخصوص خلقت انسان کی غرض

Presented by Ziaraat.Com

یہ ہے کہ حق محقق اپنی کمال ذات ازلی وابدی کے ساتھ متجلی ہوجائے کمال اسمائی کے ساتھ جوظہور کرنے پر موقوف ہوتی ہے بنابراین اس کی مثال اس درخت طیبہ کی سی ہے جس کی اصل وبنیاد ثابت ہے اس کی فرع آسمان میں ہے جو اپنا رزق ہر دور میں اپنے رب کے اذن سے دیتا ہے تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتی ہیں کیا تم جب کاشت کرتے ہو تو کیا تم نے کاشت کی ہوتی ہے یا ہم کاشت کرتے ہیں وہی ہے جو شکم مادر میں تصویر کشی کرتا ہے اور ہم نے انسان کو وصیت کی والدین کے بارے میں کہ ان سے احسان سے پیش آئے اسے ماں نے بڑی سختی کی حالت میں اٹھائے رکھا اور بڑی سختی کی حالت میں اس نے اسے پیدا کیا۔

کرہ (کاف کا فتح کے ساتھ) اس سختی کو کہتے ہیں جو خارج سے انسان کو زبردستی تحمیل کی جائے اور اسی معنی سے یہ ضرب المثل بھی تعلق رکھتی ہے "القید کرۃ" اور کرہ (کاف کے ضمہ کے ساتھ) اس سختی کو کہتے ہیں جو اپنی طرف سے متحمل کرنی پڑے اور یہ معنی دوم جو کراھت کا مفہوم ادا کرتا ہے اس آیت میں ہے؟۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور تیرے پروردگار نے حکم فرمایا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ نیکی کے ساتھ سلوک کرنا اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی حد تک پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہو اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ اور ان کے ساتھ اکرام واحترام کے ساتھ بات کرو اور اپنی رحمت کے پر ذلیلانہ طور پر ان کے سامنے پھیلا دو اور کہو خداوند جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا ہے ان پر رحمت فرما۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسولخداؐ نے فرمایا: میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کا حمل ہے اور علیؑ اس کا لقاح ہے اور حسنینؑ اس کے پھل ہیں اور اھل بیت کے محبین اس کے بہشتی پتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

انسان کامل اگر مرد ہو تو وہ مظہر اور صورت عقل کل ہے اور اگر انسان کامل عورت ہو تو وہ مظہر اور صورت نفس کل ہے۔ بنا بر این سید الاوصیاء سر الانبیاء حضرت علی علیہ السلام۔ صورت اور مظہر عقل کلی ہیں اور حقیقت اُم الکتاب ہیں اور سیدہ نساء العالمین حضرت فاطمہ زہراؑ بتول اس کے لئے صورت اور مظہر نفس کلی یہ تمام معنی ہیں۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ یعنی دو دریا آپس میں ملتے ہیں اور ان دو دریاؤں کے درمیان ایک برزخ ہے جس کی وجہ سے دونوں اپنی اپنی حد میں رہتے ہیں اور ان سے لولو اور مرجان نکلتے ہیں۔

تفسیر مجمع البیان میں امین الاسلام طبرسی سلمان فارسی اور سعید بن جبیر اور سفیان ثوری سے نقل اس طرح کرتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں دریا علیؑ اور فاطمہؑ ہیں اور برزخ رسولخداؐ ہیں اور لولو و مرجان حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔

روایت میں ہے رسولخداؐ فاطمہؑ سے محبت کرتے تھے اور انہیں اُم ابیھا کی کنیت سے یاد کرتے تھے یعنی اپنے باپ کی ماں اس لئے کہ عقل کل باپ ہوتا ہے اور نفس کل ماں ہوتی ہے اور موجودات کا ظہور ان دونوں سے ہوتا ہے اور مادر انوار و فضائل فاطمہؑ ہے جو عقیلہ رسالت ہے اور مظہر نفس کلیہ یہ تمام معنی ہے پس بنا بر این تفسیر انفسی قدیم از روایت کے مطابق جناب فاطمہ زہراؑ مادر پدر ہیں جو خاتم الانبیاء ہیں۔

اور اس مقام پر حق متعال کے فرمان ذیشان میں غور و فکر کریں کہ ارشاد ہوا۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یعنی مرد عورت پر حاکم ہیں اور فرمایا: الرجال علیھن درجتہ۔ یعنی مردان پر افضیلت رکھتے ہیں اور اس مضمون میں وارد روایات میں بھی غور و فکر کرنا سزاوار ہے۔

رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند متعال سے حکایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں اللہ

Presented by Ziaraat.Com

ہوں میں رحمان ہوں میں نے رحم کو خلق کیا ہے اور رحم کے لئے میں نے نام اپنے ناموں سے مشتق کیا ہے اور جو بھی شخص صلہ رحم میں اس کے ساتھ صلہ کرتا ہوں اور جو بھی قطع رحم کرے میں اس سے قطع ہو جاتا ہوں۔ جان لو کہ صلہ رحم شناخت مکانت اور رحم کا تخم قدر کے ساتھ ہوتا ہے اس لئے کہ اگر رحم جو ہے وہ اسے حقیر جاننے اور اس کا حق کم سمجھنے کے مترادف ہے پس از اینکہ طبعیت بھی ایک رحم ہے جو رحم عورت کی مانند ہے اور رحم حقیقت طبعیت کا نام ہے پس رحم رحمان سے مشتق ہے اور بغیر کسی شک وشبہ کے مذکورہ حدیث اور وصل وفصل کا معنی اس پر صادق آتا ہے۔

طبعیت وہ حقیقت ہے جو چاروں کیفیات کی جامع ہے یعنی ہر ایک کی عینیت طبعیت سے ہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی عین طبعیت نہیں ہے بلکہ بعض وجوہ سے ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ بدن وہ جوہر ہے کو جو عناصر سے ترکیب پاتا ہے اور یہ عناصر خراج میں بطور صرف وخالص وجود نہیں رکھتے بلکہ یہ عناصر بسیط وقت امتزاج پاتے ہیں اور بعض دیگر بعض سے متاثر ہوتے ہیں وہ ان عناصر کیلئے ضلع صور نوعی کے موجب بنتے ہیں پس ان میں سے کوئی ایک ہی اپنی مخصوص عنصری صورت کو محفوظ نہیں کر پاتے بلکہ مجموعہ مزاج ایک صورت کو محفوظ نہیں کر پاتے بلکہ مجموعہ مزاج ایک صورت حدانی پر مشتمل ہوتے ہیں اور یہ بھی مخفی نہ رہے کہ ہر وہ کمال جو انسان اس دار دنیا سے مفارقت پر پاتا ہے وہ روح کی مزاج طبعیت کے ساتھ مصاحبت کے نتیجہ میں ہوتا ہے پس بنابراین اپنی فکر کو تم اچھی طرح ان آیات اور روایات میں گہرا کرو جو دنیائے محمودہ کے بارے میں وارد ہوتی ہیں اور حدیث اشتقاق جو کہ یہ ہے۔ هذه فاطمه وانافاطر السموات والارض الـــــخ ۔یعنی یہ فاطمہؑ ہے اور میں زمین وآسمان کا فاطر خالق ہوں اور روز قیامت میں اس کے دشمنوں کو اپنی رحمت سے فطم دور رکھوں گا اور اس کے محبوں کو ہر اس چیز سے جو موجب سرزنش اور شین ہوگی اس سے فطم یعنی دور رکھوں گا اور رسول خداؐ نے

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا اے فاطمہؑ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء میں سے ایک اسم تیرے لئے مشتق فرمایا ہے اس لئے کہ وہ فاطر ہے اور تو فاطمہؑ ہے یہ تم جان چکے ہو کہ رحم رحمان سے مشتق ہے پس جان لو کہ ودیعہ مصطفیٰ فاطمیہ انسیہ حورا انوار علوی علیہم السلام کی آگاہ مشکات ولدیت ام الائمہ صندوق دانش اور ظرف معرفت ہے۔

بغیر کسی قسم کے وسوسہ اور دغدغہ کے فاطمہ دختر پیغمبر علیہا السلام عصمت کی حامل تھیں اور علماء بزرگ مانند مفید اور مرتضیٰ وغیرہ نے عصمت فاطمہؑ کو آیات و روایات کی روشنی میں تخصیص کیا ہے اور کیا خوب کیا ہے اس کا منکر مغلوب ہے اور اس کی دلیل درست نہیں ہے۔

اور جناب سیدہؑ عالم گوہر قدسی ہے جو لباس انسانیت پہن کر آئی ہے پس انسانی حورا ہے اور خدا کی عصمت کبریٰ ہے اور حقیقت عصمت وہ قوت نورانی و ملکوتی ہے جو صاحب عصمت کو ہر قسم کی پلیدیوں، گناہوں، غلاظت، سہو اور نسیان وغیرہ سے محفوظ رکھتی ہے اور جو بھی مقام عصمت کا حامل ہو وہ وغیرہ سے محفوظ رکھتی ہے اور جو بھی مقام عصمت ہو وہ ازل سے ابد تک ہمیشہ اخذ وحی میں لغزش نہیں کرتا اور دیگر القا آت سبوحی تمام شؤن عبادی میں اور خلقی خلقی اور روحانی میں محفوظ رہتا ہے چنانچہ ارشاد الٰہی ہو وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا، ہم نے اسے بچپن میں حکم عطا فرمایا ہے۔

جان لو کہ عترت معصوم ہیں اور فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی عترت میں سے ہے چنانچہ حضرت علی علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں اس کی تصریح کی ہے اور فرمایا ہے۔

وکیف تعمهون وبینکم عترة بینکم وهم ازمة الحق واعلام الدین والسنة الصدق فانزلوهم باحسن منازل القرآن وردوهم ورود الیهم العطاش: یعنی تم کدھر بھٹک رہے ہو جبکہ تمہارے پیغمبر کی عترت تم میں موجود ہے اور یہ عترت زمام حقیقت، نشانی دین اور لسان صدق ہیں پس ان کو منازل

Presented by Ziaraat.Com

قرآنی میں سے بہترین منازل پر رکھو اور ان کے پاس تشنہ لب اونٹ کی مانند آؤ۔

ابن ابی الحدید معتزلی اس جملے کی شرح میں کیا خوب لکھتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ'' عترت کا منازل قرآنی میں سے بہترین منازل پر رکھو اس جملے میں بہت بڑا راز پوشیدہ ہے اس لئے کہ حضرت امیر حکم دے رہے ہیں کہ عترت کو عزت دینے میں اطاعت کرنے میں بالکل قرآن جیسا سمجھو۔

اس کے بعد ابن الحدید کہتے ہیں کہ اگر تم کہو کہ تمہاری یہ بات عصمت عترت کا مفہوم ادا کر رہی ہے تو اس کے بارے تمہارے معتزلہ نظریات کیا ہوں گے؟ تو پھر جواب کے طور پر فرماتے ہیں کہ ابو محمد بن متویہ کتاب کفایہ میں تنصیص کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام معصوم ہیں اور ان کی عصمت پر روشن ادلہ دلالت کرتی ہیں جو آنحضرت کی پاکی باطن پر واضح ہیں اور یہ عصمت آپ کی خصوصیت ہے جو اصحاب رسول خداؐ میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں تھی لہٰذا ابن الحدید کی یہ گفتار قابل غور غوض ہے۔

اب جب کہ آپ سمجھ چکے ہیں کہ فاطمہؑ بقیہ نبوت، عقیلہ رسالت، ودیعت مصطفیٰ، زوجہ ولی اللہ اور کلمہ تامہ الٰہی ہونے کے ساتھ ساتھ مقام عصمت پر بھی فائز تھیں تو بنا بر این کوئی حرج نہیں کہ اذان و اقامت میں عصمت زہراؑ کی گواہی دیا کرو مثلاً اشهدان فاطمه بنت رسول الله عصمته الله الكبرىٰ، یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ فاطمہ بنت رسول خداؐ اللہ کی عصمت کبریٰ ہیں یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کی صورت میں شہادت عصمتیہ دیا کرو۔ آپ کو کوئی ایسا مرد نہیں مل سکتا جو خود معصوم ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی زوجہ بھی مقام عصمت پر فائز ہو مگر یہ خصوصیت علیؑ و فاطمہؑ میں ہے کہ وہ دونوں مرد و زن مقام عصمت پر فائز تھے۔

اور اگر علی وصی رسول خداؐ نہ ہوئے تو فاطمہؑ کا کوئی شخص بھی کفو نہ بن سکتا پس حضرت علی علیہ السلام کی یہ خوبی ایسی ہے کہ جس میں نہ آج تک کوئی اور شریک ہو سکا ہے اور نہ

Presented by Ziaraat.Com

کوئی اور شریک ہوسکتا ہے روایت نبوی میں اس طرح ہے۔ یاعلی لولاك لماکان لها کفو علی وجه الا رض ۔یعنی اے علی اگر تم نہ ہوتے تو روئی زمین پر کوئی فاطمہ کا کفو نہ ہوتا نیز اس مضمون کی حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

اصول کافی میں امام موسی کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول خداؐ تشریف فرما تھے کہ ایک فرشتہ چوبیس صورت والا آیا اور عرض گزار ہوا۔ اے محمدؐ خداوند متعال نے مجھے بھیجا ہے تا کہ میں نور کی نور کے ساتھ تزویج کردوں تو آپ نے فرمایا کس کی تزویج کس کے ساتھ کرنا چاہتے ہو تو وہ عرض گزار ہوا فاطمہؑ کی تزویج علیؑ کے ساتھ ازدواج اور نکاح ہم کفو کے ساتھ ہی ہوتا ہے اس لئے غیر معصوم معصومہ کے ساتھ ازدواج ونکاح نہیں کرسکتا ہے یہ مطلب قابل توجہ ہے۔

آیت مباھلہ میں آیا ہے کہ عیسائیوں کو" نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ فاطمہ معصومہ ام ابیھا اور ام آئمہ کو تمام عورتوں پر برتری حاصل تھی اس طرح آیت مذکورہ حضرت علی وصی وامام برحق کے علو درجہ اور نہایت برتری پر دلیل ہے اس لئے کہ خداوند متعال نے ان کو نفس رسول قرار دیا ہے اور چونکہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دونوں شخصیات فرد واحد تھی تو لامحالہ کہنا پڑے گا کہ حضرت علیؑ آنحضرت کے ساتھ تمام درجات میں سوائے نبوت کے برابری رکھتے تھے اور چونکہ رسول خداؐ تمام لوگوں سے افضل ہیں پس حضرت علیؑ کو بھی یہی شرف حاصل ہوتا پس اس آیت شریفہ میں ایسا قوی استدلال ہے کہ اصحاب کساء ایک خاص فضیلت کے حامل تھے جس سے باقی تمام لوگ محروم ہیں کوئی استدلال دیگر اس قوت کا حامل نہیں ہے۔

اور امت محمدی اس بات میں اجماع رکھتی ہے کہ اصحاب کساء ہی فقط مباھلہ میں گئے تھے جو فاطمہؑ ان کے باپ ان کے شوہر اور ان کے دو فرزند حسن وحسین علیہم السلام تھے

Presented by Ziaraat.Com

اوران کے علاوہ اور کوئی شخص انکے ساتھ نہیں تھا اور کسی شخص نے اس امر کا دعویٰ بھی نہیں کیا اور اگر کوئی شخص ایسا بے بنیاد دعویٰ کرے بھی تو بغیر شک وشبہ کے اس نے خدا اور اسکے رسول پر جھوٹ بولا ہے۔ الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بولایتھم۔

مفسرین نے آیت مباھلہ کے ذیل میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ کے روشن مبارک پر سیاہ بالوں والی عبا تھی تو آپ نکلے ان کے بعد امام حسینؑ آگے وہ اس کساء کے اندر چلے گئے پھران کے بعد امام حسین علیہ السلام نے ان کو بھی کساء کے اندر چلے گئے پھران کے بعد امام حسینؑ نے ان کو بھی کساء کے اند کرلیا پھر فاطمہ علیہا السلام اور ان کے بعد حضرت علی علیہ السلام آئے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے ارادہ کیا ہے کہ اہلبیت سے رجس کو دور کردے۔

جان لو کہ امامیہ خدا ان کی برہان کو درخشاں کرے جن کو اصحاب کساء اور آل عبا کہتے ہیں ان سے مراد یہی ہستیاں ہیں جو مباھلہ میں گئیں اور آیت مباھلہ میں ابناءنا اور نساءنا کو انفسنا پر مقدم کیا گیا ہے تا کہ ان کی لطیف مکانت اور قربت منازل کی جاسکے اور اشارہ کیا جاسکے کہ یہ انفس پر مقدم ہیں اور انفس ان پر قربان ہوتے ہیں۔

آل عبا سے یہی ذوات مراد ہیں اور کبھی خامس اصحاب کساء کہا گیا ہے اور بعض اوقات خامس اہل عبا کہا جاتا ہے اور کبھی ان کو خامس اہل کساء کہا جاتا ہے مسعودی کی مروج الذھب میں اس طرح آیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کو دفن کیا گیا تو ان کے بھائی محمد بن حنفیہؒ ان کی قبر پر کھڑے ہو گئے اور کہا تیری زندگی عزت کے ساتھ تھی اور تیری موت ارکان میں شکستگی اور خلل کی موجب ہے وہ کتنا خوش قسمت کفن ہے جس میں تو لپٹا ہوا ہے اس کفن کے کیا کہنے جس نے تجھے اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے بھلا اس طرح کیوں نہ ہو کہ تو گردنہ ہدایت ہے تو جانشین اہل تقویٰ اور تو خامس اصحاب کساء

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔

عماد الدین طبری نے بشارت المصطفیٰ میں روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے روز اربعین (چہلم حسینی) کو امام حسینؑ کی زیارت میں یہ کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو انبیاء میں سے بہترین نبی کا بیٹا ہے اور مومنوں کے سردار کا فرزند ہے اور فرزند حلیف التقویٰ ہے اور تو سلالہ ہدایت ہے اور تو خامس اصحاب کساء ہے۔

مصباح میں ابن طاؤس نے زیارت امام علی علیہ السلام میں فرمایا ہے درود ہو صاحب حوض کوثر پر، حامل لواء الحمد پر اور درود ہو خامس اہل عباء پر پس بنا بر این نبوت کے گھر کی ربیبہ اور اغصان نبوت کی ولیدہ اُم الائمہ فاطمۃ المعصومۃ خامسۃ آل عباء ہیں۔

درج ذیل مطالب میں غور و فکر کریں:

پانچ کا عدد جسے اس صورت ۵ میں لکھتے ہیں اور کبھی "ہ" کی صورت میں لکھتے ہیں یہ دائرہ جود اور قوس نزول و صعود کی طرف اشارہ ہے چنانچہ حق سبحانہ فرماتے ہیں:

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔

یعنی خدائے متعال آسمان سے زمین تک امر کی تدبیر کرتا ہے پھر امر اس دن میں جو تمہارے حساب کے مطابق ہر سال کے برابر ہے پلٹ آئے گا پس امر "وجود" ہمیشہ سے حقائق میں آتی ہیں اور امر کے دوری ہونے میں تجدید امثال، حرکت جوہری اور شب و روز اور ان کے حوادث دلیل ہیں۔

خدائے متعال فرماتے ہیں: وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ "ہم نے گردش ماہ کے لئے منازل معین کردی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی خشک ٹہنی کے برابر ہو جاتا ہے۔ حضرات کلیہ پنجگانہ یہ ہیں لاہوت، جبروت، ملکوت، ناسوت اور کون جامع جو کہ انسان کامل ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

انواع ساعت پانچ ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جو ہر آن و ساعت میں ہوتی ایک قسم موت طبعی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے "من مات فقد قامت قیامته" جو مر گیا تو اس کی قیامت برپا ہو جاتی ہے ایک قسم موت ارادی ہے موتوا قبل ان تموتوا۔ یعنی مرنے سے پہلے مر جاؤ ایک قسم وہ ہے جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور سب اس کے انتظار میں ہیں۔ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا، قیامت آکر رہے گی اس میں کوئی شک نہیں ہے اور ہمارا تق وفتق کے بارے رسالہ اسی سلسلہ میں ہے اور آخری قسم وہ ہے جو عارفین اور موحدین کو حاصل ہوتی ہے جو فناء فی الله اور بقاء با الله سے حاصل ہوتی ہے اور اسے قیامت کبریٰ کہتے ہیں عرش کی پانچ اقسام ہیں عرش حیات جو کہ عرش ہویت ہے عرش رحمانیت، عرش عظیم، عرش کریم اور عرش مجید۔

قلب کی پانچ اقسام ہیں قلب نفسی قلب حقیقی جو کہ جمعیت نفس کی مشیمہ سے متولد ہوتا ہے وہ قلب جو کہ مشیمہ روح سے متولد ہوتا ہے یعنی وہ قلب جو تجلی وجودی باطنی کی قابلیت رکھتا ہے اور وہ قلب جو کہ حضرت وجوب و امکان کے درمیان مسخر ہوتا ہے اور قلب احدی جمعی حمد کی پانچ زبانیں ہیں۔ حقیقت ذکر (یعنی حمد) وہ یہ ہے کہ تجلی ذات بواسطہ ذات ہو ذات پر، جو اسم متکلم کی صورت میں ہوتا کہ صفات کمالیہ کا اظہار ہو سکے اور اس کی صفات جمالی اور جمالی اور جلالی سے مقام جمع و تفصیل میں توصیف ہو سکے جیسا کہ اس نے اپنی ذات کے لئے بذاتہ گواہی دی ہے۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس حقیقت کے کئی مراتب ہوتے ہیں۔

مرتبہ اول:

ان سب مراتب میں سے اعلیٰ مرتبہ اور پہلا مرتبہ یہ ہے کہ حق سبحانہ اپنا ذکر خود کرے اور اپنی ثناء خود کرے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ لا احصی ثناء علیکم انت کما اثنیت علی نفسك۔ خدایا میں تیری مکمل ثناء نہیں کر سکتا جس طرح کہ تو نے خود

Presented by Ziaraat.Com

اپنی ثناء کی ہے۔

☆ مرتبہ دوم: ملائکہ مقربین کا ذکر اور ارواح کی حمد اور اپنے رب کی تسبیح۔

☆ مرتبہ سوم: ملائکہ سماوی اور نفوس ناطقہ مجردہ کا ذکر۔

☆ مرتبہ چہارم: ملائکہ ارضی اور نفوس منطبعہ کا اپنی طبقات کے ساتھ ذکر۔

☆ مرتبہ پنجم: ابدان اور ان کے اجزاء و اعضاء کا ذکر اس لئے کہ ہر عضو ایک خاص زبان میں ذکر الٰہی میں مشغول ہے۔

نون کے مراتب پانچ ہیں ایک نون مجتمع ہے مدار مواد کا جو حرفیہ نفسیہ رحمانیہ ہیں اس حیثیت سے کہ نفس رحمانی ام الکتاب ہوتا ہے مرتبہ اول تعین اول ہے جو تمام حقائق کیانیہ ربانیہ کی جمع ہے اور مرتبہ دوم، حروف الٰہیہ نوریہ کے مادہ کی دوات اور فعلیہ وجودیہ صورتوں کا ہیولیٰ اور عماء ربوبیت عین مہملہ کے ساتھ جس میں ہمارا پروردگار خلقت مخلوقات سے قبل ہوتا تھا مرتبہ سوم حقائق کونیہ کوام ہے جو تمام کائنات کی جمع احدیث ہے اور اس فرمان میں اسی کی طرف اشارہ ہے "اول ماخلق اللہ الدرہ "اور یہی ام الکتاب ہے جو رق وجودی میں مسطور ہے اور یہ غماء عبودیت ہے (غین معجمہ) کے ساتھ

مرتبہ چہارم ام الکتاب المبین ہے جو لوح محفوظ ہے جو اہل نظر کے ہاں نفس کلیہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔

مرتبہ پنجم نون الاقدار ہے جو روح قمر کی روحانیت میں واقع ہے اور یہ مرتبہ اسم خالق کا آسمان ہے اور یہ مرتبہ انوار عالیہ اور رضواء مختلفہ اور اتصالات اور انفعالات کا محل جمع ہے اور کتاب محو و اثبات کی جزئیات اس میں نقش ہیں۔

اقسام نکاح جیسا کہ بیان ہو چکا کہ پانچ اقسام ہیں:

اور مفاتیح جن کی طرف یہ فرمان اشارہ کرتا ہے "وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ "اس کے بھی پانچ مراتب ہیں اور وہ حضرات پنجگانہ ہیں جن کا ذکر

Presented by Ziaraat.Com

ہو چکا ہے۔

پس تم اس سے نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے اس طرح روایت رضوی میں آیا ہے کہ اس آیت شریفہ سے صاحبان عقل لیا ہے کہ عالم ماوراء کے حقائق کی شناخت اس عالم میں موجود حقائق کی شناخت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

اور اسی طرح روایت صادقی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ملک کو ملکوت کے مطابق خلق کیا ہے اور اپنے ملکوت کی اساس و بنیاد جبروت کے مطابق رکھی ہے تا کہ عالم ملک کے ساتھ استدلال ملکوت پر کیا جا سکے اور ملکوت کے ساتھ استدلال جبروت پر کیا جا سکے۔

اور یہ جان لو کہ منازل سیر جبی و جودی کو جب قوس نزولی میں دیکھا جائے تو اسے ''لیل اور لیالی'' میں تعبیر کیا جاتا ہے اور جب اسے قوس صعودی میں دیکھا جائے تو اسے ''یوم اور ایام'' میں تعبیر کیا جاتا ہے، پس عصمت اللہ کبریٰ حضرت فاطمہ زہراؑ جس طرح کہ وہ لیلۃ القدر ہیں اسی طرح وہ یوم اللہ بھی ہیں اور انسان کامل عصر محمدی میں دعاء (ظرف) قرآن ہے اور اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ انسان کامل قرآن ناطق ہے پس گیارہ قرآن ناطق اس شب قدر سے ہیں اور فاطمہؑ ان کی ماں ہے ان کا نزول اس شب قدر میں ہوا ہے پس تم حق متعال کے فرمان کو سمجھنے کی کوشش کرو جو اس نے فرمایا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ ہم نے تجھے کوثر عطاء کی ہے۔

رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص فاطمہؑ کو اس طرح جانے جس طرح فاطمہؑ کا حق ہے تو اس نے شب قدر کو پہچان لیا ہے اور فاطمہؑ کو فاطمہؑ اس لئے کہا گیا ہے کہ مخلوقات اس کی کہنہ حقیقت کے ادراک سے محروم ہیں۔

روایت صادقی میں ہے جس نے فاطمہؑ کے حق معرفت کو پہچانا تو اس نے شب قدر کو درک کر لیا یہ تمام روایت تفسیر فرات کوفی میں اس طرح آتی ہے۔

فرات کہتا ہے کہ محمد ابن قسم بن عبید نے اسناد معنعن کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ کہ لیل فاطمہ

Presented by Ziaraat.Com

علیہا السلام ہے اور قدر اللہ ہے پس جو شخص فاطمہؑ کو اس طرح پہچانے کہ جس طرح اس کا حق ہے تو اس نے لیلۃ القدر کو درک کر لیا ہے اور فاطمہؑ کو فاطمہؑ حق ہے تو اس لیے کہا گیا ہے کہ مخلوقات ان کی معرفت کے ادراک سے محروم ہیں اور جو قول خداوندی ہے مَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ" مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنی تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے شب قدر تو ہزار ماہ سے بہتر ہے یعنی شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس لئے کہ فاطمہؑ ام المومنین ہے۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا۔ اور ملائکہ مومنین ہیں جو متحمل علوم آل محمد ہیں اور روح القدس فاطمہ ہیں۔ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ" هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ یعنی خروج قائم تک صقر بن ابی دلف کرخی سے روایت ہوتی ہے کہ جب متوکل نے امام ابوالحسن عسکری کو بلایا میں ان کے پاس احوال پرسی کے لئے (یہاں تک کہ وہ کہتا ہے) میں نے امام سے کہا میرے مولا ہم نے ایک حدیث نبوی سن رکھی ہے مگر میں اس کے معنی کو نہیں سمجھ سکا تو آپ نے فرمایا وہ حدیث کونسی ہے؟ میں نے کہا وہ حدیث جس میں آیا ہے کہ تم ایام کے ساتھ دشمنی نہ کرو وگرنہ وہ تمہارے ساتھ دشمنی کریں گے اس حدیث کا کیا معنی ہے تو آپ نے فرمایا جب تک آسمان وزمین قائم ہیں ایام ہم ہیں۔

اور معرفت فاطمہؑ سے مخلوقات کا بے بہرہ ہونا اس لئے ہے کہ جو شخص مقام عصمت کا حامل نہیں ہوتا وہ مفہوم کے لحاظ سے عصمت کو سمجھ تو سکتا ہے لیکن از نظر ذوقی اس کا کما حقہ ادراک نہیں کر سکتا جیسا کہ حال عوام الناس کا ہے وہ چونکہ اہل اجتہاد نہیں ہوتے لہٰذا اجتہاد کی حقیقت وکہنہ کو باذوق سلیم ادراک نہیں کر سکتے اور اصلی معرفت ذوقی ہی ہوتی ہے۔

اور اصطلاح عرفاء میں ذوق سے مراد وہ امر ہے جسے انسان کشف ووجدان کے ساتھ ادراک کرے نہ کہ برہان وکسب کے ساتھ یا تقلید کے ساتھ اور اگرچہ دونوں

Presented by Ziaraat.Com

راستے فی نفسہ معتبر ہوتے ہیں لیکن یہ کشف وجودان کی منزلت کے برابر نہیں ہیں جیسا کہ مشہور ہے کہ شنیدن کی بود مانند دیدن یعنی سننا دیکھنے کی برابری نہیں کرسکتا اور نیز رسول خداؐ نے فرمایا کہ فاطمہؑ کو فاطمہؑ اس لئے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے چاہنے والوں کو آتش سے دور رکھا ہے۔

لیلۃ القدر انسان کامل کی بینہ ہوتی ہے یعنی وہ قلب ہے جو عرش رحمٰن ہے اور وہ اوسع القلوب ہے۔قول خداوندی ہے نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ روح۔امین آپ کے دل پر اترتے ہیں اور قول خداوندی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ کہ ہم نے اسے مبارک رات میں نازل کیا ہے اور یہ قلب شرح شدہ سینہ ہے جیسا کہ قول خداوندی ہے۔اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ، کیا ہم نے تیرے لئے انشراح صدر نہیں کیا؟ پس لیلۃ القدر سینہ حضرت خاتم الانبیاء ہے یعنی بینہ محمدی ہے اور قدر جو ہے وہ آنحضرتؐ کی بزرگی، منزلت اور بلندی مقام ہے اور ایسا ہی سینہ یہ قابلیت رکھتا ہے کہ اس میں قرآن نازل ہو سکے اور اس کی طرف قرآن آسکے اور حامل و قابل حقائق بن سکے خداوند متعال فرماتے ہیں اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا۔ہم نے آپ پر ایک سنگین سخن کا القاء کیا ہے اور خلاصہ امر یہ ہے کہ قرآن کریم کا نزول دفعی لیلۃ القدر، مبارکہ میں ہو جو زمانہ ایک مبارک زمانہ ہے اقراء وارقہ اور جان لو کہ قلب جیسا کہ صنوبری شکل کے گوشت کے ٹکڑے کو کہا جاتا ہے جو سینہ کی بائیں طرف واقع ہے اور اسی طرح لطیفہ ربانی پر قلب کا اطلاق ہوتا ہے جس کا اس قلب جسمانی کے ساتھ تعلق و رابطہ ہوتا ہے اسی طرح کلام لیلۃ القدر میں ہے اس امر کے سلسلہ میں تمثیلات بہت زیادہ موجود ہیں۔

جو صحیفے متکفل تفسیر انفسی قرآن ہیں ان میں قرآن کریم کبھی کشف تام محمدی کی صورت میں تعبیر ہوا ہے اور کبھی کشف اتم محمدی اور یہ بھی ضروری ہے کہ قرآن کے انزال اور تنزیل میں فرق ڈالا جائے انزال دفعی ہوتا ہے اور تنزیل تدریجی ہوتا ہے قول خداوندی

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور دوسرا قول خداوندی ہے، انا نحن نزلنا علیك القرآن تنزیلاً۔

انزال قرآن شب قدر میں تھا اور تنزیل اس کے بعد آہستہ آہستہ تیئس برس میں ہوئی تھی انزال دفعی میں بھی قرآن مکمل تھا جو فاتحہ سے ناس تک ہے نہ اس میں کمی تھی نہ بیشی تھی لہٰذا تحریف قرآن کہنا سراسر افتراء اور بہتان ہے۔

علاوہ براین جان لو کہ قلب جو کہ آیات قرآنی کے لئے خزنیہ حقائق ہے وہ لیلۃ القدر ہے چنانچہ جوز جابہ وحی ثمرۂ نبوت فاطمہ عارفہ بالاشیاء ہے فرماتی ہے الحمدلله الذی بنعمته بلف ما بلغت من العلم به والعمل له والرغبته الیه والطا عته لا مره والحمد لله الذی لم یجعلنی جاحدة لشئی من کتا به ولا متحیرة فی شئی من امره والحمد لله الذی هدانی الی دینه ولم یجعلنی بعد شیئا غیره۔

یعنی تمام تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں کہ اسی کی نعمت کی بدولت علم و عمل کے اس رتبے پر میں پہنچی ہوں اور اس کی طرف میں رغبت رکھتی ہوں اور اس کے امر کی میں اطاعت گزار ہوں اس خدا کی حمد ہے کہ جس نے مجھے اس کی کتاب کے کسی امر کا منکر نہیں بنانا اور اس نے مجھے اپنے امر میں کبھی سرگردان نہیں کیا اور اس خدا کی حمد جس نے مجھے اپنے دین کی طرف ہدایت کی ہے اور مجھے ایسا نہیں بنایا کہ اس کے غیر کی پوجا کروں۔

اس جملے میں غور کریں جو آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھے اپنی کتاب کے کسی امر کا منکر نہیں بنایا اور حدیث نبوی میں آیا ہے کہ قرآن کا کوئی ایسا حرف نہیں ہے مگر اس کے ستر ہزار معنی ہیں تو اس سے قبل ذکر شدہ روایت میں غور و فکر کرو کہ فرمایا جس نے فاطمہ ؑ کو اس طرح پہچانا جس طرح اس کا حق ہے تو اس نے شب قدر کو درک کر لیا۔

جس طرح کہ درہ توحید ودیعت مصطفیٰ حضرت فاطمہ زہراء شب قدر و یوم اللہ تھی اس

Presented by Ziaraat.Com

طرح کون جامع اور صاحب قلب بھی تھیں اس لئے کہ انسان اس وقت صاحب قلب ہوتا ہے جب اس کا عقل کامل ہو جائے اور حقیقت الامر اس کیلئے منکشف ہو جائے اور وہ انوار الٰہی میں وہ منقلب ہو جائے اس لئے کہ مرتبہ کمال ایسا ہوتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کلام میں آیا ہے اور جس طرح عقیلہ رسالت معدن حکمت حضرت فاطمہ زہراؑ وہ اسی طرح کلمات علیا میں سے ایک کلمہ بھی تھیں جیسا کہ الٰہی میں سے ایک کلمہ ہے جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نحن اسماء حسنیٰ جن کی معرفت رسول اللہ شب قدر بمعرفتنا۔ یعنی خدا کی قسم ہم واللہ الاسماء الحسنیٰ التی لا یقبل من العباد عملاً الا قبول نہیں کرتا۔

اور اسی طرح حضرت فاطمہ زہراؑ آل محمد میں سے تھیں اور امام علی علیہ السلام نے آل محمد اور اہل بیتی کے بارے میں فرمایا: سره الجاء امره وعیبته علمه الی خدا اور ذوی القربیٰ دنیه بهم اقام انحناء ظهره وسائل حق کے وسائل ہیں: ابداهم اساس الدین و عماد الیقین الهم ذاهب ارتعاد التالی ولهم خصائص حقوق الولایة وفیهم الوصیة والوراثة۔ یعنی آل محمد خدا کے راز کے محل ہیں اور دین کی کہف ہیں اور دین کے پہاڑ ہیں اس کے حکم سے دولت شدہ پشت انہی کی اور دین کی لرزاں پشت انہی کی ہیں اور کتاب الٰہی کے آل محمد پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ان کی دولت پاتی نہیں ان کی دولت سیدھی ہوتی ہے

Presented by Ziaraat.Com

برابری نہیں کر سکتے یہ اساس دین ہیں یہ عماد یقین ہیں خالی ان کی طرف واپس لوٹ کر آتے ہیں پیچھے رہ جانے والے ان تک ملحق ہو جاتے ہیں۔

ان کیلئے خصائص ولایت مخصوص ہیں ان میں ہی وصیت اور وراثت ہے۔ کیا آپ خطبہ قاصعہ کے مطالب پر غور نہیں کرتے جہاں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں وحی و رسالت کے نور کو دیکھتا ہوں اور نبوت کی خوشبو کو سونگھتا ہوں۔

رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس چیز کو میں سنتا ہوں تم بھی اسے سنتے ہو اور جسے میں دیکھتا ہوں تم بھی اسے دیکھتے ہو مگر یہ کہ تم نبی نہیں ہو لیکن وزیر ہو اور تم حق پر ہو۔

کیا آپ امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمان کو نہیں دیکھتے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ امام کی معمولی ترین شناخت یہ ہے کہ امام درجہ نبوت کے علاوہ پیغمبر کا ہم درجہ ہوتا ہے اور اس کا وارث ہوتا ہے امام کی اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت ہوتی ہے بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں اور نیز فرمایا کہ کچھ بندے نبی بھی نہیں اور شہید بھی نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن لوگ ان کے مکان منزلت کی خواہش کریں گے اس طرح ایک حدیث میں آیا ہے کہ خدا کے کچھ ایسے بندے ہیں جو نبی نہیں ہیں لیکن ان کے مقامات قرب میں ہیں؟

مسعودی کی مروج الذھب میں آیا ہے کہ امام حسن مجتبیٰ نے فرمایا کہ خدا کی قسم آج رات ایسا شخص دنیا سے گزرا ہے کہ سابقین نے اس پر سبقت سوائے نبوت کے کسی امر میں نہیں لی اور آخرین اسے درک نہ کر سکیں گے۔

بلکہ سورہ کہف میں ایک اللہ کے بندے کا قصہ ہے جو موسیٰ کلیم اللہ جو اولوالعزم رسول ہیں ان کے ساتھ سفر کے بارے میں ہیں:

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا

Presented by Ziaraat.Com

یعنی لطیف سے نواز ہوا تھا اور اسے ہم نے اپنی طرف سے علم لدنی اور اسرار الٰہی سکھائے ہوئے تھے موسیٰ علیہ السلام نے اس شخص سے کہا کہ اگر میں تمہاری بیعت کروں تو کیا تم اپنے علم لدنی سے مجھے بھی کوئی سکھاؤ گے؟ تو اس نے جواب دیا کہ تو میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتا بلکہ تو صبر کر بھی کیسے سکے گا جس کے بارے تم جانتے ہی نہیں ہو۔

بنا برایں ضروری ہے کہ تشریعی پیغمبروں اور علم وسلوک کے پیغمبروں میں فرق ڈالا جائے۔ پس جس شخص کے مقدر میں منزلت احسان ہوئی اور اس مقام تک جا پہنچا تو اسے مشاہدہ وہ کشف اور عیان کا مقام حاصل ہوا ہے مقام مشاہدہ وہ روحی مقام ہے جس نفس کے ذکر شدہ پانچ مقامات میں سے ہے وہ ظاہر، باطن، قلب، روح اور سر ہیں جیسا کہ سید الاوصیاء امام علی مرتضیٰ علیہ السلام کے کلام میں آیا ہے۔

اللھم نور ظاھری بطاعتك باطنی بمجتك وقلبی بمعرفتك و روحی بمشاھدتك وسری با ستقلا ل اتصال حضرتك یاذالجلال والا کرام۔

یعنی اے اللہ میرے ظاہر کو اپنی اطاعت کے ساتھ منور فرما اور میرے باطن کو اپنی محبت کے ساتھ منور فرما اور میرے دل کو اپنی معرفت کے ساتھ منور فرما اور میری روح کو اپنے مشاہدے کے ساتھ منور فرما اور میرے راز کو اپنی بارگاہ میں حاضری کے استقلال کے ساتھ منور فرما اے ذوالجلال والاکرام۔

علاوہ برایں کہ جو نفس انسانی ہے اس کو ھوویت میں مقام معلوم حاصل نہیں ہے اور نہ ہی وجود میں کوئی معین درجہ اس کا ہوتا ہے جیسا کہ تمام طبعی نفسی اور عقلی موجودات کا مقام معلوم ہوتا ہے بلکہ نفس انسانی کے مختلف مقامات اور درجات ہوتے ہیں اور اس کے نشات سابقہ اور لاحقہ ہوتے ہیں اور ہر مقام اور عالم میں اس کی صورت ایک نئی صورت ہوتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

قرآن فرقان کی اس نص میں تدبر کرو جو فرمایا: وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔ یعنی جب حضرت یوسفؑ رشد کی عمر میں پہنچے تو اسے ہم نے مسند حکم فرمائی اور دانش سے نوازا اور اسی طرح ہم محسنین کا اجر دیا کرتے ہیں احسان کے تین مراتب ہوتے ہیں پہلا مرتبہ یہ ہے کہ ہر چیز کے ساتھ نیکی کے ساتھ برتاؤ کیا جائے اور موجودات پر رحمت وشفقت کی نظر ڈالی جائے۔

دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ عبادت حضور کے نام کے ساتھ کی جائے اس طرح کہ گویا عبادت گزار اپنے رب کا مشاہدہ کر رہا ہو جیسا کہ حدیث نبوی میں آیا ہے۔ الاحسان ان تعبدالله كانك تراه ۔ یعنی احسان یہ ہے کہ تم اس طرح عبادت الٰہی کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہیں۔

تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ کان (گویا) کے مفہوم کو ختم کرنا ہے یعنی ہر شے میں اور ہر شے کے ساتھ رب کا مشاہدہ و دیدار کرنا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى: یعنی جس نے اپنے چہرے کو تسلیم خدا کیا اور وہ محسن ہوا تو اس نے خدا کی محکم رسی کو تھام لیا ہے مقام مصطفیٰ صرف مردوں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ مرد عورت اس میں برابر ہیں جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ:

یعنی جب فرشتوں نے کہا اے مریم خدا نے تجھے چن لیا ہے اور تجھے پاکیزہ کیا ہے۔ اور تجھے عالمین کی عورتوں پر فضیلت دی ہے تو بنا بر این حضرت فاطمۃ الزہراءؑ علیہا السلام کے بارے تمہارا کیا گمان ہوگا جو خاصہ اصحاب کساء ہیں لیلۃ القدر ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے رجس کو دور کیا۔

بہت سی آیات وروایات کی تعبیر بنا بر تعلیب ہے جیسا کہ حضرت مریمؑ کے بارے

Presented by Ziaraat.Com

ارشاد کہ یا مریم: اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۔

اے مریم تو اپنے رب کے لئے قنوت کیا کر سجدہ کیا کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کر یا یہ فرمان الٰہی کہ "وَ صَدَّقَتْ بِکَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ کُتُبِهٖ وَ کَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ"۔ کہ مریم نے اپنے رب کے کلمات اور کتابوں کی تصدیق کی اور وہ خدا کے مطیع بندوں میں سے تھی۔ جب انسان کا نفس ناطقہ استعداد حاصل کر لے چاہے وہ مرد عورت تو اس کے لئے صور ملکی وملکوتی حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ مریمؑ کے بارے میں ارشاد ہے

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا

اور مریمؑ کی کفالت حضرت زکریاؑ نے کی تھی جبکہ فاطمہ زہراؑ کی کفالت اشرف الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی ان کی ماں حضرت خدیجہ کبریٰؑ تھیں جو عورتوں میں سے سب سے پہلے ایمان لائی تھیں چنانچہ نہج البلاغہ میں ہے۔

ولم یجمع بیت واحد یو مئذ فی الا سلام غیر رسول الله وخد یجه وانا لثهما۔

کہ حالت اسلام میں فقط ایک ہی گھر تھا جس میں سوائے رسول اللہ اور خدیجہ کے اور کوئی نہ تھا اور تیسرا میں تھا اور رسول اللہ عائل تھے تو خداوند غنی ومغنی نے مال خدیجہ علیہا السلام سے انہیں غنی کر دیا جیسا کہ آیت شریفہ میں ہے۔ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی

اور وحی کے بھی مراتب ہیں جیسا کہ ارشاد ہوا: نحن نقص علیك احسن القصص بماء وحینا الیك هذا القرآنی۔ یعنی ہم آپ کے لئے بہترین قصہ بیان کرتے ہیں ہم تجھ پر اس قرآن کی وحی کرتے ہیں۔ اور فرمایا یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَةِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ یعنی اے رسول اس وقت کو یاد کرو کہ جب تیرے رب نے ملائکہ کی طرف وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو۔

Presented by Ziaraat.Com

اور فرمایا: وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ۔ یعنی ہم تم کو اس کے بارے خوف لاحق ہو جائے تو اسے دریا میں بہا دینا اور فرمایا وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا۔ یعنی تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں اپنے گھر بنائے۔

اور فرمایا: فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا۔ یعنی اس نے سات آسمانوں کے نظم وضبط کو دونوں میں درست کیا اور ہر آسمان میں اس نے اپنے امر سے وحی کی کافی شریف میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ نطفہ کو خلق کرے جس سے اس نے اللہ میثاق کیا ہوتا ہے یا جس نطفہ کے بارے چاہتا ہے اسے رحم عورت میں رکھے تو مرد کو وہ جماع پر تحریک کرتا ہے اور رحم زن کو وحی کرتا ہے کہ اپنے دروازے کو کھول دے تا کہ میری خلق وقضا قدر جو نافذ ہونے والی ہے وہ تیرے اندر مستقر ہو جائے تو اس وقت رحم کا دروازہ کھل جاتا ہے تو نطفہ رحم تک جا پہنچتا ہے۔

بنا براین اس قسم کی روایات آیات شریفہ توحید صمدانی، قرآنی کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور نیز کافی شریف میں اپنے اسناد کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں جب باپ کی جدائی کا سخت غم ان پر طاری ہوتا تو جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آتے اور ان کی عزا فرماتے اور انہیں سکون ملتا اور جبرائیل انہیں حضرت رسول خداؐ کے بارے میں اور ان کی شرافت مکانت کے بارے میں انہیں خبر دیتے اور انہیں بتاتے کہ ان کے ان کی ذریت کے ساتھ کیا ہوگا اور علی علیہ السلام اس کو تحریر فرماتے تھے علل الشرائع میں انہوں نے اپنے اسناد کے ساتھ عیسیٰ بن زید بن علی علیہم السلام سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو محدثہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ملائکہ ان سے کلام

Presented by Ziaraat.Com

فرماتے تھے ملائکہ آسمان سے اتر کر ندا دیتے جیسا کہ مریم بنت عمرانؑ کے بارے میں ہے ملائکہ کہتے یا فاطمہ ان اللہ اصطفك وطهرك واصطفاك على نساء العالمين يافاطمة اقنتى لربك واسجدى واركعى مع الراكعين العغ مع الراكعين۔

ملائکہ حضرت فاطمہؑ کے ساتھ کلام کرتے اور وہ ملائکہ کے ساتھ ملا کرتیں تو ایک دن حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا کہ نساء العالمین پر فضیلت تو مریم بنت عمرانؑ کو حاصل تھی تم مجھے کیوں کہہ رہے ہو تو وہ کہنے لگے مریم اپنے زمانے کی عورتوں کی سیدہ تھیں اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے زمانے کی سیدہ بنایا ہے اور اولین و آخرین کی عورتوں کی سیدہ بھی تجھے ہی بنایا ہے۔

علم عین عالم عین معلوم ہوتا ہے اور علم وہ نور ہے جسے اللہ جس کے دل میں چاہتا ہے ٹھہرا دیتا ہے اور جیسا کہ ہم نے کہا کہ علم و عالم اور معلوم کے درمیان اتحاد پایا جاتا ہے تو بنا بر این علم عین نفس اور علم چشم نفس بن جاتا ہے یعنی علم ذات نفس کے ساتھ عینیت پیدا کر لیتا ہے اور نفس کی چشم بن جاتا ہے اور انسان علم کی بدولت ہلاکتوں سے بچ جاتا ہے اور قرب الٰہی حاصل کر لیتا ہے اور جنت الذات تک جا پہنچتا ہے اور اس جنت کی برابری کوئی جنت نہیں کر سکتی چنانچہ فرمان الٰہی ہے داد خلى جنتى اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

علم حکمت ہوتا ہے اور حکمت جنت ہوتی ہے حدیث نبویؐ میں ہے۔

انا مدنيته الحكمته وهى الجنته وانت يا على بابها فكيف يهتدى المهتدى الى الجنه ولا يهتدى اليها الا من بابها یعنی میں حکمت کا شہر ہوں اور وہ جنت ہے اور اے علی علیہ السلام آپ اس کا دروازہ ہیں اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جنت میں جانے والا اس کے دروازے کا محتاج نہ ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

اور قرآن حکیم ہے یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ۔ پس قرآن ناطق وہ انسان کامل ہے جو حکیم بھی ہو جنت بھی ہو اور قرآنی انسان کتاب علیین ہے اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ وَمَآ اَدْرٰىکَ مَاعِلِّیُّوْنَ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت کے درجات آیات قرآنی کے عدد کے مطابق ہیں قیامت کے دن قاری قرآن کو کہا جائیگا کہ قرآن پڑھتا جا اور درجات کو حاصل کرتا جا۔

قرآنی آیات کے بطون حد شمارش سے زیادہ ہیں قبول الٰہی ہے کل یعمل علی شاکلتہ ہر ایک اپنے شاکلہ (نیت) کے مطابق عمل کرتا ہے اور فرمایا: ولا یعلم جنود ربك الا هو ۔ تیرے رب کا جو لشکر ہے اسے سوائے اسی کے کوئی نہیں جانتا۔ خاص و عام کی روایت میں آیا ہے کہ آیت ''اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُهَا کَافُوْرًا (سے) وَّکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا'' حضرت علی فاطمہؑ اور حسنین علیہم السلام اور ان کی ایک کنیز فضہؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۔ ان کے رب نے انہیں طاہر شراب سے سیراب کیا اس کی تفسیر میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ای یطهرهم عن کل شئی سوای لله اذ لا طاهر من تدنس بشی من الا کوان الا الله ۔ یعنی اس شراب سے وہ ہر چیز سے پاک ہو گئے اس لئے کہ کائنات کی پلیدیوں سے سوائے خدا کے کوئی پاک نہیں ہے پس فاطمہ علیہا السلام کی عظمت میں غور و فکر کرو جو غایت حرکت ایجادی و وجودی اور معدن حکمت ہے پھر تم پڑھو اور بلندی درجات حاصل کرتے جاؤ (اقراء وارقہ) پھر یہ جان لو کہ شہود کے مراتب ہوتے ہیں ان میں سے ایک دیدار نظری ہے اور دوسرا مرتبہ دیدار بصیرتی ہے جو عالم خیال سے متعلق ہے اور تیسرا درجہ بصر و بصیرت کے ساتھ اکٹھا دیدار ہے اور چوتھا درجہ صور تحسہ سے مجرد حقائق اور ادراک حقیقی ہے تا اینکہ شہود اس منزل تک

Presented by Ziaraat.Com

باب چہارم:

مصائب سیدہ و مقتل محسنؑ

فصل اول:

مقتول الولد صاحب الاحزان الطویله الشهیده المغضوبة حقها المظلومه ناحلة الجسم باکته العین محترقة القلب معصبة الراس،الکریمة المظلومة الشهیده مکسوره الضلع رضیض الصدر مغصوبة الحق خفی القبر شرح بعض اسما؟۔

ناحله الجسم :۔

کا معنی ایسی سخت بیماری جس سے صرف ہڈیاں باقی رہ جائیں اور گوشت پوست ختم ہو جائے بضعۃ الرسول صلوات اللہ علیہا پر ایسے مصائب آئے ہیں جس کے باعث صرف ہڈیاں رہ گئیں۔

مکسوره الضلع ر ضیض الصدر:

مخدومہ کبریٰ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں اور پتھروں کی ضربات سینہ اقدس کی ہڈیاں چور چور ہوئیں۔

مقتول الولد:۔

فرزند قتل کیا گیا ہے صرف ایک محسن ہی نہیں بلکہ شہزادہ محسن علیہ السلام سے لیکر حسن عسکریؑ تک تمام فرزندان زہراء سلام اللہ علیہا شہید ہو گئے حتیٰ امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بھی شہید ہوں گے۔

کثیر روایات میں سقط محسنؑ کا ذکر موجود ہے۔ یہاں حمل اور سقط کا مفہوم واضح کا بیان کرنا ضروری ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

معنی حمل:۔

ارشاد باری تعالیٰ۔

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ ملائکہ نے عرش نے عرش خداوندی کو اُٹھا رکھا ہے یہاں حمل سے مراد کسی شئے کا اٹھانا ہے حاملاں عرش کے الفاظ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ ۔انہوں عرش کو اٹھا رکھا ہے عرش خداوندی کو ملائکہ مقربین اپنے کندھوں پر لیے ہوئے ہیں نہ کہ ان کے ان کے شکم و بطن میں ہیں۔

حاملاں عرش خداوندی نے عرش کو اپنے ہاتھوں پر یا کاندھوں پر اٹھا رکھا ہے۔

پس حمل محسن علیہ السلام سے مراد یہ ہے مخدومہ کائنات مظلومہ عالیہ نے حضرت محسن علیہ السلام کو ہاتھ پر اٹھا رکھا ہے حمل معصوم شکم میں نہیں ہے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

ان معاشر الاوصیاء لیس نحمل فی ابطون الامهات ولاَ نخرج من الارحام۔

ملاحظہ فرمائیں: صحیفۃ الابرار۔

ہم گروہ اوصیاء کا حمل شکم مادر ہیں اور نہ نہیں ہوتا ہم رحم یہی مادر سے پیدا نہیں ہوتے لہٰذا حمل شکم میں ہیں بلکہ پہلو میں اٹھائے ہوئے کو کہا جائے گا۔

سقط سے مراد:

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ

کوئی درخت سے پتہ نہیں گرتا مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے یہاں سقط کا معنی ہے گرنا اوران اشجار کا درختوں کے پتوں کا گرنا تب صحیح ہوگا جب پتا ٹہنی شاخ پر ہوں پتا ہمیشہ شاخ

Presented by Ziaraat.Com

پر ہوتا اور شاخ سے ہی گرتا ہے۔

سقط محسن علیہ السلام سے مراد یہ ہے:

کے مظلوم کبریٰ سلام اللہ علیہا نے اپنے فرزند ارجمند شہزادہ محسن بن علی علیہ السلام کی جو چند ماہ کے تھے ہاتھ پر اٹھا ہوا تھا جب جلتا ہوا دروازہ مقتولہ شہزادی پر گرایا گیا تو شہزادہ محسن علیہ السلام کا سقط ہوا یعنی شجر طیبہ کی شاخیں ٹوٹ گئیں میوہ دل زہراء سلام اللہ علیہا زمین پر گر گیا مکسور الضلع جب والدہ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں محسن شہید ہو گئے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

فصل دوم:

حضرت محسن علیہ السلام کی دنیا میں تشریف آوری

علماء اہل سنت کے بیانات

(۱): علامہ ابن اسحاق لکھتے

فی اولاد فاطمه بن علی محسنا ومات صغیراً

سیرۃ ابن اسحاق، ص ۲۴۷۔

علامہ دولابی:

الذریۃ الطاھرہ، ص ۱۱۴،۲۷۔

علامہ سبط ابن جوزی: صفۃ الصفوہ جلد دوم، ص ۳۔

علامہ ابن الاثیر: تاریخ کامل جلد سوم، ص ۱۷۲۔

علامہ ابن فندق البهيقي۔

الحسن بن علی والحسین بن علی المحسن بن علی هلك صغیر اً.

ملاحظہ فرمائیں: لباب الانساب جلد اول، ص ۲۲۷۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد حضرت حسن ابن علی اور حسین ابن علی علیہ السلام اور محسن بن علی کم سنی میں شہید ہو گئے۔

انه محسنا ولدته فاطمه فی زمن النبی صلی الله علیه وآله وسلم.

حضرت محسن علیہ السلام کی ولادت حیات ظاہری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی ہوئی۔

فصل سوم:

شہزادہ جناب محسن علیہ السلام

تحقیق انیق محقق دوران مخدومہ جعفر الزمان علیہ الرحمۃ والرضوان:

پاک خاندان علیہم الصلوٰت والسلام کے جتنے بھی پاک افراد علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے ہیں ان کے ولی شرعی ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں اب اگر ہم اس گھر کے شہیدوں کی ایک لسٹ بنانا چاہیں تو سب سے اول جو شہید ہیں وہ ہیں جناب محسن علیہ الصلوٰت والسلام یہ امام مظلوم علیہ الصلوٰت والسلام کے سب سے چھوٹے بھائی ہیں۔

اسد الغابہ فی تمیز صحابہ جلد ۹ صفحہ نمبر ۱۸ پر ہانی ابن ہانی امیر کائنات علیہ الصلوٰت والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ۔

لما ولد الحسن سمیته حربا فجاء رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقال ار ونی ابنی ماسمیتمو ه؟

قلنا حربا قال هو حسن علیه الصلوٰت والسلام فلما ولد الحسین علیه الصلوٰت والسلام سمیته حربا فجاء النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال ارو نی ابنی ما سمیتموه ؟ قلنا حربا قال بل هو الحسین علیه الصلوٰت والسلام فلما ولد الثالث سمیته حربا ثم جاء النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتو ه ؟ قلنا حربا

Presented by Ziaraat.Com

فقال بل هو محسن علیه الصلوت والسلام ثم قال سمیتم با سماء ولد هارون شبر و شبیر و مشیر علیه الصلوٰت اجمعین۔

یہ تو وہ روایت ہے جسے اغیار نے لکھا ہے اگر ہم اس روایت کے ساتھ وہ روایت بھی شامل کریں کہ جس میں امیر کائنات علیہ الصلوٰت والسلام نے فرمایا تھا کہ ہماری دلی خواہش تھی جس کا اظہار نہیں ہوا کہ ہم اپنے بیٹوں کے نام اپنے بھائیوں کے نام پر رکھیں گے مگر ہماری اولاد کے اسما الحسنیٰ جناب ہارون علیہ السلام کے تین بیٹوں کے نام پر رکھے گئے اغیار نے بھائیوں کے بجائے ابوسفیان کے باپ کا نام شامل کر دیا اور نہ امیر کائنات علیہ الصلوٰت والسلام نے اپنے بھائیوں کا ذکر فرمایا تھا جیسا کہ بعد والے بیٹوں میں جناب جعفر جناب عقیل اور جناب طالب علیہ الصلوٰت والسلام کے نام موجود ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ ان کے نام پاک رکھنے میں اسی خواہش کی تکمیل فرمائی گئی۔

میں نے یہ روایت صرف اس لئے لکھی ہے کہ اس میں ایک اہم مسئلے کو حل فرمایا گیا ہے۔ فلما ولد الثالث سمیته حربا ثم جاء النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال اروني ابني ما سمیتوه ؟ قلنا حربا قال بل هو محسن علیه الصلوٰت والسلام ثم قال سمیتم با سماء ولد هارون شبر و شبیر و مشبر علیه الصلوٰت والسلام (مسند الامام الشہید ج اول)۔

فرمایا جب ہمارے لخت جگر جناب محسن علیہ الصلوٰت والسلام کی دنیا پہ آمد ہوئی تو شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ہمیں ہمارا نور چشم دکھائیں تو ہم جناب محسن علیہ الصلوٰت والسلام کو پیش کیا تو فرمایا آپ نے ان کا نام کیا تجویز کیا ہے ؟ ہم نے دل میں کہا حرب یا جعفر اس پر فرمایا ان کا نام پاک تو محسن علیہ الصلوٰت والسلام ہے اور ہم نے جناب ہارون علیہ السلام کے تینوں بیٹوں کے ناموں پہ آپ کے پاک فرزندان کے نام تجویز فرمائے ہیں۔ یعنی شبر و شبیر و مشبر کے عربی میں یہی معنی ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اب دیکھیں اس روایت سے یہ ثابت ہے کہ جناب محسن علیہ الصلوٰت والسلام کی دنیا میں آمد شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور حیات ہی میں ہوئی تھی۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کی دنیا میں آمد کی تاریخ کیا تھی؟۔

اس کا جواب کسی کتاب میں میری نظر سے نہیں گزرا ہاں ہم واقعات پر کرونالوجی کے کلیات اپلائی کر کے اندازہ ضرور کر سکتے ہیں۔

وہ اس طرح ہے کہ خم غدیر پہ اعلان ولایت کے بعد جب ۲۰ ذوالحجہ کے بعد آپ مدینے میں تشریف لائے تو جناب محسن علیہ الصلوٰت والسلام کی دنیا پہ آمد ہوئی یعنی شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری دور علالت محرم الحرام میں شروع ہوا ایک ماہ اٹھائیس دن بعد آپ نے وصال فرمایا یعنی ۲۸ صفر المظفر کے دن آپ کا وصال ہوا اس طرح ہم یہ اندازہ ضرور کر سکتے ہیں کہ جناب محسن علیہ الصلوٰت والسلام کی دنیا میں آمد ۲۳ ذوالحجہ کے بعد اور یکم محرم الحرام سے قبل ہے اور ان کا روز شہادت ۱۰/ ۱۲ جمادی الاول ہے اس طرح بوقت شہادت ان کی عمر شریف پانچ مہینے سے کچھ کم تھی۔

یہ اتنے اہم شہید ہیں کہ مقام شہادت میں یہ اولین و آخر میں سے سب سے اونچے مقام کے مالک ہیں، آپ کتب غیبت اٹھا کر دیکھیں ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف جب اپنی تلوار انتقام بلند فرمائیں گے تو سب سے پہلے نہ امیر کائنات علیہ الصلوٰت والسلام کو ماہ رمضان میں لگائی گئی ضربت کا انتقام لیں گے اور نہ ملکہ عالمین علیہ الصلوٰت والسلام کے زخمی پہلو کا انتقام لیں گے اور نہ ہی امام حسن المجتبیٰ علیہ الصلوٰت والسلام کے تابوت اطہر کی بے حرمتی کا یعنی ان کے کفن اطہر سے نکلنے والے ستر تیروں کا انتقام لیں گے اور نہ ہی امام مظلوم علیہ الصلوٰت والسلام کی تیرہ ضربوں کا انتقام لیں گے بلکہ سارے کتب غیبت رو رو کر یہی بتا رہے ہیں کہ منتقم حقیقی علیہ الصلوٰت والسلام سب سے پہلے اس کمسن کا انتقام لیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

میں عرض کر رہا تھا کہ ظالمین سے ایک انتقام خروج کے فوری بعد لیا جاتا ہے اس میں زمانہ موجود کے ظالمین کو سزا دی جائے گی اس کے بعد منبر عدل آراستہ کیا جائے گا جس میں زمانہ ماضی کے ظالمین کو زندہ کر کے ان سے انتقام لیا جائے گا اس کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ ہمارے شہنشاہ زمانہ علیہ الصلوت والسلام سب سے پہلے جس ظلم کا انتقام اپنے دست مبارک سے لیں گے وہ معظمہ کونین علیہ الصلوت والسلام کے کمسن لعل جناب محسن علیہ الصلوت والسلام کا انتقام ہوگا ان کے بارے میں عرض کر دوں کہ جب غاصبان فدک نے ملکہ عالمین علیہ الصلوت والسلام کے گھر اطہر کو ٹھنڈا کرنے کے لئے دروازے پر لکڑیاں جمع کر دی تھیں تو اس وقت ملکہ عالمین علیہ الصلوت والسلام اپنے دروزاے کے پیچھے تشریف لائیں اور انہیں سرزنش فرمائی اس وقت ان کی گود میں ان کے کمسن شہزادے جناب محسن علیہ الصلوت والسلام تھے اس وقت قنفذ ملعون نے آکر دروازے کو دھکا دیا تھا جس کی ضرب سے جناب محسن علیہ الصلوت والسلام ملکہ عالمین علیہ الصلوت والسلام کے ہاتھوں سے زخمی حالت میں زمین پر گر گئے اور مرتبہ شہادت کو پالیا۔

امام صادق علیہ الصلوت والسلام نے فرمایا تھا کہ اول من یحکم فیھم محسن ابن علی و فی قاتلہ ثم فی قنفذ فیو تیان ھو و صاحبہ فیضربان بسو ط من نار۔

فرمایا کہ سب سے پہلے جس مظلوم علیہ الصلوت والسلام کے انتقام کا فیصلہ ہوگا وہ جناب محسن علیہ الصلوت والسلام ہوں گے اس وقت قنفذ ملعون کو اس کے ساتھیوں سمیت دربار عدالت میں پیش کیا جائے گا اور ان پر آتش جہنم کے کوڑے سے حد جاری کی جائے گی اور وہ کوڑا اس طرح کا ہوگا کہ اگر اسکی ایک ضرب سمندر پر لگائی جائے تو وہ سمندر بھی دہک اٹھے گا اور اگر اس کی ضرب پہاڑوں پر لگائی جائے تو وہ انہیں بھی پیس کر رکھ دے گا

Presented by Ziaraat.Com

اس کوڑے کی اس ملعون اور اس کے ساتھیوں کو دو دو ضربیں لگائی جائیں گی۔ دوستو! اگر ہم اس اصول کے حوالے سے دیکھیں کہ جو سب سے بڑا مظلوم اور سب سے بڑا شہید ہوگا اس کا انتقام سب سے پہلے لیا جائے گا تو پھر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ عالم موجود میں شہید اکبر اگر کوئی ہے تو وہ جناب محسن علیہ الصلوٰت والسلام ہیں اس طرح ہم درجہ بندی کریں تو وہ اس طرح ہوگی کہ باقی سارے شہدائے عالم میں سید الشہدا جناب حمزہ علیہ الصلوٰت والسلام ہیں اور بنو ہاشم علیہ الصلوٰت والسلام کے جتنے شہید ہیں ان میں سے جتنے شہید ہیں ان میں سے سید الشہدا اور شہید اکبر جناب محسن علیہ الصلوٰت والسلام ہیں کیونکہ سب سے پہلے ان کا انتقام لیا جاتا ہے اور ان کے بعد شہنشاہ کربلا علیہ الصلوٰت والسلام کا انتقام لیا جاتا ہے ان کے بعد دیگر شہیدوں کا انتقام لیا جائے گا اور اس بات سے آج تک کسی نے انکار نہیں کیا کہ سب پہلے جو انتقام لیا جانا ہے وہ جناب محسن علیہ الصلوٰت والسلام ہی کا ہوگا۔

دوستو! جب میدان عدل لگایا جائے گا تو اس وقت اس ملعون کو بلایا جائے گا جس کا نام قنفذ، ملعون ہے یہ ملعون اپنے ساتھی سمیت دربار عدل میں پیش کیا جائے گا جونہی وہ ملعون ہمارے شہنشاہ زمانہ علیہ الصلوٰت والسلام کے سامنے آئے گا وہ اپنے تخت بیٹھ نہیں سکیں گے فوراً کھڑے ہو جائیں گے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے ان کے ہاتھ میں سوط (درہ) ہوگا وہ ایسا درہ ہوگا کہ اگر سمندروں پر اس کی ایک ضرب لگائی جائے تو سارے سمندر آگ کے سمندر بن جائیں اگر وہ کوڑا کوہ ہمالیہ کی پشت پر مارا جائے تو وہ راکھ کا ڈھیر بن جائے۔

وہ کوڑا لے کر آپ اس ملعون کے سامنے تشریف لائیں گے، اس وقت وہ اپنے اس کوڑے کو اپنے سر اطہر کے اوپر گردش دیں گے جس کی ہیبت ناک آواز سے اہل جہنم کی چیخیں نکل جائیں گی، عالم ملکوت کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اہل عرش سے لے کر

Presented by Ziaraat.Com

اہل تحت الثریٰ تک ساری مخلوق کے دہشت سے سانس حلق میں مچھلی کے کانٹے کی طرح اٹک جائیں گے۔ اس کے بعد سارے موجودگان عالم کو ان ملعونوں کے جرم سے آگاہ فرمائیں اولین و آخرین کی مخلوق۔ قنفذ، ملعون اور اس کے ساتھیوں پر لعنت کرے گی میرا دل مانتا ہے کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اولین و آخرین کی ساری مخلوق کے مجمع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام اور سارے معصومین علیہم الصلوٰت والسلام کے سامنے اپنی جدہ طاہرہ صلوٰت اللہ علیہا کی شہادت کو بیان فرمائیں گے گویا یہ وہ مجلس ہوگی جس میں ساری کائنات سامع ہوگی اور خود شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ذاکر ہوں گے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ اس معصوم کائنات علیہ الصلوٰت والسلام کی شہادت بیان فرمائیں گے تو اولین و آخرین پر ایسی رقت طاری ہوگی کہ قیامت کا سماں ہوگا۔ دوستو! میں اس مقام پر دعا کرنا واجب سمجھتا ہوں کہ آؤ ہم سب مل کر دعا کریں کہ اس معصوم کائنات علیہ الصلوٰت والسلام کا انتقام جلدی ہو، معظمہ کونین صلوات اللہ علیہا کی شہادت کا انتقام ہو، ان کے زخمی پہلو کا انتقام ہو ان کے پاک گھر سے مصائب کا کلی طور پر خاتمہ ہو جائے اور جو کائنات کی غایت القصویٰ یعنی بلند ترین انتہا ہیں ان کا ظہور اجلال و خروج بصد عروج جلدی ہو۔

اللھم عجل لو لیك الفرج

یا رب محمد و آل محمد صل علی محمد و آل محمد وعجل فرج آل محمد

ملاحظہ فرمائیں: نہج المعرفت جلد سوم، ص ۴۸۵ تا ۴۹۱۔ مطبوعہ کراچی۔

مصباح شیعت، ص ۱۲۳ تا ۱۲۸۔ مطبوعہ کراچی۔

Presented by Ziaraat.Com

فصل چہارم:

مقتل محسن علیہ السلام

یوم ظلم عظیم

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرمایا:

قال الصادق ان یوم السقیفہ احراق النار علی باب امیر المومنینؑ والحسنؑ والحسینؑ وفاطمہؑ و زینبؑ دام کلثوم و فضہ علیہم سلام وقتل محسن علیہ السلام بالرفسۃ اعظم واذھی وامر لا نہ امل یوم العذاب۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

روز سقیفہ حضرت امیر المومنین حسن و حسین سیدہ فاطمہ زینب دام کلثوم اور فضہ سلام اللہ علیہم اجمعین کے گھر کے دروازے کی جلائے جانے اور حضرت محسن علیہ السلام کو پاؤں کی ٹھوکروں سے شہید کرنے کا دن سب سے بڑی مصیبت کا ان کیونکہ تمام مصائب کی بنیاد ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: چشمہ اشک، ص ۱۰۶، ۱۰۷ مطبوعہ ناشر جامع المنتظر ۱۹۰۔
بحوالہ نواب الدھور ص ۱۵۷۔

نوٹ:۔ چشمہ اشک جناب حجۃ الاسلام علامہ سید محمد نقوی نجفی صاحب کی جو کتاب زعیم حوزہ علمیہ جامع المنتظر لاہور، علامہ حافظ سید ریاض حسین نجفی صاحب کے فرزند ہیں۔ یہ کتاب جامع المنتظر سے ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی۔

صدر المحقیق آیت اللہ علامہ سید عطا اللہ مہاجرانی فرماتے ہیں:

محسن کودکی کوچک و یکی دوسالہ بود کہ یہ دنبال مادرش دوید و میان در و دیوار ماند یورش

جمعیت موجب شہادتیں۔

ملاحظہ فرمائیں: پیام آور عاشورا سخن نمبر ۳ مطبوعہ ایران۔

حضرت محسن علیہ السلام بہت کمسن دو سال کے شہزادے تھے اپنی والدہ گرامی کے پیچھے روڑے اور در و دیوار کے درمیان اپنی والدہ مظلومہ کبریٰ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ گر گئے جب مخالفین نے گھر پر حملہ کیا یورش جمعیت آپ کی شہادت کا باعث بنی۔

آیۃ اللہ مہاجرانی فرماتے ہیں:

تعبری کہ ابن اسحاق دارا این است کہ محسن وقتی کو چک بود از دست رفت ملاحظہ فرمائیں: پیام آور عاشورا سخن ۳۔

اس کی وضاحت ابن اسحاق نے کی ہے کہ وقت شہادت حضرت محسن بہت کم سن شہزادے تھے جو والدہ مظلومہ کے ہاتھوں دروازے جلائے جانے کے وقت اگر کر شہید ہو گے۔

فصل پنجم:

مشہد محسنؑ: و مدفن محسنؑ

حضرت مظلومہ کبریٰ صلوات اللہ علیہا پر جلتا ہوا دروازہ گرا شدت آگ سے در وازے کے اندر لگے ہوئے لوھے کے کیل سرخ ہو گئے کچھ کیل آنکھوں اور ماتھے میں اور کچھ لوح محفوظ کے سینہ ھمایونی نورانی میں پیوست ہو گے کتاب وجودی شہزادی زمین پر گر گی امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یوم احراق در زھراءؑ سے بڑا ظلم کا کوئی دن نہیں جب محسن علیہ السلام کو پاؤں کی ٹھوکروں سے پامال کر دیا گیا۔ ملاحظہ فرمائیں: چشمہ اشک ص ۱۰۶ تا ۱۰۷۔ خانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک کرام بپا تھا۔

حضرت امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام اور شہزادی ام المصائب زینب

Presented by Ziaraat.Com

کبریٰ سلام اللہ علیہا اور حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا کبھی زخمی والدہ پر گر رہی تھیں اور کبھی اپنے معصوم صغیر بھائی کی لاش اطہر پر ماتم کر رہی تھیں حضرت اُم ایمنؑ فرمائی ہیں۔

حضرت زہراؑ سلام اللہ علیہا کے ہاتھوں سے محسن علیہ السلام کو چھین کر زمین پر گرا دیا گیا اور پھر انتہائی سفاکی کے ساتھ پاؤں کی ٹھوکریں مار کر جب شہید کیا گیا تو معصوم پھول کی کلیاں جگہ جگہ بکھیر گئی محسن ابن علی علیہ السلام کے جسم نازنین کے ٹکڑے جا بجا بکھرے پڑے تھے میں دیکھا کہ سید الشہداء امام حسین علیہ السلام تیزی سے دوڑے اور اپنی عباء میں ٹکڑے اکھٹے کرنے شروع کیے حضرت ام المصائب سلام اللہ علیہا نے قریب آ کر فرمایا میں اپنے بھائی کی مدد کرتی ہوں اور امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا خواہر جان میں امام ہوں میں ماضی کو بھی دیکھ رہا ہوں اور مستقبل میرے سامنے ہے ابھی تو کربلا میں فوجوں کے ہجوم میں، میں نے اپنے داماد قاسم بن الحسن علیہ السلام کے بدن اطہر کے ٹکڑے ملکوتی پرزے اکھٹے کرنے ہیں اور میری بہن یہ بات یاد رکھنا میرے قتل کے بعد شام غریباں کو آپ نے صحرا کربلا میں دختران مسلم بن عقیل علیہ السلام کے پرزے اکھٹے کرنے ہوں گے دیکھوں وہ ہماری غیرت کا سوال ہے رات کی تاریکی میں ہی ان کو دفن کر دینا۔

تدفین محسن علیہ السلام:

حضرت فضہ رضی اللہ عنہ نے سفید کپڑے میں محسن علیہ السلام کو لپٹا اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض مولا کیا کروں فرمایا: وہاں جگہ قبر بناؤ فانہ لا حق بجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ شہزادہ اپنی سے ملحق ہو جائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

ملاحظہ فرمائیں: مسافر دریا، ص ۱۰۳۔ الھدایۃ الکبریٰ ص ۴۰۸۔

حضرت فضہ ؑ فرماتی ہیں جناب سلمان محمدی علیہ السلام نے اس جگہ قبر بنانی شروع کی جس جگہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ما بین قبری و منبری روضة من ریاض الجنة۔

میری قبر اور منبر کے درمیان جنت کا باغ ہے اس جگہ کی نشاندہی حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت سلمان محمدی سلام علیہ کو کرائی وہ قبر اطہر کھودنے لگے۔

حضرت سلمان محمدیؑ سے مظلوم کربلا کا خطاب:

امام حسین علیہ السلام آگے بڑھے اور فرمایا سلمانؑ آپ ایک طرف ہو جائیں میں قبر بناتا ہوں سلیمان محمدیؑ فرماتے تھے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کم سن شہزادے ہیں قبر بنانا تو بڑے لوگوں کا کام ہے فرمایا اے سلمان محمدیؑ میں آپ کو دیکھا دوں کہ چھوٹے بچے کی قبر کیسے بناتے ہیں حضرت سلیمان محمدیؑ نے عرض میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ امام برحق ہیں ارشاد فرمائیں حضرت امام حسین علیہ السلام نے ہاتھ بڑھا کر فرمایا سلمانؑ یہ دیکھوں میدان کربلا میں اپنے چھ ماہ کے علی اصغر علیہ السلام کی قبر کیسے بنا رہا ہوں سلمان محمدیؑ نے یہ منظر دیکھا تو بہت دیر کر منہ پیٹ کر روتے رہے رات کی تاریکی کم سن شہزاد محسن علیہ السلام کی تدفین اپنے گھر میں جو ریاض الجنہ ہے کی گی۔

سلمان محمدیؑ فرماتے ہیں اس رات عجب منظر تھا اس وقت اولاد علیؑ کبھی ماں کے بستر پر گر رہے تھے اور مسلسل رو رہے تھے کبھی قبر صغیر پر ماتم کرتے تھے۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ، بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

Presented by Ziaraat.Com

فصل ششم:

مقدمہ قتل محسن علیہ السلام

زمانہ رجعت

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام سراپا خون میں ڈوبے اور اپنی معیت میں قتل ہونے والوں کو اپنے ساتھ لیے ہوئے اُٹھیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنہیں اس حال میں دیکھیں گے تو زار و قطار گریہ فرمانے لگیں اور آپؐ کے گریہ کرنے پر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین رو پڑیں گے۔ اور جناب فاطمہؑ زہراء سلام اللہ علیہا اپنے فرزند کو اس حال میں دیکھ کر ایسی چیخ ماریں گی کہ زمین اور اہل زمین لرز اُٹھیں گے امیر المومنین علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کے داہنے جانب اور امام حسن علیہ السلام کے ہوں گے اور حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ان کے بائیں جانب ہوں گی اس طرح امام حسین علیہ السلام آگے بڑھیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے سینے سے لگالیں گے اور فرمائیں گے اے حسین علیہ السلام میں تم پر قربان اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرے، اور امام حسین علیہ السلام کے دائیں جانب حضرت حمزہ علیہ السلام شیر خدا ہوں گے اور بائیں جانب حضرت جعفر طیار علیہ السلام ہوں گے اور حضرت خدیجہؑ بنت خویلد اور حضرت فاطمہؑ بنت اسد محسن کو لیے ہوئے آئیں گی وہ زار قطار رو رہی ہوں گی اور حضرت محسنؑ کی والدہ سیدہ فاطمہؑ زہراؑ کہیں گی۔

اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ۔ (انبیاء)۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا (آل عمران آیت ۳۰)۔

Presented by Ziaraat.Com

ترجمہ: یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ (انبیاء آیت ۱۰۹)۔ جس دن ہر نفس ہر نیک عمل کو جو اس نے کیا اور ہر برے عمل کو جو اس نے کیا موجود پائے گا تو وہ آرزو کرے گا کہ اے کاش میرے اس کے مابین ایک طویل دوری ہوتی، اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔

ترجمہ روایت: یہ بیان کر کے امام جعفر صادق علیہ السلام اسقدر روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی۔

اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آنکھ کو کبھی خوشی دیکھنا نصیب نہ کرے جو اس ذکر پر آنسو نہ بہائے۔

پھر مفضل بھی دیر تک روتے رہے پھر عرض کرنے لگے مولا و آقا میرے ان آنسوؤں کا کیا اجر ہے۔ آپؑ نے فرمایا: بے حساب اگر یہ آنسو کسی حق شناس کی آنکھوں سے نکلیں، مفضل نے پھر عرض کیا: آپ اس آیت

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ، (التکویر ۳۰)۔

کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ترجمہ: اور جب زندہ در گور لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

ترجمہ: کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی تھی۔

قال: یامفضل والمودة والله محسن لا نه منالاغیر فمن قال غیر هذفکذبوه۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے مفضل "مودہ" سے مراد بخدا محسن ہیں کوئی اور نہیں ہے اور جو اس کے خلاف کہے اس کو جھوٹا سمجھو مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا و آقا پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟۔

Presented by Ziaraat.Com

قال الصادقؑ : تقوم فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيقول : اللهم انجز وعدك وموعدك لي فمن ظلمني وغصبني وضربني وجزعني بكل اولادي فتبكها ملائكة السمادات السبع وحملة العرش وسكان الهواء ومن في الدنيا ومن تحت اطباق الثرى صاحين صارخين الى الله تعالى فلا يبقى احد ممن قاتلنا وظلمناورضي بما جرى علينا الا قتل في ذالك اليوم الف قتلة دون من قتل في سبيل الله فانه لا يذوق الموت وهو كما قال الله عز وجل۔

وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَرَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآاٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْابِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْن.

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس کے بعد حضرت فاطمہؑ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گی کہ اے اللہ تو اپنا وعدہ پورا فرمایا اور جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا میرا حق غصب کیا اور مجھے زدوکوب کیا اور مجھے میری ہر اولاد کے غم میں رلایا تو میرا اور ان کا فیصلہ فرما یہ کلمات سن کر سات آسمانوں کے فرشتے حاملان عرش، فضا میں رہنے والے (سکان فضا) اور اہل دنیا اور زمین کے طبقات کے نیچے تحت الثری میں جتنی مخلوق ہے وہ سب رونے لگے گی اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر جن لوگوں نے ہمیں قتل کیا ہم پر ظلم کیا یا جو ہمارے قتل پر اور ہم پر ظلم کیے جانے پر راضی رہے ہوں گے وہ سب اس دن ایک ہزار مرتبہ قتل کیے جائیں گے برخلاف اس کے وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ان کے لیے موت نہ ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ آیت: اور جو لوگ راہ خدا میں قتل کیے گئے تم ان ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے رزق پاتے ہیں اور وہ اس سے بہت خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اور وہ ان کے بارے میں بہت خوش ہشاش بشاش ہیں جو ابھی ان سے نہیں ملے اور ان کے پیچھے رہ گئے ہیں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار جلد ۵۳ ص ۲۳ مطبوعہ بیروت۔

فصل ہفتم:

مظلومہ کبریٰ کا دربار خداوندی میں مقدمہ

امالی صدوق، عیون اخبار الرضا ثواب الاعمال تفسیر فرات اور بحار سے مرویات کا خلاصہ یوں ہے۔ ایک دن آنحضورؐ جناب زہراؑ کے گھر تشریف لے آئے دیکھا تو جناب فاطمہؑ کچھ مغموم سی تھیں۔

آپ نے فرمایا:

بیٹی کیا بات ہے؟ آج غمزدہ نظر آ رہی ہو؟

بی بی نے عرض کیا۔ آج صبح سے میدان محشر اور اس میں لوگوں کے محشور ہونے کی کیفیت کچھ اس طرح ذہن میں آتی ہے کہ سوچتی ہوں وہ کیسا عالم ہوگا۔ جس میں ہر شخص اپنے عرق ندامت میں غرق ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

آپ نے فرمایا: بیٹی تجھے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ سب سے پہلے میں میرے بعد ہمارے جدامجد جناب ابراہیم ان کے بعد تیرے شوہر علی محشور ہوں گے۔ پھر تمام انبیاء، اوصیاء، ملائکہ اور شہداء علیہ السلام محشور ہوں گے۔

حکم خدا سے جبریل ستر ہزار ملائکہ لے کر تیرے مزار پر آئے گا اس پر سات پردے لگا دیئے جائیں گے جبرئیل کے پاس جنت کے حلے ہوں گے۔ پھر روقائیل فرشتہ جنت کی ناقہ لائے گا تو اس ناقہ پر سوار ہوگی تیرے دائیں ہاتھ پر تیرا شہید محسن ہوگا۔ بائیں ہاتھ پر شہید رباب علی اصغر ہوگا دائیں کندھے پر حسنؑ کی زہراء الود سبز قمیض ہوگی اور بائیں کندھے پر حسینؑ کی تیروں سے پارہ پارہ قمیض ہوگی ستر ہزار ملک تیرے سامنے ہو گا ستر ہزار دائیں ستر ہزار بائیں اور ستر ہزار پیچھے ہوگا۔

جب تو میدان محشر میں آئے گی تو اللہ کی طرف سے ایک منادی ندا کر دے گا۔

یا اهل محشر غضوا ابصارکم ونکسوا رؤسکم تجوز فاطمه بنت محمد صلی الله علیه وآله وسلم.

اے اہل محشر آنکھیں بند کر لو، سر جھکا لو فاطمہ بنت محمد صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم آ رہی ہے۔

راستہ میں سب سے پہلے جناب مریم ستر ہزار حوروں کے ساتھ تیرے استقبال کو آئیں گی کچھ دور جانے کے بعد جناب حوا ستر ہزار حوروں کی معیت میں تیرا استقبال کرے گی۔ جب قریب محشر آئیں گی تو تیری ماں ام المومنین خدیجہ سلام اللہ علیہا ستر ہزار حوروں کے ساتھ تیرے استقبال کو آئیں گے۔

میدان محشر میں تیرے لیے نور کا ایک منبر نصب ہوگا۔ تجھے کہا جائے گا کہ منبر نور پر بیٹھ لیکن تو رکن عرش پر ہاتھ رکھ کر فریاد کرے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

یا عدل یا حکم احکم بینی وبین من ظلمنی یا عدل احکم بینی و بین قاتلی ذریتی، اللھم انی انظر الی الحسین وذریته۔

اے عادل: میرے اور میرے ظالموں کے مابین فیصلہ فرما اے عادل میرے بچوں کے قاتلوں اور میرے بچوں کے مابین فیصلہ فرما۔ بارالہا یا مجھے بلکہ تمام اہل محشر کو میرے مظلوم بیٹے اور اس کے ذریت کی تصویر مظلومیت دکھا۔

اس وقت اللہ کی طرف سے جواب ملے گا۔

یا فاطمه انظری الی قلب المحشر۔

اے فاطمہ وسط میدان میں دیکھ جب جناب سیدہ میدان محشر میں نظر کریں گی تو۔

الحسین قائم بلا رائیں راسه علی یده والدم تقطرمن اوداجه و ذریته واصحابه مقتولین مشر دین فی الصحرا۔

لاشہ حسینؑ بلاسر میدان میں ہوگا امام حسین کا سران کے ہاتھ پر ہوگا کٹے ہوئے سر اور جسم سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا۔ ذریت اور اصحاب امام حسینؑ کے لاشئے امام حسینؑ کے اردگرد بکھرے پڑے ہوں گے۔

یہ دیکھ کر سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کو غش آجائے گا غضب ذوالجلال سے میدان محشر لرز جائے گا۔

حوریں اب کوثر سے سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کے چہرہ پر چھینٹے ماریں گی جب غش سے افاقہ ہوگا تو عرض کریں گے۔

بارالہا: میرے میری ذریت کے ظالموں سے انتقام لے۔

حکم خدا سے تمام ظالم سامنے لائیں جائیں گے سلسلہ انتقام شروع ہوگا جہنم کی ایک آگ کا نام ہبیب ہے اسے حکم ہوگا ذریت زہراءؑ کے تمام ظالموں کو چن لے۔ اس آگ

Presented by Ziaraat.Com

کے شعلے لپک کر تمام ظالموں کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔

پھر حکم ملے گا اے دختر زہراء سلام اللہ علیہا جنت آپ کی مشتاق ہے۔

مخدومہ کبریٰ فرمائیں گی بارالہا: جب تک میرے موالی میری ذریت کے وہ محب جو صرف میری اور میری ذریت سے محبت کے جرم کی پاداش میں زندگی بھر کانٹوں پر لوٹتے رہے ہیں جب تک وہ پہلے داخل جنت نہیں ہوں گے اس وقت تک میں جنت میں نہیں جاؤں گی۔

ذات احدیت کی طرف سے حکم ملے گا شیعیان زہراؑ شیعیان علیؑ اور شیعیان ذریت زہراؑ اور محبان شیعیان علیؑ و زہراؑ تمام کے لیے درہائے جنت کھول دو۔ ملاحظہ فرمائیں: الدمعۃ الساکبہ جلد اول، ص ۳۴۷، ۳۴۹۔

آیئے آخر میں یہ دعا مانگ لیں۔

اللھم بحقھا و بحق ابیھا و بعلھا و بینھا صل علی محمد و آلہ واحشر نا معھا و ادخلنا فی شفاعتھا و امتنا علی حبھا و حب ابیھا وبعلھا و بنیھا واصلح مفاسد اعمالنا بمصالح اعمالھم۔

اے اللہ: تجھے زہراؑ کا واسطہ سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کے بابا اور سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کے شوہر اور ذریت زہراؑ کا واسطہ محمد و آل محمد پر باران رحمت نازل فرمائے رکھ ہمیں مخدومہ شافعہ محشر کے ساتھ محشور فرما ہمیں مخدومہ کبریٰ کے حلقہ شفاعت میں داخل فرما۔ ہمیں ملکیہ کائنات کی محبت پر موت دے، ہمیں مظلومہ کبریٰ کے بابا اور شوہر اور ان کی اولاد کی محبت نصیب فرما ہمارے اعمال بد کو نہ دیکھ جن کا دامن ہمارے ہاتھ میں ہے ان کے اعمال صالحہ کو پیش نظر رکھ۔

Presented by Ziaraat.Com

فصل ہشتم:

معراج النبی اور مصائب آل نبیؐ

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان کی سیر کروائی گئی تو کہا گیا کہ اللہ عزوجل آپ کا تین باتوں میں امتحان لے گا تا کہ آپؐ کا صبر دیکھے آپؐ نے فرمایا ہے وہ تین چیزیں کون سی ہیں۔ فرمایا ایک بھوک ہے اور تیرے اپنے نفس سے اور اپنے اہل سے ضرورت مند کو ترجیح دینا ہے آپ نے فرمایا اے اللہ میں اسے قبول کرتا ہوں اور تجھ ہی سے توفیق ہے اور دوسری بات جھٹلانا اور شدید خوف ہے اور اہل کفر کے مقابلہ میں روح تک قربان کرنا ہے اور جو تمہیں منافقوں سے تکلیف پہنچے اس پر صبر کرنا ہے اور جنگ میں درد اور زخم بھی ہونگے۔ آپ نے فرمایا اے اللہ میں نے اسے بھی قبول کیا اور راضی ہوا اور تجھ سے توفیق اور صبر ہے اور تیسری چیز جو آپ کے بعد آپ کے اہل بیتؑ پر ظلم کیا جائے گا جن میں قتل ہونا آپؐ کے بھائی علیؑ کو سب وشتم، جھڑک، ظلم، محرومی، انکار اور آخر میں قتل کر دیا جائے گا۔ آپؐ نے عرض کیا یا اللہ میں نے قبول کیا اور تجھ ہی سے توفیق اور صبر ہے۔ آپ کی بیٹی فاطمہ علیہ السلام پر ظلم کیا جائے گا۔ اسے محروم رکھا جائے گا اور اس کا وہ حق چھین لیا جائے گا جو آپؐ اسے دے کر آئے ہیں اور اس کے بیٹے کو قتل کر دیا جائے گا اور ان کے گھر کے دروازے کو آگ لگا کر گھر میں داخل ہوا جائے گا اور بلا اجازت گھر میں جایا جائے گا پھر اس پر اتنا ظلم کیا جائے گا اور اتنی ایذا پہنچائی جائے گی کہ اس کا بیٹا اس دنیا میں شہید کر دیا جائے گا اور اسی ظلم کی وجہ سے اس پر اتنا ظلم کیا جائے گا اور اتنی ایذا پہنچائی جائے گی اور اس کا بیٹا اس دنیا والوں کے سامنے میں آنے سے پہلے ہی شہید کر دیا جائے گا اور اسی ظلم کی وجہ سے اس کی شہادت واقع ہوگی۔ آپ نے

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا۔ انا اللہ وانا علیہ راجعون میں نے تسلیم کیا اور قبول کیا اور تجھ سے ہی توفیق اور صبر اور اس کے آپؑ کے دونوں پیارے نواسے ہونگے ان میں سے ایک کو دھوکے سے مارا جائے گا اور اس کو نیز مارا جائے گا اور اس کے جنازے پر تیر برسائے جائیں گے اور یہ سب کام آپ کی امت کرے گی۔

آپ نے فرمایا اے میرے رب میں نے اس کو بھی قبول کیا اور تجھ سے ہی توفیق اور صبر ہے انا اللہ وانا علیہ راجعون۔ اور آپ کا دوسرا بیٹا کربلا میں بھوکا پیاسا ظلم وجود سے شہید کر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کی اولاد اور جوان کے ساتھ اہل بیتؑ ہونگے ان سب کو قتل کر دیا جائے گا پھر وہ ان کے حرم کو لوٹ لیں گے اور میری طرف سے اس کی اور اس کے ساتھیوں کی شہادت کا فیصلہ ہو چکا اور ان کا قتل زمین کے دونوں کناروں پر حجت ہے اور ان پر ظلم کے وہ پہاڑ توڑے جائیں گے کہ آسمانوں اور زمین والے اس کی گھبراہٹ سے روئیں گے اور فرشتے بھی ان کو روئیں گے کہ ان کو ان کی مدد کا موقع کیوں نہیں دیا گیا۔

پھر ایک نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا اور اللہ نے فرمایا یہ میرا وہ نور ہے اور آپ کا وہ بیٹا ہے جو زمین کو آخر زمانے میں انصاف سے بھر دے گا اور اس کا رعب اس کے ساتھ چلے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نور کو دیکھا جو انتہائی خوبصورت میں تھا اور اس کے چہرے کا نور آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا اور اس کے اوپر بھی نور تھا اور نیچے بھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنی طرف بلایا وہ آیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرشتے اسے گھیرے ہوئے تھے تعداد میں اتنے کہ صرف اللہ ہی ان کا شمار کر سکتا تھا۔ میں نے کہا

Presented by Ziaraat.Com

اے میرے رب یہ کس لیے غضب ناک ہے اور ان کو تو نے کس لیے تیار کیا ہے؟

اللہ نے فرمایا یہ آپ کا فرزند ہے اور اس کے ذریعے میں آپ کے پیاروں پر ہونے والے ظلم کا انتقام لوں گا اس کے ذریعے میں ان لوگوں کے خلاف مدد کروں گا جنہوں نے آپ کے اہل بیتؑ پر سرکشی کی آپ نے فرمایا میں نے تسلیم کیا اور قبول کیا اور راضی ہو گیا اور تجھ سے ہی توفیق اور رضا ہے اور صبر اور مدد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا آپ کے بھائی سے محبت کی جزا جنت ہے یہ ان کے صبر کی مہمانی ہے اسکی حجت مخلوق پر قیامت کے دن کامیاب ہوگی اور میں اللہ انہیں حوض کا والی بناؤں گا۔ جیسے میں تمہارے اولیاء کو والی بناؤں گا اور یہ تمہارے دشمنوں کو حوض پر آنے سے روکیں گے اور میں ان کے محبوں کے لیے جہنم کو ان سے دور کر دوں گا اور وہ جہنم سے ایسے لوگوں کو بھی آزاد کرا دیں گے جن کے دلوں میں ان سے محبت کا ایک ذرہ بھی موجود ہوگا اور میں جنت میں تمہارا ایک ہی درجہ رکھوں گا۔ اور آپؑ کا وہ بیٹا جس کی مدد نہیں کی گئی اور آپ کا وہ بیٹا جس کو دھوکے سے مارا گیا ان کے ذریعے میں اپنے عرش کو زینت دوں گا اور اس کے علاوہ اس کے لیے ایک ایسی کرامت نے نوازوں گا کیونکہ حسینؑ کے زائر میرے زائر ہیں اور میرے زائروں کی کرامت مجھ پر لازم ہے اور جو کچھ وہ مانگے گا میں اس کو دوں گا اور وہ بھی دوں گا کہ اس پر جو بھی میری عظمت کو دیکھے گا تو وہ رشک کرے گا اور جو میں نے اس کے لیے کرامت تیار کی ہے اس کو بھی دیکھ کر وہ رشک کریں گے۔

حاکمیت سیدہ کائنات:

اور آپ کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو میں روز محشر اپنے تمام اختیارات دے دوں گا اور اس سے کہوں گا کہ آج تم میری طرف سے حاکم ہو آج تمہاری حکومت ہے جس نے بھی تم پر یا تمہاری اولاد پر ظلم کیا اس پر تم جو چاہے فیصلہ کر دوں میں آج تمہاری حکومت

Presented by Ziaraat.Com

کو جاری کرتا ہوں اس سے آپ ملکہ کونین کے اختیارات کا اندازہ کر سکتے ہیں اور ہر مومن کے لیے بہترین لائحہ عمل یہی ہے کہ خود کو ان کے سپرد کر دے

وہ میدان میں آئیں گی جب ان کے سامنے جس نے ان پر ظلم کیا کھڑا ہوگا تو وہ اسے جہنم کا حکم دیں گی۔ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ۔ وہ کہے گا ہائے افسوس! اس ظلم پر جو میں نے جنب اللہ کے متعلق کیا اور وہ دوبارہ زندگی کی طرف لوٹنے کو پسند کرے گا اور اپنے ہاتھوں کو کاٹ کھائے گا اور وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا کہے گا کاش میں رسولؐ کے ساتھ راستہ اختیار کرتا۔ ہائے افسوس میں فلاں کو دوست نہ بناتا پھر فرمایا جب وہ ہمارے پاس آئے گا۔ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ وَلَنْ یَّنْفَعَكُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ.

تو کہے گا کاش کہ میرے اور تمہارے درمیان دو مشرقوں کی دوری ہوتی وہ برا ساتھی تھا فرمایا تمہیں آج کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی کیونکہ تم نے ظلم کیا اور تم عذاب میں شریک ہو ظالم کہے گا تو اپنے بندوں میں فیصلہ کر جس میں وہ اختلاف کرتے تھے یا فیصلہ تیرے غیر کے لیے ہوگا۔ کہا جائے گا کہ ظالموں پر لعنت ہو جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور اس یہی لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔

سب سے قتل محسن کا مقدمہ اور قاتلان کو سزا:

سب سے پہلے محسن بن علیؑ اور ان کے قاتل کے بارے میں حکم سنایا جائے گا پھر قنفذ کے بارے میں اس کے بعد اور اس کے صاحب کو حاضر کیا جائے گا اور انہیں آگ کے کوڑے مارے جائیں گے اگر ایک کوڑا بھی ان میں سے سمندروں پر پڑ جائے تو وہ مشرق

Presented by Ziaraat.Com

سے لیکر مغرب تک جوش مارنے لگے اور اگر وہ دنیا کے پہاڑوں پر مارا جائے تو وہ پگھل جائیں حتیٰ کہ راکھ بن جائیں پھر ان دونوں کو اسی تازیانے سے مارا جائے گا پھر چوتھے کے بارے میں امیر المومنین اللہ کے سامنے شکایت کریں گے پھر حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اور حضرت محسن علیہ السلام کے قاتل ایک گہرے کنوئیں میں ڈال دیئے جائیں گے کہ پھر وہ نہ کسی کو دیکھیں گے اور نہ کوئی انہیں دیکھے گا۔ پھر وہ لوگ جوان اہل بیتؑ کی ولایت کے منکر تھے کہیں گے اے ہمارے رب جنوں اور انسانوں میں سے ہمیں وہ لوگ دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تا کہ ہم ان کو اپنے قدموں کے نیچے کریں پھر اللہ عزوجل فرمائے گا آج تمہیں کوئی چیز نفع نہیں دے گی کیونکہ تم نے ظلم کیا تم عذاب میں شریک ہو گے اور اس وقت وہ دشمنان دین ہلاکت اور ویل کو پکاریں گے اور حوض کے پاس آکر امیر المومنین سے سوال کریں گے۔ وہ کہیں گے یا مولا ہمیں معاف کریں اور پانی پلا دیں اور ہمیں جہنم سے بچالیں تو انہیں کہا جائے گا کہ آگ ہی تمہارے لیے ہے جو تم چاہتے تھے اور ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہونگے اور ان سے کہا جائے گا تمہارے لیے جہنم کا گرم پانی اور جہنمیوں کے بدن سے نکلنے والی پیپ ہے اور وہیں تم کو ہمیشہ کے لیے رہنا ہے اور تمہارے لے کوئی شفاعت نہیں ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: کامل الزیارات ص ۳۴۹ مطبوعہ ایران۔

☆☆☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

باب پنجم:

مقام سادات

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة والسلام على آل الله ولعنة الدائمة على اعداء الله اما بعد اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

Presented by Ziaraat.Com

فصل اول:

اصطفیٰ خاندان

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ذیشان

وارث قرآن امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ الصلوٰۃ السلام مامون عباسی کے ساتھ تشریف فرما تھے عترت رسول اور باقی امت میں فرق کا ذکر ہوا تو گفتگو کے دوران مامون نے کہا کہ کیا پروردگار عالم نے تمام انسانوں پر عترت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت دی ہے؟ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بے شک حق تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تمام انسانوں پر عترت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت کو بیان فرمایا ہے مامون نے کہا قرآن میں کس جگہ بیان کیا گیا حضرت امام رضا نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر نور الثقلین جلد اول، ص ۳۲۸ ۴۹۳ مطبوعہ ایران قم مشرفہ تفسیر البرہان جلد اول، ص ۷۷ ا مطبوعہ قم ایران۔

تفسیر اہل بیتؑ میں وارد ہے:

سب سے پہلے آل ابراہیم جس میں ذات کو چنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آل عمران حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں جن کو اصطفیٰ فرمایا اور ان کی اولاد امجاد کو اہل عالم سے اختیار فرمایا:

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر منہج الصادقین، جلد دوم، ص ۲۱۴ مطبوعہ ایران۔

Presented by Ziaraat.Com

خانوادہ نور:

تمام خانوادوں اور شعوب وقبائل سے افضل واعلیٰ اور برتر خاندان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سادات عظام ہیں اس لئے کہ سادات کے جداعلیٰ فرماتے ہیں اول ماخلق اللہ نوری کوئی شئے تھی نہ زمان ومکان کا وجود تھا نہ ہی جن وانس ملائکہ و حوش وطیور غرض کچھ نہ تھا سادات کے جداعلیٰ کا نور خلق ہوا پھر یہ نور پاک وطاہر قندیلوں میں جہان کو منور کرتا رہا حتیٰ کہ اس کے دو حصے ہوئے ایک حصہ نے کاشانہ حضرت عبداللہ علیہ السلام کو منور کیا اور دوسرے نے بیت اللہ میں تجلی فرمائی۔

پھر نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نور حضرت زہراء سلام اللہ علیہا جب چمکا تو کا شانہ ولایت میں عصمت کا قرآن السعدین ہوا اور ایک نسل مقدس کا آغاز ہوا یہ کوئی عام گھر نہیں امام اہل سنت احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

جب ازل سے ہی خدا نے انہیں ممتاز فرمایا ہے پھر اس خاندان نور کا عام خاندانوں اور قبیلوں جیسا سمجھنا خدا سے جنگ کرنا ہے منکرین عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہونا چاہیے کہ سادات کے گھر میں اور لوگوں کے گھروں میں فرق ہے عام لوگوں کے گھروں میں جس حال میں پاکیزگی ونجاست میں داخل ہو سکتے ہیں مگر اولاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر نجس حالت میں آنا حرام ہے۔

خانہ رسول واولاد رسول کی عظمت

ثقہ جلیل القدر جناب ابوبصیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ میری ایک کنیز تھی جس سے میں نے جماع کیا پھر میں حمام کی طرف چلا (تاکہ غسل کرلوں) تو میری ملاقات اپنے شیعہ ساتھیوں سے ہوگئی جو حضرت صادق آل محمد علیہ

Presented by Ziaraat.Com

السلام کی خدمت میں جارہے تھے تو میرے دل میں خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھ سے پہلے ملاقات کرلیں اور میں نہ کرسکوں لہٰذا میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا جب میں دولت سراء ولایت میں داخل ہوا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے آیا تو مولا نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے ابو بصیر کیا تجھے معلوم نہیں کہ انبیاءؑ اور اولاد انبیاءؑ کے گھر میں منجب داخل نہیں ہوسکتا تو مجھے سخت شرم وحیاء آئی اور عرض کیا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اپنے ساتھیوں سے ملاقات کی تو مجھے خوف دامن گیر ہوا کہ اگر میں ان کے ساتھ نہ آیا تو شاید آپ سے مشرف ملاقات حاصل نہ ہو مولا میں آئندہ ایسا ہر گز نہ کروں گا اور پھر میں وہاں سے غسل کے لئے نکل گیا۔

ملاحظہ فرمائیں: وسائل الشیعہ جلد اول میں ۲۸۹، ۱۸۰ مطبوعہ ایران۔

سرکار آیت اللہ الحجۃ اللہ آقائی السید حسن البطحی اطال اللہ تعالیٰ عمرہ الشریف کا بیان حقیقت ترجمان

مذکورہ بالا روایت کے لکھنے کے بعد سرکار آیت اللہ فرماتے ہیں:

اول: ہر سید کا گھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر ہے اس لئے اگر اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں تو سادات میں سے ہی کسی گھر میں رونق افروز ہوں گے اس لئے کہ یہ انہیں کے گھر ہیں اور وہ اپنے گھر ہی میں آئیں گے۔ اور تمام اہل خانہ کے محرم ہیں یہی وجہ ہے کہ حرم مقدسہ آئمہ اطہار حتیٰ کہ امام زادگان علیہم السلام کے حرم میں اذن دخول یہ پڑھتے ہیں۔

اللھم انی وقفت علی باب من ابواب
بیوت نبیك صلو اتك علیه وآله

اے اللہ میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں ایک گھر کے دروازے

Presented by Ziaraat.Com

پر کھڑا ہوں۔

دوم: تمام آئمہ اطہار اور امام زادگان علیہم السلام کے حرم خانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور حالت جنابت میں داخلہ ممنوع ہے۔

سوم: جب مقابر و حرم ہائے مقدسہ آئمہ اطہار اور امام زادگان علیہم الصلوٰۃ والسلام خانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شمار ہوئے ہیں تو پھر جو سادات زندہ ہیں ان کے گھر بطریق اولی خانہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

چہارم: اولاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں کے متعلق جو روایات ہیں ان کے پیش نظر ورود جب بہ خانہ یک از سادات حرام است مجنب کا تمام سادات عظام کے گھروں میں داخلہ حرام ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: انوار زہراؑ، ص ۲۰۲، ۲۰۳ مطبوعہ مشہد مقدس ایران۔

دل صاحب ایمان سے انصاف طلب ہے:

جو گھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر ہے جہاں مجنب کا داخلہ حرام ہے اس گھر کی شہزادی سے امنی کا نکاح کیسا؟ جس طرح مجنب کا اولاد رسول کے گھر داخلہ حرام ہے۔ اسی طرح سید زادی سے نکاح وزوجیت بھی حرام ہے خاندان رسالت اور خانہ رسول صلوٰت اللہ علیہ وآلہ کی عظمت کا تحفظ واجب ہے اور جو لوگ اس عظمت خداداد کو مٹانا چاہتے ہیں ان سے جہاد واجب بلکہ اوجب اور بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو یہ جہاد مقدس کر رہے ہیں۔

شکر الله سعیهم واکثر الله امثالهم

سیرت اہل عصمت وولایت:

حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام نے شروع سے ہی اس حساس نکتے کا تحفظ فرمایا ہم بتا ئید ولی عصر چند ارشادات اہل عصمت زیب قرطاس کر رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل:

اشعث بن قیس نے حضرت امیر المومنینؑ سے حضرت عقیلۃ القریش سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی خواستگاری کی حضرت شیر خداؑ نے جلال میں فرمایا رونے والیاں تجھے روئیں تیرے منہ میں پتھر پڑیں تجھے ابن ابی قحافہ نے اپنی لڑکی کا رشتہ دے کر مغرور کر دیا ہے اور وہ فاطمیات سے نہیں ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: عقد الفرید جلد ششم ص ۱۳۶ مطبوعہ بیروت۔

حضرت نے فرمایا: انها لم تكن من الفو اطم

ابن ابی قحافہ کی بیٹی فاطمیات سے نہیں اور فاطمیات کا نکاح دیگر قبیلے میں نہیں ہوسکتا نیز یہ بھی فاطمیات سے نہیں اور فاطمیات کا نکاح دیگر قبیلے میں نہیں ہوسکتا نیز یہ بھی الفاظ ملتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا: یا ابن الحائك اوجولاہے کے بیٹے تمہاری یہ جرأت کہ فاطمیات کی خواستگاری کرو۔

ملاحظہ فرمائیں: شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، جلد چہارم، ص ۸۳۔ لغت عرب میں ابن الحائک ذلیل ترین شخص کو کہتے ہیں۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی موجودگی حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا فرمان ذیشان:

یزید ملعون کے دربار میں ایک شخص نے دختر مظلوم کربلا طرف اشارہ کیا اور یزید سے کہا یہ مجھے بخش دے شہزادی اپنی پھوپھی حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا سے لپٹ گئی تو حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے فرمایا تو نے جھوٹ بکا ہے اور خدا کی قسم تو قابل ملامت ہے، بخدا یہ کام تیرے لئے اور یزید کیلئے نہیں ہوسکتا اور تم میں سے کوئی بھی اس چیز کا اختیار نہیں رکھتا، یزید ملعون کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا خدا کی قسم تم جھوٹ کہتی ہو یہ بات میرے لئے روا ہے اگر میں چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں، سید زینب سلام اللہ علیہا نے

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا: ایسا نہیں ہے خدا کی قسم اللہ نے یہ بات تیرے لئے جائز نہیں قرار دی اور نہ ایسا کرسکتا ہے مگر یہ کہ ہماری ملت سے نکل جائے اور کوئی اور دین اختیار کرے۔

ملاحظہ فرمائیں:

(۱): منتھی الامال جلد اول، ص ۴۳۲۔۴۳۳ مطبوعہ ایران۔ (۲): نفس المھوم، ص ۴۴۷ مطبوعہ ایران۔ (۳) امالی شیخ صدوق مجلس، ص ۳۱۔ (۴): الارشاد، ص ۲۳۱۔ (۵): روضۃ الواعظین ص ۱۶۴۔

اس واقعہ کو مورخین اہل سنت نے بھی لکھا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: تاریخ کامل جلد چہارم، ص ۳۵ تاریخ طبری جلد ششم ص ۲۶۵۔

ملت سے خارج:

حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا:

والله ماجعل الله ذالك لك الا ان تخرج عن ملتنا.

بخدا خدا نے ہرگز تجھے یہ اختیار نہیں دیا، مگر یہ کہ تو ہماری ملت و دین سے نکل کر کوئی اور دین وملت اختیار کرے، اس فرمان میں بہت سارے اسرار پوشیدہ ہیں، جلال حیدر کرار میں مخدومہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کے الفاظ نے یزید کو ارادے سے باز رکھا جو کام یزید نہ کرسکا وہ کام نام نہاد دین فروش عبا بردوش عمامہ پوش ملاؤں نے کردیا۔

بہرحال مخدومہ سلام اللہ علیہا عالمہ غیر معلّمہ کا فرمان واجب الاذعان تا قیامت کیلئے ہے کہ جو یہ بدکام کرے گا وہ ملت اور دین محمدی سے خارج ہوگا۔

حضرت فاطمہ بنت الحسین سلام اللہ علیہا کا عمل:

سرکار سید العلماء والمجتہدین علامہ السید زین العابدین بخاری رضوان اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: حضرت امام حسینؑ کی دختر فاطمہؑ کا نکاح حضرت حسن مثنیٰ سے ہوا تھا حضرت حسن مثنیٰ کے بعد عبدالرحمٰن بن ضحاک بن قیس الفہری جو حاکم مدینہ تھا اس نے

Presented by Ziaraat.Com

چاہا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے نکاح کرے، حضرت فاطمہؑ نے اجازت نہ دی اور راضی نہ ہوئیں عبدالرحمٰن کرنا گوار معلوم ہوا اور آپ کو اذیت اور زحمت دینے پر مستعد ہوا اور فاطمہؑ کو نہایت تنگ کیا۔

ملاحظہ فرمائیں: اعانۃ السادات، ص ۱۶ مطبوعہ انڈیا یا ۱۸۹ بحوالہ ناسخ التواریخ۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے کثیر العلم فقیہہ آل محمد پوتے کا ارشاد حق بنیاد:

حضرت عیسیٰ بن زید بن علی الحسین علیہ السلام ظالموں سے روپوش ہو گئے تھے ایک مرتبہ آپ کا برادر زادہ سید یحییٰ بن ابن حسین آپ سے ملنے آئے تو غروب آفتاب کا وقت تھا حضرت عیسیٰ اپنا اونٹ لے کر آئے، جناب یحییٰ بن حسین کو جو علامات اپنے پدر بزرگوار نے بیان فرمائیں تھیں ان کے مطابق پہچان لیا کہ یہ میرے چچا بزرگوار ہیں لہٰذا آگے بڑھ کر سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا تو جناب عیسیٰ بن زید علیہ السلام بہت خوش ہوئے اپنے تمام رشتہ داروں کا ایک ایک کا نام لے کر حال دریافت کیا۔

پھر اپنے متعلق بتایا کہ میں نے اپنا نسب اور حالات لوگوں سے پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں اور یہ اونٹ کرایہ پر لیا ہے اور اس پر روزانہ سقائی کرتا ہوں اور پانی بھر کر لوگوں کے گھروں میں لے جاتا ہوں اور جو کچھ ملتا ہے اس میں سے اونٹ کا کرایہ ادا کر کے باقی اپنے اخراجات میں صرف کرتا ہوں اور اگر کسی دن کوئی امر مانع پیدا ہو جائے کہ جس کی وجہ سے میں پانی بھرنے نہ جا سکوں تو اس دن میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوتا مجبوراً کوفہ سے نکل کر صحرا میں جاتا ہوں اور بے کار سبزیوں کو یعنی کاہو کے پتے کھیرے کے چھلکے جو لوگ ضائع کر دیتے ہیں اٹھا کر؟ اپنی بیٹی مجھ سے بیاہ دی، خداوند عالم نے اس سے ایک دختر عطا فرمائی تھی، جب وہ بلوغ کو پہنچی تو اس کی والدہ نے مجھے کہا کہ فلاں سقے کے بیٹے سے لڑکی کی شادی کر دیں جو ہمارا ہمسایہ ہے اور رشتہ مانگتا ہے میری بیوی

Presented by Ziaraat.Com

نے بہت اصرار کیا اور میں اس کے جواب میں خاموش رہا۔

فلم اقدر علی اخباز هابان ذالك غیر جائز ولا هوب بکف لها

مگر میں اسے اپنا نسب نہ بتا سکا کہ یہ نکاح جائز نہیں اور کوئی غیر ہماری بیٹی کو کفو نہیں ہے، یہ سید زادی ہے اس کا کفو صرف سید ہی ہوگا۔ میری بیوی نے بہت اصرار کیا مگر میں بوجہ (تقیہ نہ بتا سکا) لہٰذا اس نے اس سلسلہ میں بہت مبالغہ کیا حتیٰ کہ میری تدبیر کار عاجز آ گئی تو میں نے خدا سے اس سلسلہ میں معاملہ کی کفایت چاہی پروردگار عالم نے میری دعا قبول فرمائی اور چند دن کے بعد میری بیٹی فوت ہوگئی اور میں نے اس کے غم سے نجات پائی (کہ ناموس سادات کا تحفظ ہو گیا) لیکن میرے بیٹے میرے دل میں ایک دکھ ہے کہ میں گمان نہیں کرتا کہ کسی کے دل میں اتنا دکھ و درد ہو وہ یہ کہ جب تک میری بیٹی زندہ رہی ہے میں اسے اپنی پہچان نہ کرا سکا اور اسے یہ بھی بتا نہ سکا کہ اے نور دیدہ تو اولاد پیغمبر سے ہے سید زادی ہے نہ کہ صرف ایک مزدور کی بیٹی اور وہ اپنی عظمت شان پہچانے بغیر ہی مر گئی۔

ملاحظہ فرمائیں: مقاتل الطالبین، ص ۲۷۱۔ مطبوعہ ایران۔ زید الشہید، ص ۱۸۹ مطبوعہ ایران۔ منتہی الامال جلد دوم، ص ۶۲۔۶۳ مطبوعہ ایران۔

مسئلہ حل ہو چکا ہے:۔

حضرت عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسینؑ نے ارشاد فرمایا:

بان ذلك غیر جائز و لا هو بکف لها۔

کہ سید زادی کا عقد غیر سید سے جائز نہیں اور غیر اس کا کفو نہیں ہے۔

حضرت عیسیٰ بن زید علیہ السلام کی عظمت و جلالت:

آپ اپنے زمانہ کے جلیل القدر محدث اور مقدس اور امام صادق علیہ السلام کے صحابی تھے، سرکار سلطان العلماء والمحققین آیت اللہ السید عبد الرزاق المقرم الموسوی قدس سرہ

Presented by Ziaraat.Com

فرماتے ہیں:

كان افضل من بقى من اهله دينا وو ر عا وز هدا مع علم كثير و رو اية للحديث (زید الشہید، ص ۱۸۳۔

آپ اپنے خاندان میں باقی رہ جانے والوں میں دین اور زہد وتقویٰ اور علم کثیر کی وجہ سے سب سے افضل ہیں اور علماء رجال نے آپ کی روایات کو قبول کیا ہے اور آپ حضرت امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں علی بن جعفر الاحمر کہتے ہیں کہ آپ کی خبر وفات پر کہا گیا۔

اعظم بها مصبيه رحمة الله فلقد كان عابداً ور عا مجتهد آ فى طا عة الله غير خائف لا مة لائم

مقاتل الطالبین، ص ۲۷۶ مطبوعہ ایران۔

یہ کتنی بڑی مصیبت ہے کہ اللہ ان پر رحم فرمائے وہ عابد زاہد اور اطاعت میں بھی سعی کرنے والے اور حق کی خاطر کسی ملامت کی پرواہ نہ کرنے والے ہیں۔

شیخ الطائفہ طوسی طاب ثراہ فرماتے ہیں:۔

عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام حضرت امام صادق علیہ السلام کے اصحاب سے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: رجال الطوسی، ص ۲۵۷ مطبوعہ ایران۔

آپ کا مزار مبارک کوفہ سے پانچ کلومیٹر شافیہ نامی بستی میں زیارت گاہ خلائق ہے جہاں اکثر کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔ (مراقد المعارف جلد ۲ ۱۴۴ مطبوعہ نجف)۔

رضائیہ:۔

رضائيه دختران خود را بشوهر نمپد داد ند زير اكسى راكه كه همسر وهم كفو ايشان بو د نميى يا فتند رضائیہ سادات اپنی بیٹیوں کی

Presented by Ziaraat.Com

شادی نہیں کرتے تھے کیونکہ انہیں اپنا ہمسر و کفو نہیں ملتا تھا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکیس بیٹیاں تھیں اور کسی نے شادی نہیں کی اور یہ چیز ان کی عادت ہوگئی اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے مدینہ کے دس دیہات اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے لئے وقف کئے تھے جن کی شادی نہیں ہوئی تھی اور انکی آمدن میں سے رضائیہ سادات جو قم میں رہتے تھے ان کا حصہ مدینہ سے آتا تھا۔

ملاحظہ فرمائیں: منتھی الامال جلد دوم، ص ۲۴۳ مطبوعہ ایران۔

شروع سے ہی سادات کا یہ عمل رہا ہے کہ وہ غیر کفو میں رشتہ نہیں دیتے تھے اور اس کو ہمارے آئمہ ھدیٰ علیہم السلام نے بصراحت بیان فرمایا ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام آل محمد علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ایک خارجی آیا اور کہا میں آپ سے رشتہ لینے آیا ہوں معصوم امام نے فرمایا یقیناً تیرا کفو تیری قوم میں ہے اور خداوند عالم نے ہمیں لوگوں کے ہاتھوں کی میل صدقہ سے محفوظ فرمایا ہے خداوند قدوس نے فضیلت ہمیں عطا فرمائی ہے اس میں ہم تمہیں شریک نہیں کرتے، بھلا وہ شخص جسے پروردگار نے ہماری جیسی فضیلت سے محروم رکھا ہو وہ ہم جیسا کیسے ہوسکتا ہے اور وہ ہمارے ساتھ کیسے شریک ہوسکتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: فروع کافی جلد پنجم ۳۴۵ مطبوعہ ایران تہران۔

امام علیہ السلام نے واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ غیر ہمارا کفو نہیں ہوسکتا ہے اور خاندان نبوت سے رشتہ نہیں مانگ سکتا اب ان روایات مبارکہ کی موجودگی میں سیدانی کے غیر سید سے نکاح کا قائل ہرگز فقہ جعفری کا عامل نہیں اگر ہمیں اسلامی حکومت کے قیام کا موقع ملا تو انشاء اللہ ان شاتماں اولاد رسول اور ناموس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نگاہ اٹھانے والوں پر شرعی حد جاری کریں گے اور اس فعل حرام کے مرتکب افراد کو سنگسار کریں گے انشاء اللہ اس سے ہماری جدہ مقدسہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

Presented by Ziaraat.Com

وعلی ابیھا و بعلھا وبنو ھا راضی اور دلشاد ہوں گی۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو:۔

تمام سیدانیاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں ہیں اس طرح اولاد رسول کے گھرانے میں باہر کر بیاہی جانے والی بیٹیاں رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو ہیں انکا کا عقد غیر سے نہیں ہوسکتا اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو پھر کسی اور کی بہو نہیں ہوسکتی۔

حضرت مخدومہ عالیہ ام رباب سلام اللہ علیہا کا ارشاد حق بنیاد:۔

حضرت ام رباب سلام اللہ علیہا قید سے رہائی کے بعد جب مدینہ تشریف لائیں تو اشراف قریش نے آپ کو شادی کا پیغام بھیجا مگر مخدومہ عالیہ نے جواب میں فرمایا:

ماکنت لا تخذ حمو ا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو ہونے کے بعد اب میں کسی غیر کی بہو نہیں بن سکتی۔

ملاحظہ فرمائیں: نفس المھو م ص ۵۲۹ مطبوعہ قم مقدسہ ایران، منتھی الامال جلد اول ص ۴۶۳ مطبوعہ تہران ایران۔ السیدہ سکینہ، ص ۱۳۶ مطبوعہ قم مقدسہ آیت اللہ معظم طیب اللہ روحہ السید رقیہ ص ۳۱ مطبوعہ بیروت حجۃ الاسلام علامہ عامر حلو دام ظلہ الکامل فی التاریخ جلد چہارم، ص ۸۸ مطبوعہ بیروت۔

امام اہل سنت عبدالوہاب شعرانی کا فتویٰ:۔

ومن جملہ الا داب مع الشر فاء ان لا یجلس احدنا علی فر ش اومرتبہ اوصفۃ والشر یف یضد ذالك وان لا نتز وج لھم مطلقہ او زوجۃ۔

ملاحظہ فرمائیں: اشرف المو بد، ص ۸۹ مطبوعہ مصر۔

Presented by Ziaraat.Com

سادات کرام کے آداب میں سے یہ ہے کہ ہم ان سے عمدہ بستر اعلیٰ مرتبے اور بہتر طریقے پر نہ بیٹھیں ان کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح نہ کریں حضرت ام رباب سلام اللہ علیہا کا عمل شریف تمام ان خواتین کے لئے مشعل راہ ہے جو دیگر گھرانوں سے سادات میں نکاح ہو کر آئی ہیں سادات عظام تمام معاشرتی امور میں لوگوں سے ممتاز ہیں چند احادیث اس کے متعلق زیب قرطاس کر رہے ہیں۔

احترام سادات میں کھڑا نہ ہونے والا منافق ہے:

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری ذریت کو دیکھ کر اس کے احترام میں کھڑا نہ ہوگا وہ میرے حق میں ظالم ہوگا اور میرے حق میں وہ جفا و ظلم کرے گا جو منافق ہوگا۔

ملاحظہ فرمائیں: انوار زہراؑ، ص ۱۷۱ مطبوعہ ایران۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اولاد کو دیکھے اور اس کے احترام میں کھڑا نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مرض میں مبتلا کرے گا جو لاعلاج ہوگا۔

ملاحظہ فرمائیں: انوار زہراؑ، ص ۱۷۱ مطبوعہ ایران۔

سادات کے آگے نہ چلو

۱۔ بزرگ علماء رضوان اللہ علیہم اجمعین معتقد تھے کہ اگر شاگرد سید ہو اور استاد غیر سید تو بھی استاد پر لازم ہے کہ وہ سید شاگرد سے آگے نہ چلے صاحب کنوز الخمسہ فرماتے ہیں اس وقت کرہ ارض پر جتنے فضائل و کمالات ہیں وہ سب محمد آل محمد علیہم السلام کے طفیل ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: انوار زہراؑ، ۱۷۳ مطبوعہ ایران۔

۲۔ کسی غیر سید کو یہ حق نہیں کہ وہ راہ چلتے ہوئے یا مکان میں داخل ہوتے وقت یا باہر آتے ہوئے کسی سید کے آگے بڑھے مقدس اردبیلی نے شرح ارشاد میں حدیث لکھی ہے

Presented by Ziaraat.Com

کہ سادات کو آگے بڑھاؤ خود ان کے آگے نہ بڑھو۔

ملاحظہ فرمائیں: انوار زہراؑ، ۳۷ مطبوعہ ایران۔

سادات کی طرف دیکھنا عبادت ہے:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: انظر الی ذریتنا عبادة

ہماری ذریت کی زیارت کرنا عبادت ہے کسی نے عرض کیا، فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مراد صرف آئمہ ہیں یا غیر معصوم اولاد رسول کی زیارت بھی عبادت ہے آپ نے فرمایا تمام اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت عبادت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: انوار زہراؑ، ص ۷۹ مطبوعہ ایران۔

وہ لوگ خوش قسمت اور کامل الایمان ہیں جو احترام سادات کرتے ہیں اور بد بخت ہیں وہ جو اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں جس طرح عظمت سادات و مقامات سادات کا احترام واجب ہے اسی طرح اس مقام کی اس دور میں تبلیغ ترویج نہ صرف واجب بلکہ اوجب ہے اس جہاد مقدس میں بزرگ سادات شروع سے کام کرتے آئے ہیں مشتے از خروارے چند نام ہمارے سامنے ہیں سرکار قدوۃ السالکین سید العلماء والمجتہدین حضرت علامہ السید زین العابدین بخاری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے اعانت السادات ۱۸۹۷ء میں تحریر فرمائی پھر ہمارے بزرگ عالم دین سرکار سید العلماء البارعین حضرت علامہ السید محمد عبداللہ شاہ موسوی مشہدی طیب اللہ تربتہ الزکیہ نے حرمت بنات رسول علی غیر اولاد رسول تحریر فرمائی جو عظیم تحریر ہے تاج العلماء والمجتہدین حضرت علامہ آقائی السید محمد ذکی الموسی الرشی اعلی اللہ مقامہ نے بہت تحقیقی اور عمدہ کتاب عظمت خاندان رسول تحریر فرمائی تھی جس پر آفتاب پاکستان سید الحفاظ علامہ السید ذوالفقار علی شاہ اعلی مقامہ نے تقریظ تحریر فرمائی تھی پھر عصر حاضر میں ہمارے محترم جناب سید فضل عباس ہمدانی دام عزہ الشریف نے عظمت سادات نامی کتاب تالیف فرمائی جس میں عظیم

Presented by Ziaraat.Com

المرتبت جلیل القدر علماء اعلام و مجتہدین عظام کی تحریرات موجود ہیں ۔اسی سلسلہ میں جناب حکیم سید صفدر علی شاہ بخاری صاحب (گجرات) نے ناموس سادات لکھی جو بہت اچھی کوشش ہے اور اسی جہاد مقدس میں ہمارے عزیز مجاہد ناموس عترت جناب مخدوم المخادیم دیوان سید مظفر حسین المعروف دیوان ناصر عباس بخاری الموید من الملک الباری نے مقامات سادات کے تحفظ کے لئے کتاب تحریم السادات کی اشاعت فرمائی ہے یہ کتاب بہت ہی تحقیقی اور علمی ہے سرکار قلندر دوران افتخار السالکین حضرت سیدنا سید جعفر الزمان نقوی بخاری قدس اللہ سرہ الشریف نے اس کی تدوین اپنی نگرانی میں فرمائی تھی خداوند کریم ایسے اشراف کو جو ناموں اہل بیت علیہم السلام کے لئے کوشش فرما رہے ہیں انہیں آفات ارضی وسماوی سے محفوظ فرمائے اور ان کی توفیقات میں برکت عطا فرمائے۔

آمین بحق محمد و آله الطاهرين صلوات الله عليهم اجمعين۔

قرآنی آیات اور سادات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الذرية الفاطمة عليها السلام عندى كلهم كا الكتاب العزيز يجب احترامهم فا لصالح منهم كا لاية الحكمة يعمل بهاو يقتدى بها والذى لا يكون صالحاً منهم كا لاية المنسوخة يكرم ولا يتبع ولا يقتدى به

ملاحظہ فرمائیں: القطرۃ ج ۱ ص ۵۳۴ مطبوعہ ایران طبع جدید

بتحقیق فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ساری اولاد قرآن کریم کی طرح ہے اور ان سب کا احترام واکرام واجب ہے صالح سادات آیات محکمہ کی مثل ہیں ان کی اتباع واقتداء کی جائے اور جو غیر صالح سادات ہیں وہ قرآن کی آیات منسوخہ کی مثل ہیں مگر ان کا احترام

Presented by Ziaraat.Com

واکرام لازم ہے البتہ ان کے غیر شرعی افعال کی اتباع نہ کرو۔

سادات ہر حال میں جنت جائیں گے:

حضرت صادق علیہ السلام سے آیت شریفہ۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (سورہ نساء ۱۵۹) اور اہل کتاب سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا مگر یہ کہ موت سے پہلے ایمان لائے گا حضرت صادق علیہ السلام سے اس کی تفسیر دریافت کی گی تو وارث کتاب خدا نے ارشاد فرمایا:

هذه نزلت فينا خاصه انه ليس رجل من ولد فاطمه يموت ولا يخرج من الدنيا حتى يقر للامام باما مه كما اقر ولد يعقو ب ليو سف حين تالله لقد اثرك الله.

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر العیاشی جلد ا، ص ۲۸۳، بحار الانوار ہفتم، ص ۱۹۵ یہ آیت شریفہ خاص طور پر اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہا کیلئے ہے یہ اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کوئی ایسا نہیں ہوتا جو موت سے پہلے اپنے امام کی امامت کا اقرار نہ کرے جیسا کہ فرزندان یعقوب نے یوسف علیہ السلام کا اقرار کیا۔

فصل دوم:

سادات کی زیارت کرنا مستحب ہے:

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من زا ر نی زا را حداً من ذر یتی زر ته يوم القيامه فا نقذ ته من هوا لها۔ ملاحظہ فرمائیں: کامل الزیارہ، ص، ۴۱۔

اگر کوئی میری یا میری اولاد میں سے کسی کی زیارت کرے گا تو میں روز قیامت اس کی زیارت کروں گا اور اس دن کی وحشت و ہلاکت سے اُسے نجات بخشوں گا"۔

Presented by Ziaraat.Com

اولاد پیغمبرؐ کی زیارت گویا پیغمبر کی زیارت:

من زار واحد امن ا و لادی فی الحیاۃ وبعد المھات فکانما زا ر نی غفر لہ ۔ جامع الاخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے بھی میری اولاد کی زیارت کی ان کی زندگی میں مرنے کے بعد وہ اس شخص کی طرح ہے، جس نے میری زیارت کی ہو، بہر حال اسے بخش دیا جائے گا۔

شفاعت پیغمبر کیسے حاصل ہوگی؟

آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من ا رادا التو صل الی وان اکون لہ عندی ید ا شفع لہ بھایوم القیامۃ فلیصل مع ذر یتی ویدخل السر ور علیھم ۔ ''تحفۃ النجباء من مناقب اھل العباء۔ جو کوئی بھی چاہتا ہے کہ ایسا عمل انجام دے تا کہ میرے نزدیک مقرب ہو اور اس عمل کی وجہ سے میرے اوپر حق رکھتا ہو کہ میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں پس اسے چاہیے کہ میری ذریت کی خدمت اور ان کے دلوں کو مسرور کرے۔ ملاحظہ فرمائیں: امالی شیخ صدوق ص ۴۶۱، امالی طوسی ص ۴۲۳، بحار الانوار جلد ۲۶ ص ۲۲۷)۔

اولاد پیغمبر کے ساتھ کھانے والے پر آگ حرام:

آنحضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من اکل الطعام مع اولا دی الصا لحون حرم اللہ جسدہ علی النار۔ جامع الاخبار، جو بھی میرے نیک اور صالح فرزندوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے گا اللہ تعالیٰ اس کا بدن آگ پر حرام کر دے گا۔

آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔

اکرموا اولاد ی الصا لحون للہ و الطا لحون لی ۔

Presented by Ziaraat.Com

میری نیک اور صالح اولاد کا احترام اللہ کی خاطر کرو اور میری غیر صالح اولاد کی عزت میرے لئے کرو۔

ملاحظہ فرمائیں: جامع الاخبار ص ۳۹۳ مستدرک الوسائل جلد ۱۲ ص ۳۷۶۔

امام محمد باقر علیہ السلام حسن کا ارشاد سادات کے درمیان اختلاف سے کسی غیر کا کوئی سروکار نہیں۔

ثقۃ الاسلام کلینی قدس سرہ اپنی کتاب ''روضۃ الکافی'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور اولاد امام حسن علیہ السلام کے درمیان اختلاف ہو گیا، میں نے جب یہ واقع سنا تو میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں شرفیاب ہوا تا کہ میں آپ سے اس بارے میں گفتگو کر سکوں۔ جب میں نے اپنی بات کا آغاز کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا:

خاموش ہو جاؤ ہم سے مربوط معاملات میں مداخلت مت کرو

بے شک میری اور میرے چچا زادوں کی بات بنی اسرائیل کے اس شخص جیسی ہے جس کی دو بیٹیاں تھیں ایک کا نکاح کاشتکار اور دوسری کا لوٹے بنانے والے شخص کے ساتھ کر دیا گیا تھا۔ وہ ایک دن اپنی بیٹیوں کو ملنے کی غرض سے گیا تو پہلے وہ اپنے کاشتکار داماد کے گھر گیا اور بیٹی سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟

بیٹی نے کہا میرے شوہر نے بہت کاشتکاری کی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے بارش برسا دی تو ہماری حالت تمام بنی اسرائیل سے بہتر ہو جائے گی۔

پھر دوسری بیٹی کے گھر گیا جس کا شوہر لوٹے بناتا تھا اور اس سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا میرے شوہر نے اس سال بہت زیادہ لوٹے بنائے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے بارش نہ برسائی اور ہمارے لوٹے خشک ہو گئے تو ہماری حالت تمام بنی سرائیل سے بہتر ہو جائے گی وہ شخص اپنی بیٹی کے گھر سے نکلا تو کہتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

خدایا تو میری دونوں بیٹیوں کا پروردگار ہے، تو بہتر جانتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا کرنا ہے۔ میرا معاملہ میرے چچازادوں کے ساتھ بھی ایسے ہی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: الکافی جلد ۸ ص ۸۵۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد سے محبت کا ثمرہ:

سید نور اللہ قاضی کی کتاب ''مجالس المومنین'' کے حوالے سے کتاب ''خلاصۃ المناقب'' میں لکھتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

ان الله له الحمد عرض حب علی و فاطمه علیها السلام وذر یتهما علی البر یة فمن با در منهم بالا جابة جعل منهم الرسل ومن اجاب بعد ذلك جعل منهم الشیعة ومن اجاب بعد ذلك منهم الا صفیاء وان الله جمعهم فی الجنة۔

بے شک اللہ تعالی کی تمام حمد اسی کے ساتھ مخصوص ہے خدا نے علیؑ فاطمہؑ اور ان کی اولاد کی محبت لوگوں کے سامنے رکھی ان میں سے جنہوں نے جلدی مثبت جواب دیا انہیں رسول بنادیا گیا جنہوں نے بعد میں اقرار کیا انہیں شیعہ بنادیا گیا اور جنہوں نے ان کے بعد اقرار محبت کیا، انہیں اصفیاء کے طور پر منتخب کرلیا گیا اللہ تعالی نے ان سب کو بہشت میں اکٹھا کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: المناقب المرتضویہ، ص ۱۹۷ احقاالحق جلد ۹ ص ۱۹۱۔

منافق کی پہچان:

آیت اللہ دامادا اپنی کتاب ''تقویم الایمان'' میں تحریر پر فرماتے ہیں کہ شیعہ اور اہل سنت کی بہت سی کتابوں میں روایت نقل ہوئی ہے کہ زید بن ارقم بیان کرتے ہیں:

ماکنا نعرف المنا فقین ونحن مع النبی الا ببغضهم علیا وولد ہ

Presented by Ziaraat.Com

ہم پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں حضرت علی علیہ السلام اور آپ کی اولاد پاک کے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے منافقین کی شناخت کر سکتے تھے۔

ملاحظہ فرمائیں: المناقب ص ۳۳۲۔

معروف ومشہور کتاب العیون الرضویہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام علیہ السلام اپنے اجداد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اکرم نے فرمایا:

بغض علی علیہ السلام کفر وبغض بنی ھاشم نفاق

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے اور بنی ہاشم کے ساتھ کینہ رکھنا نفاق ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: الرضا جلد ۲ ص ۶۱، بحار الانوار جلد ۳۹ ص ۳۰۲۔

اولاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محب جنتی ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علیکم بحب اولادی ید خلکم الجنة لامی له وایاکم بغض اولادی ید خلکم النار۔ ''جامع الاخبار''

میری اولاد کے ساتھ محبت کرنا تم پر واجب ہے اس عمل کا انجام بہشت بریں ہوگا اور میری اولاد کے ساتھ بغض رکھنے سے بچیں کیوں کہ اس کا انجام دوزخ ہوگا۔

سادات سے جدہ سادات کا سلام:

یا علیؑ میں بنت محمد فاطمہؑ ہوں آپ کے ساتھ میری شادی کی ہے تا کہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی بنوں، آپ ہر کسی سے میرے نزدیک قابل احترام ہیں آپ خود مجھے حنوط کریں اور رات کے وقت غسل اور کفن دیں اور مجھ پر نماز پڑھیں رات کے وقت مجھے دفن کریں کوئی بھی اس سے آگاہ نہ ہو آپ کو میں خدا کے حوالے کرتی ہوں میرے بچوں پر قیامت تک میرا سلام ہو۔ ملاحظہ فرمائیں: القطرہ

Presented by Ziaraat.Com

تمام سادات اولاد رسولؐ شفاعت فرمائیں گے

امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا اپنی مخلوق کو ایک وسیع میدان میں اکٹھا کرے گا اس قدر تاریکی اور اندھیرا ہر طرف چھا جائے گا کہ سب کے سب گریہ و نالہ کرنے لگیں گے اور خدا کے دربار میں بڑے تضرع کے ساتھ عرض کریں گے کہ اے پروردگار اس تاریکی کو ہم سے دور فرما اسی اثناء میں ایک جماعت میدان محشر میں وارد ہوگی جن کے آگے آگے نور چمک رہا ہوگا اور وہ تمام محشر کو روشن کردے گا اہل محشر کہیں گے کہ حتما یہ خدا کے انبیاءؑ ہیں جو اس طرح نور افشانی کر رہے ہیں خدا کی طرف سے آواز آئے گی یہ انبیاء نہیں ہیں، اہل محشر کہیں گے پھر یہ فرشتے ہوں گے دوبارہ خدا کی طرف سے آواز آئے گی کہ یہ شہداء نہیں ہیں اہل محشر سوال کریں گے پھر یہ کون ہیں؟ ان کے جواب میں کہا جائے گا کہ تم خود ان سے پوچھو؟ اہل محشر ان سے سوال کریں گے کہ تم کون ہو؟ وہ جواب دیں گے۔

نحن العلويون نحن ذرية محمد رسول الله نحن اولاد علی ولی الله نحن المخصوصون بكرامة الله نحن الامنون المطمئنون۔

ہم وہ ہیں جن کا سلسلہ نسب علی امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ جا کر ملتا ہے ہم رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل سے ہیں۔ ہم علی ولی اللہ کی اولاد سے ہیں خدا نے ہمیں اپنی کرامت کے ساتھ مخصوص کیا ہے ہم عذاب الٰہی سے محفوظ اور رحمت خدا سے مطمئن ہیں اس وقت خدا کی طرف سے آواز آئے گی کہ اپنے دوستوں، ارادت مندوں اور پیروکاروں کے بارے میں شفاعت کریں جب وہ شفاعت کریں گے تو خاندان کی شفاعت کو قبول کرلے گا۔ ملاحظہ فرمائیں: امالی صدوق، ص ۳۵۸ حدیث ۱۹ مجلس ۴۷ بحار الانوار ۷، ۱۰۰۔

Presented by Ziaraat.Com

سادات کی عظمت سادات اور قرآن:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا

ہم نے اپنے بندوں میں سے جن کو چن لیا تھا ان کو کتاب کا وارث بنایا۔

معلوم ہے کہ اس سے مراد پیغمبر اکرم اور آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں اس کے بعد فرماتا ہے۔

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ۔

اولاد پیغمبر میں سے کچھ نے اپنے اوپر ظلم کیا۔

اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے امام وقت کو کما حقہ نہ پہچانا، یا وہ مراد ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہیں اور اس مطلب کے متعلق روایت وارد ہوئی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار، ۲۳، ۲۱۴ حدیث ۳۔۴۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ اور ان میں سے کچھ نے راہ اعتدال کو طے کیا۔

یعنی انہوں نے اپنے امام وقت کو پہچانا۔

وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور ان میں سے بعض حکم خدا کے ذریعے نیکیوں کی طرف سبقت لے گئے؟ اس سے مراد خود امام ہیں۔

اور اس آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

اور یہ خدا کا بہت بڑا فضل ہے اور یہ سب بہشت بریں میں داخل ہوں گے۔

صاحب کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام حضرت رضا سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا تبارک وتعالیٰ نے اس آیت مبارکہ کے ذریعے سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت طاہرہ کا ارادہ کیا ہے۔ اگر اس سے مراد تمام امت ہوتی تو اس کا نتیجہ یہ نکلے

Presented by Ziaraat.Com

گا کہ تمام جنت میں جائے کیونکہ خدا نے جب ان کو تین گروہوں میں تقسیم کیا تو آخر میں ان سب کو جمع کیا ہے اور فرمایا ہے۔

جنات عدن يد خلو نها

بہشت بریں میں وہ سب داخل ہوں گے

ملاحظہ فرمائیں: عیون اخبار الرضا، ص ۱۲۶ بحار الانوار ۲۵۔۲۲۰ حدیث ۲۰ اور ۴۹ ۔۱۷۳ حدیث ۱۱۔

امام عسکریؑ اور امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ فرمایا:

ان فاطمة عليها السلام لعظمتها على الله حرم ذريتها على النار

خدا تعالیٰ نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی عزت و تکریم کی خاطر ان کی ذریت پر آگ حرام کردی ہے۔

اور ان پر حرام کردی ہے۔

ثم او ر ثنا الكتاب

ان کی شان میں نازل ہوئی ہے

طبرسی مجمع البیان میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت مبارکہ کہ تفسیر نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اما السابق فيد خل الجنة بغير حساب واما المقتصد فيحا سب حسابا يسيراً واما الظالم لنفسه فيحبس فى المقام يد خل الجنة.

بہر حال سبقت کرنے والے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور جنہوں نے راہ اعتدال اختیار کیا ان کا آسان حساب ہوگا۔

اور یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوتے وقت کہیں گے۔

الحمد لله الذى اذهب عنا الحزن.

Presented by Ziaraat.Com

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم واندوہ کو دور کیا۔

اولاد سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا:

عیاشی اپنی کتاب تفسیر میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں سوال کیا گیا۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ مرنے سے پہلے وہ اس پر ایمان لے آئے گا۔

حضرت نے جواب میں فرمایا:

هذه نزلت فينا خاصة اله ليس رجل من ولد فاطمة يموت ولا يخرج من الدنيا حتى يقر للامام باما مته كما اقر ولد يعقوبؑ ليوسفؑ

یہ آیت فقط ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے بیشک اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہا میں سے کوئی بھی اس دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ وہ امام علیہ السلام کے ساتھ اعتراف اور اقرار کرے گا جیسے کہ حضرت یعقوب کی اولاد نے اپنی غلطی کے بعد حضرت یوسف کی فضیلت کا اقرار کیا۔

اور انہوں نے کہا:

يا لله لقد اثرك الله .

خدا کی قسم یقینی طور پر خدا نے تمہیں ہم پر فضیلت اور برتری عطا کی ہے۔

اولاد رسولؐ پر احسان:

کتاب اثنا عشریات اور علامہ حلی کتاب قوائد میں اپنے بیٹے کو وصیت میں کہتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب قیامت برپا ہوگی تو میدان محشر میں آواز بلند ہوگی کہ اے لوگو خاموش ہو جاؤ میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے بات کرنا چاہتے ہیں تمام مخلوق چپ ہو جائے گی اس وقت پیغمبر

Presented by Ziaraat.Com

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں گے اوران سے فرمائیں گے۔

یا معشر الخلا ق من کانت له عندی ید او منة اومعر وف فلیقم حتی اکا فیه ۔

اے لوگو! تم میں سے جو بھی کوئی مجھ پر حق رکھتا ہے یا اس نے میرے اوپر کوئی احسان کیا ہے یا میرے ساتھ کوئی بھلائی کی ہے تو وہ اُٹھے اور اس کا بدلہ مجھ سے لے لے سب کے سب عرض کریں گے ہمارے ماں باپ پر قربان ہم نے آپ پر کون سا احسان کیا ہے اور ہم آپ پر کونسا حق رکھتے ہیں تمام کی تمام نیکیاں اور بھلائیاں اور احسانات ہم پر خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہیں اس وقت رسول خدا فرمائیں گے۔ جس کسی نے میرے اہل بیتؑ میں سے کسی کو پناہ دی ہو یا ان کے ساتھ اچھا سلوک اور احسان کیا ہو یا بے لباس کو لباس پہنایا ہو ان میں سے کسی بھوکے کھانا کھلایا ہو تو وہ اُٹھے اور مجھ سے اس کا بدلہ اور اجر طلب کرے۔ ایک گروہ اٹھے گا جسے یہ توفیق حاص ہوئی ہوگی اس وقت خدا کی طرف سے آواز آئے گی۔ اے میرے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے میرے حبیب میں نے ان کا اجر اور ثواب تمہارے اختیار میں دیا ان کو جنت میں وہاں داخل کرو جہاں تیرا اپنا مقام ہے۔

رسول خدا ان کو مقام وسیلہ میں جگہ عطا کریں گے کیونکہ وہ جگہ پیغمبر اور اہل بیتؑ پیغمبر صلوات اللہ علیہ وعلیہم کے لئے ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: من لایحضر الفقیہ ۲۔۶۵ حدیث ۱۷۲۷ وسائل الشیعہ ، ۱۱۔۵۵۶ حدیث ۱۳ ارشاد القلوب ۲۔۳۵۳۔

آنحضرت نبی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام محمود پر:

شیخ صدوق علیہ السلام امالی ص ۳۰۸ حدیث ۳ مجلس ۴۹ میں امام صادق علیہ السلام سے اور آپ اپنے آباؤ واجداد سے اور وہ پیغمبر اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

اذا قمت المقام المحمود تشفعت فی اصحاب الکبائر من امتی فیشفعنی الله فیهم والله لا تشفعت فیمن آذی ذریتی۔

جب میں مقام محمود (وہ مقام جو خدا نے آپ کے لئے جنت میں مقرر فرمایا ہے، پر کھڑا ہوں گا تو اپنی امت کے ان گناہ گاروں کے بارے میں شفاعت کروں گا جنہوں نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہوگا اور خدا ان کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمالے گا خدا کی قسم میں ان کے بارے میں ہرگز شفاعت نہیں کروں گا جنہوں نے میری ذریت اور اولاد کو اذیت پہنچائی ہوگی۔

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار ۸۔ ۳۸ حدیث ۱۱۲۔ ۹۶۔ ۲۱۸ حدیث ۴۔

عظمت و مقام سادات

فصل سوم:

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی ان عظیم شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے آل رسول کی عظمت و طہارت کے حوالے سے قابل قدر کام کیا ہے آپ کی تصانیف میں عشق رسول کے سمندر موجزن ہیں۔

علامہ نبہانی نے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق و معجزات پر انتہائی جامع کتب تحریر فرمائی ہیں آپ کی عظیم تخلیقات میں سے سیرت طیبہ پر جواہر البحار فی فضائل نبی المختار عظیم عاشقانہ تالیف ہے ہم نے اپنی کتاب ''عظمت اہل بیت'' کو آپ ہی کے انداز میں تحریر کیا ہے اب ہم آپ کی کتاب ''الشرف المؤبد لآل محمد'' سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اطہار کے فضائل و مناقب پیش کرتے ہیں۔

سادات کی تعظیم کہاں تک ہو:

Presented by Ziaraat.Com

امام نبہانی لکھتے ہیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر جو احسانات فرمائے ان میں سے اس کا ایک احسان یہ ہے کہ میں سادات کرام کی بہت زیادہ تعظیم وتکریم کرتا ہوں خواہ لوگوں کے نزدیک ان کا نسب مطعون ہی کیوں نہ ہو اور ان کی تعظیم کو اپنے اوپر حق تصور کرتا ہوں جیسا کہ باوجود صاحب استقامت نہ ہونے کے اولاد اولیاء وعلماء کی شرعی طور پر تعظیم کرتا ہوں پھر میں سادات کرام کی تعظیم وتکریم کم از کم اتنی ضرور کرتا ہوں جتنی کہ مصر کے بادشاہ یا لشکر کے قاضی کی ہوتی ہے۔ جملہ آداب سادات میں یہ بھی ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی ان کے برابر یا ان کے سامنے ان کی طرح نہ بیٹھے اور آداب سادات میں خاندان اہل بیت کی کسی بیوہ یا مطلقہ خاتون سے نکاح نہ کریں اسی طرح کسی بھی سیدہ سے نکاح نہ کریں۔

سید زادی کی طرف دیکھنا:۔

ایسے ہی ہم کسی سیدہ کے جسم کی طرف نگاہ اٹھائیں خواہ وہ خرید وفروخت کا معاملہ ہو جبکہ شرعی ضرورت نہ ہو اگر وہ جوتا خریدیں تو جوتے فروخت کرنے والا ان کے پاؤں کو نہ دیکھے جب ہمارے سامنے سے گزریں تو ان کے پاجامے کی طرف نہ دیکھیں اسلئے کہ ایسا کرنا ان کے جدامجد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا باعث ہے۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے نفع پہنچائے اپنی تصنیف سحر المورودنی مواثیق العمور میں فرماتے ہیں ہم سے وعدہ لیا گیا ہے کہ کسی سید زادی سے نکاح نہ کریں بلکہ خود کو ان کا خادم اور نوکر تصور کریں اسلیے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگر پارہ ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

احسان کر کے برکت حاصل کرو: رہی بات برکت کے حصول کی تو یہ مسلمان ان کے ساتھ احسان کر کے بھی برکت حاصل کر سکتا ہے۔ مختصر یہ کہ سید زادی کے حقوق کی حفاظت وہی شخص کر سکتا ہے جس کا نفس قطعی طور پر مر چکا ہو اور وہ بجا طور پر دنیا سے بے رغبت ہو اور ایمان اس کے دل میں اس طرح جاگزیں ہو گیا ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک کے ساتھ اپنے گھر والوں اور اپنی اولاد سے زیادہ محبت رکھے کیونکہ سید زادی کی تکلیف کا باعث ہے وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذیت کا باعث ہے۔

بابرکت عقیدہ:

میرے سردار علی خواص سید زادی کی طرف اس وقت بھی دیکھنے سے روکتے تھے جب کہ وہ پردے میں ہوں اور انہوں نے برقع پہنا ہوا ہو اور دیکھنے والے کو فرماتے کہ اگر تم یہ دیکھو کہ کوئی شخص تمہاری بیٹی کو دیکھ رہا ہے تو کیا تم رنج اور غصہ میں نہیں آؤ گے تو یاد رکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی اس معاملہ میں یہی حال ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دین دار اور پرہیز گار شخص کے لئے لازم ہے کہ جب وہ کسی سید زادی کے ساتھ خرید و فروخت کرے یا اس کا فصد کھولے یا علاج کرے تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہائی شرمندہ ہو خاص طور پر کفش فروش کے لئے ایسا کرنا نہایت ضروری ہے۔

حضور سے اجازت طلب کرلو:

اے بھائی اگر تو شرع شریف اور فروعی مسائل پر شدت سے کار بند ہے اور اس کے ساتھ تو حاکم بھی ہے اور سید زادی کو گواہی وغیرہ کے لئے دیکھنا بھی ضروری ہے تو اپنے

Presented by Ziaraat.Com

دل کے ساتھ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کرے۔ اے بھائی: اگر آپ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے کمال محبت رکھتے ہیں تو وہ جو کچھ خریدنا چاہیں وہ انہیں تحفہ پیش کر دو۔

اگر سید رشتہ طلب کرے:

بعد ازاں امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم سے عہد لیا گیا ہے کہ ہماری بیٹی یا بہن جس کے لئے ہم نے بہت سا جہیز تیار کیا ہوا اس کا رشتہ ایسا سید طلب کرے جس کے پاس مہر ادا کرنے کے علاوہ اور کوئی چیز نہ ہو تو ہمیں چاہیے کہ ہم یہ رشتہ فوراً قبول کر لیں اور اس سے نکاح کر دیں اس لیے کہ فقر عیب نہیں کہ جس کی بنا پر ہم یہ رشتہ مسترد کر دیں۔ بلکہ فقر تو مشرف اور بزرگی ہے اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقر کی آرزو کرتے ہوئے اپنے پروردگار عزوجل سے التجاء کی ہے کہ مجھے فقراء و مساکین کے زمرہ میں اٹھایا جائے اور دعا فرمائی۔ اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا یعنی اے اللہ: آل محمد کو اتنا رزق عطا فرما جس سے صبح اور شام کا گزارا چل سکے اور باقی نہ بچے۔ تو یہ وہ چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ذریت طاہرہ اور اہل بیت پاک کے لئے پسند فرمائی اور یہ انتہائی شرافت اور بزرگی ہے اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کے لئے سید کے پیغام کو مسترد کر دے گا اور اس رشتہ کو قبول نہیں کرے گا تو ہمیں ڈر ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جائے اور بے شک اللہ تعالیٰ غنی و حمید ہے۔

اگر سید سائل ہو:

ایسے ہی ہم سے وعدہ لیا گیا ہے کہ اگر ہم سر راہ کسی سیدہ کو سوال کرتا ہوا دیکھیں تو اپنی استطاعت کے مطابق انہیں رقم کھانا یا کپڑے پیش کریں یا ان کے حضور میں درخواست پیش کرے کہ وہ ہمارے ہاں قیام فرمائیں تا کہ ہم ان کی حسب استطاعت شرعی کفالت

Presented by Ziaraat.Com

کرسکیں جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کا دعویدار ہو اور وہ آپ کی اولاد کو سر راہ سوال کرتے ہوئے دیکھے تو وہ کیسے پسند کرسکتا ہے کہ بغیر انہیں کوئی چیز پیش کرنے کے ان کے پاس سے گزر جائے اور اللہ غفور الرحیم ہے۔

حضور اپنی اولاد کے بارے میں جھگڑا کریں گے:

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سیرت کی کتاب میں تخریج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

استو صوا باهل بيتى خيرافانى اخاصكم عنهم غداومن اكن خصبه اخصبه الله ومن اخصمه الله ادخلوالنار. یعنی میرے اہل بیت کے بارے میں خیر اور بھلائی کی تلقین کرو کیونکہ کل قیامت کے دن میں اپنی اولاد کے بارے میں تم سے جھگڑا کروں گا۔

ابولہب کی بیٹی کی شان:

صحیح میں ہے کہ جب بنت ابولہب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ زاد ہا اللہ شرفا وتکریما تشریف لائیں تو لوگوں نے کہا کہ تجھے ہجرت سے کیا فائدہ ہوگا کیونکہ تو حطب النار کی بیٹی ہے۔ انہوں نے یہ بات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ غضبناک ہوگئے اور منبر پر تشریف لاکر فرمایا: ما بال اقوام يو ذ ونى نسبى وذو ى رحمى الا ومن آذى نسبى وذو ى رحمى فقد آذا نى فقد اذى الله. (اخرجہ کثیر من اہل السنن)۔

یعنی لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ مجھے میرے نسب اور ذی الارحام کی وجہ سے تکلیف پہنچاتے ہیں سنو جو شخص مجھے میرے نسب وذی رحم کو ایذا دے گا وہ مجھے ایذا دے گا اور جو مجھے ایذا دے گا وہ اللہ تعالیٰ کو ایذا دے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے والا جہنمی:

کثیر اہل سنت اور طبرانی و حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یابنی عبد المطلب انی سالت الله لك ثلا ثا سالته ان یثبت قائمکم وان یعلم جاهلکم وایهدی ضالکم فلو ان رجلا صعد بین الرکن والمقامه فصلی وصام ثم مات وهو مبغض لاهل بیت محمد صلی الله علیه وآله وسلم اے بنی عبدالمطلب میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے تمہارے لئے تین چیزیں طلب کی ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے سیدھے چلنے والے کو ثابت قدمی عطا فرمائے۔

۲۔ تم میں سے جو علم نہیں رکھتا اسے عالم بنادے۔

۳۔ تم میں سے جو راہ ہدایت کھو بیٹھے اسے راہ ہدایت نصیب فرمادے اگر کوئی شخص کعبہ شریف میں یمانی اور مقام ابراہیم پر آکر نماز ادا کرے اور روزے رکھے اور اس کے ساتھ ہی وہ میرے اہل بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔ (شرف سادات از امام بہانی)۔

بغض بنی ہاشم کفر ہے:

طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے کہ:

بغض بنی هاشم والا نصار کفر و بغض العراب نفاق۔ یعنی بنی ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر اور عرب سے بغض رکھنا منافقت ہے۔

عترت وانصار کا حق نہ پہچاننے والا کون ہے:۔

ابن عدی نے روایت بیان کی اور علامہ بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت کرم اللہ وجہہ الکریم سے اس کی تخریج کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: من لم

Presented by Ziaraat.Com

یعرف عترتی والا نصار فهو لا حد ثلا ث اما منا فق واما لز نیة واما لز نیة واما لغیر طهر یعنی جس نے میرے عترت اور انصار کا حق نہیں پہچانا وہ تین صورتوں سے خالی نہیں۔

(۱)۔وہ منافق ہے۔(۲)۔وہ حرامزادہ ہے۔

(۳)۔وہ ایام حیض میں قرار پانے والے حمل سے پیدا ہوا ہے۔

اہل بیت سے بغض رکھنے والا یہودی ہے:۔

طبرانی نے اواسط میں حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ایھا الناس من ابغضنا اهل البیت حشره الله یوم القیامة یهو دیا۔ اے لوگو۔میرے اہل بیت سے بغض رکھنے والے کو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن یہودی اٹھائے گا۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:من ابغضنا اهل البیت حشره الله یوم القیامة یهودا یعنی جو شخص میرے اہل بیت سے بغض رکھے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے یہودی اٹھائے گا۔

اہل بیت سے بغض رکھنے والا جہنمی:۔

لا بغض اهل البیت احد الا ادخله الله النار

یعنی جو شخص میرے اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اسے آگ میں ڈال دے گا اس روایت کو حاکم نے بیان کیا ہے۔

آگ کے کوڑے:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت امیر معاویہ کو فرمایا ہمارے بغض سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :لا

Presented by Ziaraat.Com

یبغضنا ولا یحسدنا احدا الا ذید عن الحوض یوم القیامة بسیاط من النار رواہ طبرانی ، یعنی ہم سے بغض اور حسد رکھنے والا ایک بھی شخص ایسا نہیں ہوگا کہ جسے قیامت کے دن آگ کے کوڑے برسا کر حوض کوثر سے پیچھے نہ ہٹا دیا جائے۔

منافق کی نشانی:

یہ روایت طبرانی نے نقل کی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعا یہ روایت بیان کی ہے۔ من ابغض اھل البیت فھو منافق وردی احمد مرفوعا۔ یعنی جو شخص ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے۔

اہل بیت سے بغض رکھنے والے پر جنت حرام ہے:

وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرمت الجنة علی من ظلم اھل البیتی واذانی فی عترفی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی جس نے میرے اہل بیت پر ظلم کیا یا میری عترت کو ایذا دی۔ ملاحظہ فرمائیں: عظمت اہل بیتؑ، ص ۳۲۶ تا ۳۳۳ مطبوعہ فیصل آباد، علامہ محمد مقصود مدنی صاحب۔

حضرت علی علیہ السلام کی ولایت اور علوم سادات میں موجود ہیں:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ لکھتے ہیں وسر حضرت امیر کرم اللہ وجہہ دراولاد کرام ایشاں سرایت کرد کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کا راز (ولایت وعلم) آپ کی اولاد میں سرایت کر گیا جب حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ شیر خدا کے علوم واسرار موز آپ کی اولاد میں جاری وساری ہو گئے ہیں تو پھر آپ کی اولاد میں یہ علوم واسرار بطور وراثت منتقل ہو گئے ہیں۔ ان کے بارے جو شخص اپنے دل میں کدورت اور حسد اور بغض رکھتا ہے وہ بے دین ناصبی اور خارجی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: قاسم ولایت علی کرم اللہ وجہہ، ص ۹۸۔

Presented by Ziaraat.Com

زیارات سیدہ کونینؑ

يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ

اے آزمائش شدہ مخدومہ کبریٰ آپ کا اس اللہ نے امتحان لیا جس نے آپ کو پیدا کیا

فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً وَزَعَمْنَا اَنَّا لَكِ اَوْلِيَآءُ وَمُصَدِّقُوْنَ وَصَابِرُوْنَ

اس نے آپ کی خلقت سے پہلے ہی آپ کو صابرہ پایا اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم آپ کے محب ماننے والے اور معتقد ہیں

لِكُلِّ مَا اَتَانَا بِهٖ اَبُوْكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَتٰى بِهٖ وَصِيُّهٗ فَاِنَّا نَسْئَلُكِ

ہر اس تعلیم میں جو آپ کے والد بزرگوار اور ان کے وصی سے ہمیں ملی ہے خدا کی رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر پس ہم درخواست کرتے ہیں

اَنْ كُنَّا صَدَّقْنَاكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنَا بِنَصِّ بِقَنَا لَهُمَا لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا

کہ اگر ہم آپ کے مخلص ہیں تو ہمارے اسی اعتقاد کے ساتھ ہمیں ان دونوں تک پہنچائیں تا کہ اپنے نفس کو بشارت دیں

بِوَلَايَتِكِ پھر یہ زیارت پڑھیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

کہ آپ کی ولایت و محبت کے ذریعے ہم پاک ہو گئے ہیں آپ پر سلام ہو اے رسولؐ خدا کی دختر

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

آپ پر سلام ہو اے اللہ کے نبی کی بیٹی آپ پر سلام ہو اے اللہ کے حبیب کی دختر آپ پر سلام ہو اے خدا

يَا بِنْتَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَفِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا

خلیل کی دختر آپ پر سلام ہو اے خدا کے برگزیدہ کی دختر آپ پر سلام ہو اے

بِنْتَ اَمِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ

امین اللہ کی دختر آپ پر سلام ہو اے مخلوق خدا میں سے خیر الخلائق دختر آپ پر سلام ہو اے نبیوں رسولوں

اَفْضَلِ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلَائِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

اور فرشتوں سے برتر ہستی اور افضل تر کی دختر آپ پر سلام ہو اے خیر البریہ کی دختر

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے جہان میں (اولین و آخرین) سبھی عورتوں کی سیدہ و سردار آپ پر سلام ہو

عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللّٰهِ وَخَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ

اے خدا کے ولی کی زوجہ جو رسولؐ کے بعد ساری مخلوق میں افضل ترین ہیں آپ پر سلام ہو

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا

اے حسنؑ و حسینؑ کی والدہ جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ صدیقہ

الصِّدِّيْقَةُ الشَّهِيْدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

وشہیدہ ہیں آپ پر سلام ہو جو رضیہ و مرضیہ ہیں جس کی رضا خدا کی رضا نوع انسانی میں حور صفت ہیں

اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِيَّةُ اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے تقیہ و نقیہ پرہیزگار پاکباز آپ پر سلام ہو اے وحی کی رازداں علم و دانش مالکہ

عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے مخدومہ جن پر ظلم ہوا جس کا حق چھینا گیا آپ پر سلام ہو اے ستم کشیدہ اور جس سے حاکموں کے ظلم و ستم کو دیکھا

عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَغْصُوْبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُصْطَفَاةُ الْمَقْهُوْرَةُ

آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول کی دختر فاطمہ زہراؑ آپ پر اللہ کی رحمت و برکات ہوں درود و سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ

آپ پر اور آپ کی روح اور آپ کے جسم انور پر خدا رحمت فرمائے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی طرف سے روشن دلیل

عَلَيْكِ وَعَلٰى رُوْحِكِ وَبَدَنِكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكِ

پر زندگی گزری ہے بیشک جس نے آپ کو خوش کیا اس نے رسولؐ کو خوش کیا، خدا ان پر اور ان کی آل پر رحمت کرے اور جس نے آپ پر ظلم کیا اس نے رسول اللہؐ پر ظلم کیا

وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ جَفَاكِ

اور خدا کی لعنت کرے ان پر اور جس نے آپ کو اذیت دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی

فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ اٰذَاكِ فَقَدْ اٰذَى رَسُوْلَ

خدا کی رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر جو آپ کے ساتھ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ساتھ ہوا خدا کی لعنت ہو ان پر رسولؐ کی آل سے اور جو آپ سے جدا ہوا وہ رسول اللہؐ سے جدا ہوا اور خدا کی رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر اس لیے کہ آپ ان کی

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لِاَنَّكِ

گوشہ جگر اور ان کی روح ہیں جو ان کے بدن میں ہے اللہ اس کے رسولوں اور فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں

بِضْعَةٌ مِّنْهُ وَرُوْحُهُ الَّذِيْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَرُسُلَهٗ وَمَلَآئِكَتَهٗ اَنِّيْ

Presented by Ziaraat.Com

الْمَرْضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ الرَّشِيدَةِ الْمَظْلُومَةِ الْمَقْهُورَةِ الْمَغْصُوبَةِ حَقُّهَا الْمَمْنُوعَةِ

جو طاہرہ صدیقہ پاکیزہ معصومہ تقیہ ونقیہ رضیہ ومرضیہ راضی شدہ پسندیدہ وذکیہ پاک باطن رشیدہ ہدایت یافتہ مظلومہ مقہورہ قہر زدہ اپنے حق سے

اِرْثُهَا الْمَكْسُورَةِ ضِلْعُهَا الْمَظْلُومِ بَعْلُهَا الْمَقْتُولِ وَلَدُهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِكَ

محروم شدہ جس کی پسلی توڑ دی گئی جس کے شوہر مظلوم جس کا بیٹا مقتول اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر فاطمہ ہے جو ان کے ہم کو ان کے لیے کافی ہو

وَبِضْعَةِ لَحْمِهِ وَصَمِيمِ قَلْبِهِ وَفِلْذَةِ كَبِدِهِ وَالنُّخْبَةِ مِنْكَ لَهُ وَالتُّحْفَةِ

ان کے جگر کا گوشہ تیرے نبیؐ کے لیے منتخب اور تیرا وہ تحفہ جو تو نے ان کے وصی کو نوازا وہ

خَصَصْتَ بِهَا وَصِيَّهُ وَحَبِيبَهُ الْمُصْطَفَى وَقَرِينَهُ الْمُرْتَضَى سَيِّدَةِ النِّسَاءِ

محمد مصطفےٰ کی لاڈلی اور علی مرتضیٰ کی شریک حیات ہے عورتوں کی سردار مشرۃ الاولیاء

وَمُبَشِّرَةِ الْأَوْلِيَاءِ حَلِيفَةِ الْوَرَعِ وَالزُّهْدِ وَنُفَاحَةِ الْفِرْدَوْسِ وَالْخُلْدِ الْأَبَدِيِّ

آئمہ کی بشارت دینے والی تقویٰ و پرہیزگاری کی مالکہ اور وہ بہشت جاوداں کا سیب ہے کہ

شَرَّفْتَ مَوْلِدَهَا بِنِسَاءِ الْجَنَّةِ وَسَلَلْتَ مِنْهَا أَنْوَارَ الْأَئِمَّةِ وَأَرْخَيْتَ دُونَهَا

جس کی ولادت سے تو نے جنت کی عورتوں کو عزت دی جس سے سلسلہ انوار امامت جاری ہوا اور انوار آئمہ طاہرین کو ان کی ذریت میں قرار دیا اور ان کے سامنے نبوت کے حجابات کو لٹکا دیا

حِجَابَ النُّبُوَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهَا صَلٰوةً تَزِيدُ فِي مَحَلِّهَا عِنْدَكَ وَشَرَفِهَا لَدَيْكَ

اے معبود اس مخدومہ پر رحمت فرما کہ جو تیرے حضور اس کے مرتبہ کو بڑھائے اس کے شرف کو زیادہ کرے

وَمَنْزِلَتِهَا مِنْ رِضَاكَ وَبَلِّغْهَا مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَآتِنَا مِنْ لَدُنْكَ فِي حُبِّهَا

اور تیری رضا میں اس کی شان بلند کرے اس مخدومہ کو ہمارا درود وسلام پہنچا اور اس کی محبت کے طفیل

فَضْلًا وَإِحْسَانًا وَرَحْمَةً وَغُفْرَانًا إِنَّكَ ذُو الْعَفْوِ الْكَرِيمُ.

ہمیں اپنی طرف سے فضل احسان رحمت اور بخشش عطا فرما کہ بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلَى مَنْ سَخِطْتِ عَلَيْهِ مُتَبَرِّءٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ

اس سے جس سے آپ دور ہیں ساتھی ہوں اس کا آپ جس کیساتھ ہیں دشمن ہوں

مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ مُحِبٌّ

اس کا جو آپ کا دشمن ہے نفرت کرتا ہوں اس سے جس سے آپ کو نفرت ہے چاہتا ہوں

لِمَنْ اَحْبَبْتِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وَحَسِيْبًا وَجَازِيًا وَمُثِيْبًا .

اسے جس کو آپ چاہتی ہیں اور اللہ گواہی میں جو حساب لینے والا اور سزا دینے والا اور جزا دینے والا ہے۔

محدث قمیؒ فرماتے ہیں۔ نیز علماء اعلام نے ان صدیقہ کی ایک اور طویل زیارت بھی تحریر فرمائی ہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَرُسُلَهٗ وَمَلَآئِكَتَهٗ اُشْهِدُ

جو آپ پر سلام ہو ہے خدا کے رسول کی دختر

اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ اَنِّىْ وَلِىٌّ لِمَنْ وَالَاكِ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكِ وَحَرْبٌ لِمَنْ

گواہ بناتا ہوں اللہ کو (اس کے رسولوں اور فرشتوں) پر تمام ہوتی ہے اور اس کے بعد یوں ہے۔

حَارَبَكِ اَنَا يَا مَوْلَاتِىْ بِكِ وَبِاَبِيْكِ وَبَعْلِكِ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكِ مُوْقِنٌ وَ

گواہ بناتا ہوں اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اس پر کہ میں یقیناً آپ کے دوستوں کا دوست آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں

بِوَلَايَتِهِمْ مُؤْمِنٌ وَلِطَاعَتِهِمْ مُلْتَزِمٌ اَشْهَدُ اَنَّ الدِّيْنَ دِيْنُهُمْ وَالْحُكْمَ حُكْمُهُمْ

اور میری اس سے جنگ ہے۔ جس سے آپ کی جنگ ہے اے میری مالکہ میں آپ کے بابا جان کا آپ کے شوہر کا اور آپ کی اولاد میں سے آئمہ کا معتقد ہوں

وَهُمْ قَدْ بَلَّغُوْا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَوْا اِلٰى سَبِيْلِ اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ

ان کی ولایت پر ایمان اور ان کی فرمانبرداری کو لازم سمجھتا ہوں گواہی دیتا ہوں کہ دین صرف ان کا دین ہے اور حکم فقط ان کا حکم ہے

الْحَسَنَةِ لَا تَاْخُذُهُمْ فِى اللّٰهِ لَوْمَةُ لَآئِمٍ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكِ وَعَلٰى اَبِيْكِ وَ

انہوں نے عزت وجلالت والے خدا کی طرف سے پیغام دیا اور انہوں نے دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے خدا کے راستے کیطرف بلایا

بَعْلِكِ وَذُرِّيَّتِكِ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ

کہ خدا کے بارے انہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں اور آپ پر خدا کی رحمت ہو آپ کے بابا جان پر

صَلِّ عَلَى الْبَتُوْلِ الطَّاهِرَةِ الصِّدِّيْقَةِ الْمَعْصُوْمَةِ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ

آپ کے شوہر پر اور آپ کی اولاد میں سے آئمہ طاہرین پر اے معبود حضرت محمدؐ پر اور ان کے اہل بیت پر رحمت فرما اور مخدومہ بتولؑ پر رحمت فرما

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

موضوع: فضائل و معارف حضرت فاطمہ زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا

تالیف و تحقیق: علامہ آغا السید محمد ابوالحسن موسوی مشہدی

تصحیح پروف ریڈنگ: وقار حسین علوی، مولوی غلام عباس جعفر

کمپیوٹر کمپوزنگ: ابرار احمد

طبع: اول اپریل 2015

ناشر: دار التبلیغ الجعفریہ پوسٹ بکس 1525 اسلام آباد

ھدیہ فی سبیلِ سیدہ سلام اللہ علیہا

التماس
سورۃ الفاتحہ اور دعا برائے
سید ولی محمد شاہ بخاری المشہدی
سالن بخاری محلہ، مٹھڑو جام، حیدر آباد
سید گلزار علی شاہ بخاری
033-2604872

Presented by Ziaraat.Com

تصحیح نامہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	درست
حہ	6	اذہان
16	9	انھا
16	16	واسطہ
18	10	دیکھیے
18	13	انھا
31	4	شفاعت فضیلت ہے
41	5	بے شک ابرار اس کاسے سے
57	7	دروازے پہ
57	10	ایمان کامل رکھتے ہیں
57	11	وفاداری کرتے
60	12	یہی آمنو
60	16	آمنو سے مراد
60	16	آمنو
60	17	آئمہ کو بھی قرآن
68	4	یقاس
68	14	ہمارا مقتول
68	21	بہشت برین
72	8	تدریجی
72	12	احملی محمدا
72	12	اٹھالے
73	5	ماورا ہے
73	6	رفث
73	8	درود
73	9	آن
73	11	Abortion
73	12	جرأت وجسارت
73	14	بحث کریں گے

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	درست
77	17	گوارہ
84	5	دوش مبارک
84	5	حسن آ گئے
91	14	منکر نہیں بنایا
93	6	سے فرمایا
99	7	قول الاحمی
101	2	ملائکہ عرش
101	3	حاملان عرش
101	3	انھوں نے عرش کو
101	6	حاملان عرش
102	5	شجر طیبہ
110	11	جلائے جانے کے وقت گر کر
110	17	گر گئیں
111	3	گرادیا
111	6	بکھرے پڑے تھے
111	13	دیکھو
111	17	وہاں قبر بناؤ
111	18	شہزادہ اپنے جد سے
112	2	بنانی
112	10	قبر بنانا
112	11	عرض کی
112	14	بہت دیر منہ پیٹ کر
113	3	فرمانے لگیں گے
116	5	تم ان کو
117	6	حسن کو زہرا لود
118	18	میری
119	2	پھر حکم ملے گا اے زہرا

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	درست
119	17	الدمۃ الساکبہ
120	16	سامنے آنے سے پہلے
121	3	زہر سے
121	7	جوان اور اہلبیت ہونگے
121	16	انتہائی خوبصورت تھا
122	4	آپ نے فرمایا
122	13	کرامت سے
128	5	منصب
130	15	کربلا کی طرف
132	2	عبدالرحمٰن کو ناگوار
136	5	ان کا عقد
139	18	جو ناموس اہلبیتؑ
143	18	تحریر فرماتے ہیں
145	7	حتمایہ خدا
149	1	پیغمبر اکرمؐ آئیں گے
151	5	تعظیم کرتا ہوں
157	17	اسرار و رموز
157	18	اسرار بطور

Presented by Ziaraat.Com

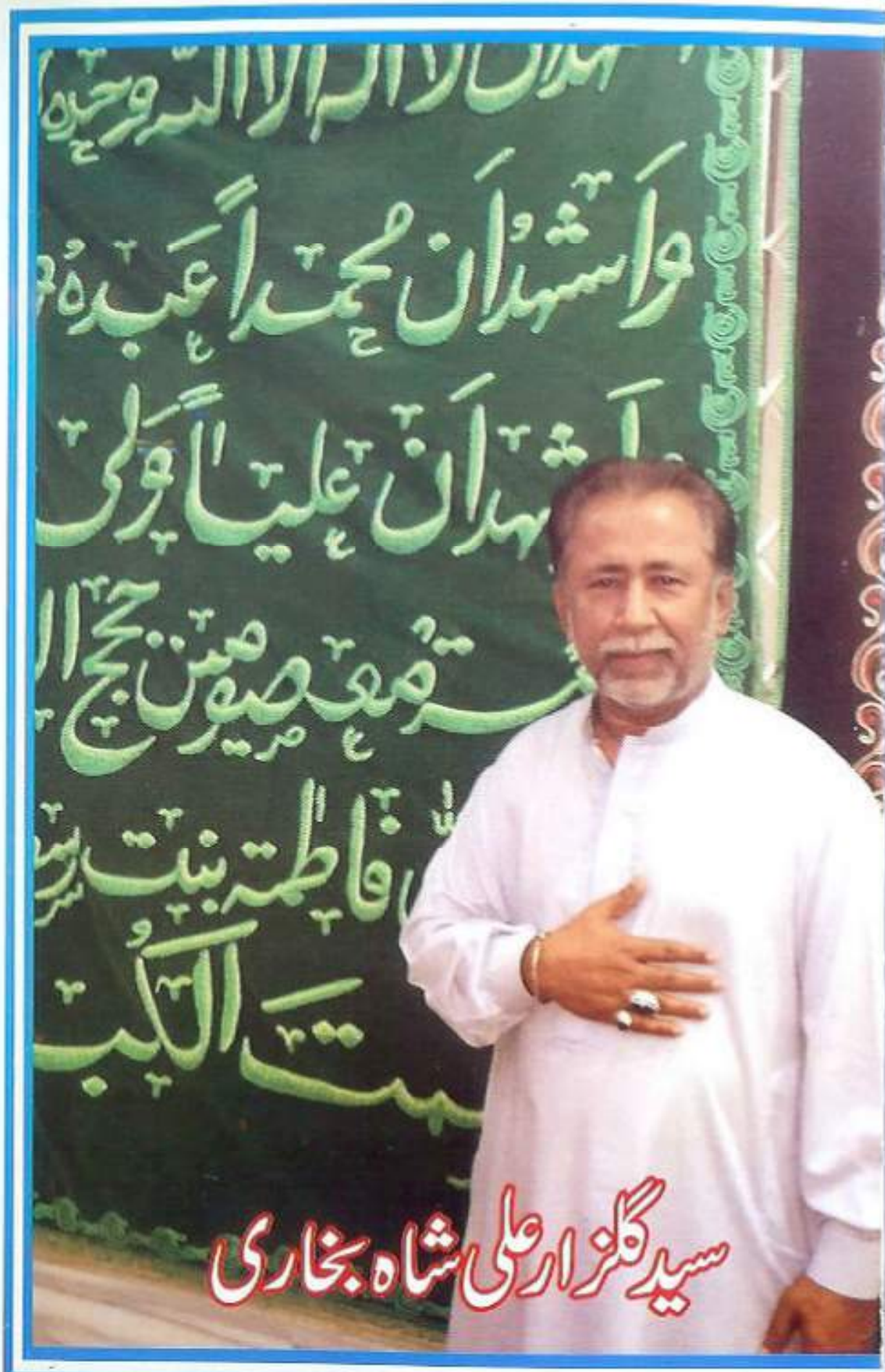

Presented by Ziaraat.Com

ہماری جدید مطبوعات

دار التبلیغ الجعفریہ

پوسٹ بکس نمبر 1525
اسلام آباد - پاکستان

Presented by Ziaraat.Com